ومن یتوکل علی الله فهو حسبه
صلوة الرحمن
ترجمہ ہندی
در مطبع صدیقی بعنایت سید الله طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس خداوندتعالی عزت والی بزرگ کو کہ جسنی پیدا کیا ساری جہان کو ساتھ
حکم کن فیکون کی اور پھر نیست و نابود کریگا ایکمرتبہ سبکو کہ بجز ذات واحد کی کوئی
پیدایش سی باقی نرہیگا اور پھر ساری عالم کو پیدا کرکی حساب کتاب برائی اور بھلائی
ہر ایک بندی کی جدی جدی ساتھ انصاف کی پہنچاویگا اور موافق مراتب ہر ایک
بندی کی بہشت مین درجی عنایت فرماویگا اور جو بندی کہ خطاوار لائق عذاب کی
ہونگی اللہ صاحب چاہی اونکو اپنی دریای رحمت سی بخشی اور چاہی اونکو عذاب کری
کوئی اوسکا مزاحم نہین اور درود نا معدود بجناب سید المرسلین خاتم النبیین
مقبول بارگاہ رب العالمین یعنی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جسکی سبب
سی چراغ ہدایت کا بیچ تمام عالم کی روشن ہوا اور اوسکی وسیلہ سی امت گنہگار کی شفاعت
ہوئی اور اللہ تعالی ہم سب مسلمان بھائیون کو اوپر دین اسلام کی ساتھ تابعداری اور
محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل اور اصحاب کے خاتمہ بالخیر کری اور حشر کی دن

ساتہہ تابعداروں اونہونکی ہی آمین یا ارحم الرحمین اب جاننا چاہی کہ بنیاد اسلام کے
ایمان ہی یہہ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا اوپر زبان کی اور دلمین تصدیق کرنا
اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عبادت کی لایق مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کی بہیجی ہوے
اللہ صاحب کے ہین واسطی راہ بتانی امت کے اور برحق جاننا سب رسولون اللہ کا کہ بہیجی
ہوی اللہ کی ہتی اور اوپر کتابون اوتاری ہوی اللہ کی جیسی کہ توریت اور انجیل اور زبور اور
قرآن شریف ہی اور فرشتونکو کہ پیدا کئی بندی اللہ کی ہین اور یقین کرنا اوپر قیامت آنے
والی کی کہ اوس دن سبکو روبروی اللہ جلشانہ کی حاضر ہوکر سارا حساب وکتاب دینا ہوگا
کہ ایک ذرہ کی برابر برائی اور بہلائی کسی نفس کی اوس سی پوشیدہ نہین ہی بلکہ عمل نیک
و بد سبکی پہلی ہی بیچ دفتر ازل کی لکہہ چکا ہی اور جاننا چاہی ستون اسلام کا نماز ہی جیساکہ
فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی الفرق بین العبد المومن وبین الکفر ترک الصلواۃ یعنی فرق
درمیان اسلام اور کفر کی ترک کرنا نماز کا ہی اِس سی معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو
پہنچاتا ہی چنانچہ یہہ کمترین ترجمہ اس حدیث کا منیۃ المصلی سی روبری سامعین کی ایکروز
بیان کرتا تہا کہ برادر عزیز حافظ ولی اللہ نی کہا کہ اگر ترجمہ ساری کتاب منیۃ المصلی
کا اردو زبانمین لکہا جاوی تو بہت لوگونکو مسایل نماز کی خوب یاد ہوجاوینگی اور بیچ نماز
پڑہنی کی اونسی قصور نماز نہوگا اسواسطی کہ اکثر لوگ انکو سہو اور بہول نماز مین واقعہ ہوتی
ہی اور بسبب نہ دریافت ہونی مسایل کی بہت سی قصور اور خطائین نماز مین کرتی
ہین ہرچند کہ بعضی بزرگون نی کئی کتابین مثل مفتاح الجنت اور راہ نجات وغیرہ
اردو زبان مین لکہی ہین اور اوس سی عوام الناس کو بہت فیض ہوتا ہے
لیکن بہت سی صورتین بہول اور سہو کی ایسی بیچ نماز کے واقع ہوتی ہین
کہ ان کتابون ذکر کی گئی سی وہ مسلی پائی نہین جاتے اسواسطی اس کمترین
اضعف العباد حافظ عبد الرحمن بن حافظ حسام الدین سے

ترجمہ منیۃ المصلی کا اُردو زبان مین کیا اور بہت سی مسایل بعض اور تعامل اور استحسانی
اور اکثر مسایل متفرق فتاوی عالمگیری سی نکال کر اُردو زبان مین شامل اس کتاب کی
کئی اور اسمین اکتالیس فصلین ترتیب دیکر ساتھہ نام صلوٰۃ الرحمان کی موسوم کیا
کہ عوام الناس کو واسطی دریافت کرنی مسایل نماز کی آسانی ہو امید نظر بزرگوں صالحین
سی یہہ ہی کہ اگر کوئی سہو اور خطا بشریت سی ملحوظ خاطر مبارک کی گذری تو اوسکو مقتضاے
بشریت جانکر دریغ اصلاح نفرماوین کہ عنداللہ خالی اجر سی نہ ہوگا پس جانو اے مسلمانو
کہ فرضیت نماز کی ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی اسطرح پر کہ فرمایا اللہ تعالی نے
بیچ سورہ بقر مین حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ
یعنی نگہبانی کرو تم اوپر سب نمازونکی خصوصاً بیچ کی نماز پر اور کہڑی ہو تم واسطی اللہ کے
عاجزی اور خلوص اور ادب سے اور فرمایا اوسی سورہ مین اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی ادا کرو تم
نماز کو اور فرمایا سورہ نساء مین اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا
مَّوْقُوْتًا معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ نماز ہی اوپر جمیع مسلمانونکی وقت مقرر کی گئی ہوئی
اور فرمایا حقتعالی نے سورہ روم مین فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ معنی اسکی یہہ ہین
کہ پاکی اللہ کی یاد ہی جب شام کرو تم اور صبح کرو تم اور اوسیکی خوبی ہی آسمان اور زمین مین
اور پچہلی وقت اور جب دوپہر ہو پس اس آیت سی فرضیت نماز پانچ وقت کی ثابت ہی اسطور پر
کہ تمسون سی مراد ہی نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سی مراد ہی نماز فجر کی اور عشیا سی
مراد نماز عصر کی ہی اور تظہرون سی ثابت ہی نماز ظہر کی اور حدیث سی یون ثابت ہی کہ
فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا معنی اس حدیث

یہہ ہین کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیز کی ایک تو یہہ کہ گواہی دینا کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کی اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین اور پڑہنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور رکہنا روزہ رمضان کا اور حج کرنا خانہ کعبہ کا جسکو کہ مقدور ہو یعنی خرچ راہ کا سوای خرچ اہل و عیال کی اسقدر کہ حج کرکے پہر آوی اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ یعنی واسطی ہر چیز کی علامت ہی اور علامت ایمان کی نماز ہی اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ تَرَکَ الدِّیْنَ معنی اسکی یہہ ہین کہ نماز ستون دین کا جسنی قایم کیا پس مضبوط کیا دین کو اور جسنی نہ قایم کیا نماز کو پس ڈہادیا دین کو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْعِبَادِ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ وَسُجُوْدَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ لَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ معنی اسکی یہہ ہین کہ پانچ نمازین فرض کے ہین اللہ نی اوپر بندون کی جس بندہ نی اچہی طرح وضو کیا اور نماز پڑہی وقت پر اچہی طرح رکوع کیا اور سجدہ کیا اور عاجزی کی پس واسطی اسکی اوپر اللہ کی ذمہ ہی بخشش کا اور جس بندہ نی نہ کیا یعنی اچہی طرح ادا نکیا پس نہین ہی واسطی اسکی ذمہ چاہی بخشی اور چاہی عذاب کری اللہ تعالی کو اختیار ہی اور فرمایا پیغمبر نی اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی فرق ہی درمیان بندہ مومن اور کفر کی ترک کرنا نماز کا اس سی معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو پہنچاتا ہی اور اجماع امت اسیطور پر ہی کہ زمانہ پیغمبر خدا سی آجتک اوپر فرض ہونی نماز کی کسی نی انکار نکیا یعنی اسکی فرضیت پر متفق ہی اسکو اجماع امت کہتی ہین اور اجماع امت کی بڑی قوی دلیل ہی بعد قرآن اور حدیث کی اسلیے فرمایا پیغمبر خدا نی لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یعنی نہین جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کے بعد اسکے جاننا چاہیے کہ واسطی نماز کی شرطین ہین پہلی یعنی نماز کی اور فرض ہین اور رکن اور واجب اور سنتین اور مستحب ہین اور منافی رکھو

بکدو مین بس جاننا چاہیے کہ شرطین نماز کی چھہ ہین **شرط پہلی** پاکی حاصل کرنا وضو اور غسل سے
شرط دوسری پاک کرنا نجاست حقیقی کا یعنی جو نجاست کہ بدن پر لگی ہو اوسکا دور کرنا **شرط**
تیسری ڈھانکنا ستر عورت کا **شرط چوتھی** مونھہ کرنا طرف قبلہ کے **شرط پانچوین** وقت پر
ادا کرنا نماز کا **شرط چھٹی** نیت کرنی نماز کے بعد حاصل کرنے پاکی وضو اور غسل سے جب کہ موجود
ہووے پانی اور مقدور ہو اوسپر پانیکی اور جب کہ نہ پایا جاوے پانی یا مقدور نہ ہووے پانیکی اوسپر تو تیمم کرے
پس اوسکے واسطے وضو اور غسل کے فرض اور سنتین اور مستحبات ہین سو بیان کیے جاتے ہین **فصل پہلی بیچ بیان**
فرائض وضو کے جاننا چاہیے کہ فرض وضو کی چار ہین جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا یا ایہا

فرمایا

الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا
برؤسکم وارجلکم الی الکعبین معنی اسکے یہہ ہین ای مومنو جسوقت ارادہ کرو تم نماز کا
پس دہوو تم مونھہ کو اور دونو ہاتھونکو کہنیون سمیت اور مسح کرو تم سر کا اور دہوو تم پانون کو ٹخنون سمیت سبب
فرضیت مسح چوتہائی سرکی ثابت ہی اس حدیث سے کہ روایت کیا اسکو مغیرہ ابن شعبہ نے ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال وتوضأ ومسح علی ناصیتہ وخفیہ معنی اسکے
یہہ ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوپر ایک مقام کوڑیکی پس پیشاب کیا اور پھر وضو کیا اور مسح
کیا چوتہائی سر کا اور موزونکا **فصل دوسری بیچ بیان سنتونکی** طریقہ سنت کا یہہ ہی کہ
پہلی دونو ہات دہووے دو پہنچون تک تین بار فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا استیقظ احدکم من
منامہ فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ
معنی اسکی یہہ ہین جسوقت جاگی کوئی تم مین سے پس نہ ڈالے ہاتھ بیچ برتن کی جبتک کہ نہ دہووے ہاتھونکو تین بار اسواسطے
کہ نہین جانتا کہان گذاری رات ہات اوسکی نے اور بسم اللہ کہنی وقت کرنی وضو کی اور صحیح یہہ ہی کہ بسم اللہ کہی
دو مرتبہ ایک دفعہ استنجا کرنی سے پہلی اور دوسری دفعہ بعد استنجا کرنے کی اور
کلمہ شہادت کا پڑہے وقت دہونے ہر عضو کے اور کلمہ شہادت کا یہہ ہے اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور کلی کرنی اور مسواک کرنی اور ناک

یعنی پانی دیوی ناک کے بانسی تک پانی جدا جدا اور پہنچاوی پانیکو اندر مونچہونکی اور بہوونکے
اور مسح کری داڑہی لٹکی ہوئی کو اور خلال کری بشرط ناہونے ہجوم داڑہی کی اور اگر ہجوم نہو تو دہووے
نیچی داڑہی کے تمام جلد کو اور مسح کری ساری سر کا ایک مرتبہ اور صورت مسح کی یہہ ہی کہ
پانی سی دونو ہاتہونکو تر کری پہر انگوٹہی اور انگلی شہادت کو جدا کرکی تین انگلیوں
ہاتہی کو آپسمین ملا کر پیشانی سی گدّی تک کہینچ کر لاوی پہر رکہی دونو ہتیلیون کو دو طرف
سر کی لاوی پیشانی تک اور مسح کری پشت کانونکا بیٹ انگوٹہی کی سے اور مسح کری
اندر کانونکی کلمہ کے انگلی سے اور مسح گردنکا کری جدی پانی سے اور کہا بعضونے جدا پانی
لینا مستحب ہے اور خلال کری انگلیوں ہاتہون اور پانونکا اور دہوی سب اعضاون کو
تین مرتبہ اور نیت کری وضو کی اور ترتیب کری وضو مین جیسا کہ ذکر کیا ہمنی اور پلی اعضا
وضو کو اور پی در پی دہووی اعضاء وضو کے

فصل تیسری بیچ بیان مستحبات وضو کی

مستحب ہے کہ تیاری کری واسطے نماز کی پہلی وقت سی اور استنجا کری داہین
طرف قبلہ کی یا بائین طرف اور قبلہ کو مونہہ اور پشت کرکے نہ بیٹہی اور فرق سی رکہی دونو
پانونکو وقت آبدست کی مگر جب کہ روزہ سی ہو تو کم فرق سی رکہی اسواسطی کہ اندیشہ ہی
کہ اندر مقعد کے پانی نہ جاوی اور دہووی مقام نجاست کو اگرچہ نجاست نہی ہو اپنی
جاگہہ سے اور اگر نہی ہو اپنی جاگہہ سے اور نہ ہو بقدر درہم کی تو دہونا اوسکا سنت ہی
اور اگر ہو بقدر درہم کے تو دہونا اوسکا واجب ہے اور اگر ہو زیادہ درہم سے تو دہونا اوسکا
فرض ہے اور دہووی یہانتک کہ خوب پاک کرے اور دہونی مین اور ڈہیلی لینی مین
کچہہ گنتی سنت نہین ہے اور پونچہی اوسکو ساتہہ پارچہ کپڑے کی بعد دہونی کے پہلے
کہڑے ہونی سے اور اگر کپڑا موجود نہ ہو تو پونچہی اوسکو ہات سی اور ڈہانپی ستر عورت
کو جب کہ فراغت ہووی اور وضو کرے بی دوسری کی مدد سے یعنی وضو کرنی مین پانی اور
آدمی بہی نہ ڈہلوائی اور قبلہ رو بیٹہکر وضو کری اور نہ بات کری دنیا کی اور کلمہ شہادت کا پڑہی وقت دہونے ہر عضو کے

اور دعائیں پڑھے جو حدیثوں میں روایت ہیں اور کلی کرے داہنے ہاتھ سے اور ناک میں
پانی کو پہنچاوے داہنے ہاتھ سے اور ناک صاف کرے بائیں ہاتھ سے اور مسواک کرے اور
اگر مسواک موجود نہ ہووے تو انگلی بھرانی کفایت کرتی ہے اور مبالغہ کرتا بیچ کلی
اور ناک میں پانی پہنچاتی ہے مگر روزہ کی دن کہا بعضی علمانی کہ مبالغہ مراد ہی غرغرہ سے
اور کہا صدرالشہید نے مبالغہ کی معنی زیادہ کرنا پانی کا بیچ مونہہ کی یہانتک کہ مونہہ بھر جاوے
اور پانی پہنچانا ناک میں یہانتک کہ پہنچے پانی بانسے تک اور وقت مسح کی انگلی بیچ
دونو سوراخ کانوں کے کرے اور وقت دھونے پانوں کے خلال کرے بیچ انگلیوں پانوں
کی چھوٹی انگلی ہاتھ سے اور پھیرے انگوٹھی کو اگر ہو ڈھیلی بیچ انگلی کے اور اگر ہووے
انگوٹھی تنگ تو پھیرنا اوسکا فرض ہے بیچ ظاہر روایت کی ذکر کیا ہی اسکو بیچ محیط کی
اور ظاہر کہتی ہیں جو پانچ کتابیں تصنیف امام محمد کی ہیں اور نہ زیادہ خرچ کرے
پانی اگرچہ ہو اوپر کنارے نہر جاری کے بموجب اس حدیث کی سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي الْوُضُوْءِ إِسْرَافٌ فَقَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى ضِفَّةِ نَهْرٍ جَارٍ
معنی اسکی یہ ہیں کہ پوچھی گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیچ وضو کی اسراف ہی فرمایا ہاں
اگرچہ ہووے اوپر کنارے نہر جاری کی اور نہ کمی کرے بیچ لینے پانی کی اور نہ ڈالے پانی
مستعمل وضو کا بیچ برتن پانی کی اور پھر رکھے وضو کی برتن کو پانی سے دوسری وضو کی واسطے
اور پڑھے وقت تمام ہونے وضو کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط
معنی اسکی یہ ہیں اے حقتعالی کر مجھکو توبہ کرنیوالوں میں سے اور کر مجھکو پاکی چاہنیوالوں میں
سے اور کر مجھکو نیک بندے دمین سے وہ نیک کہ نہ اونکو ڈر ہی اور نہ غم ہی اور پڑھے بعد
فراغت ہونے وضو کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ معنی اسکی یہ ہیں

پاکی ہی تجھکو ای اللہ ساتھ تعریف تیریکی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای تیرے
اور تو اکیلا ہی اور نہین کوئی تیرا شریک ہے اور بخشش چاہتا ہون تجھسی اور رجوع کرتا ہون طرف
تیری اور گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ بندی تیری ہین اور رسول تیری یہہ پڑہی آسمانکی طرف
مونہہ کرکے اور بعد اسکی سورہ انا انزلنا ایک مرتبہ پڑہے اور پانی بچا ہوا وضو کا پیوی اور پہر کہی
اللھم اشفنی بشفائك وداونی بدوائك وعافنی من بلائك واعصمنی من الاھوال
والامراض والاوجاع معنی اسکی یہہ ہین کہ ای اللہ شفا دی مجھکو ساتھ شفا اپنی کی اور
دوا دی میری تئین ساتھ دوا اپنی کی اور تندرستی دی مجھکو بلا اپنی سی اور بچا مجھکو ہولون سے
اور بیماریون سی اور دکھون سی اور مکروہ ہی پانی پینا کھڑی ہوکر مگر پانی وضو کا اور زمزم کا درست
ہی اور پڑہی دو نفل لیکن مکروہ وقت مین نہ پڑہی اور وضو پر وضو تازہ کرے **فصل چوتھی**
بیچ بیان مناہی وضوکی منع ہی استنجا کرتی وقت مونہہ کرنا طرف قبلہ کے
اور نہ کہولی شرمگاہ اپنی کو آگی کسیکے اور استنجا کرنا پانی سے بہتر ہی اگر میسر آوی اکیلا
مکان اور اگر نہ میسر آوی مکان کنارہ کا تو کفایت کرتا ہی استنجا کو ڈہیلون سے
اور نہ کہولی شرمگاہ اپنی کو جب تک کہ نہ بڑہی نجاست کو زیادہ درہم سی اور جو زیادہ
درہم سی تو ضروری ہی کہولنا اسکا واسطی استنجا کرنی پانی کے اور شارح حلبی نے لکھا ہی اس
مقام پر کہ کہولنا شرمگاہ کا کسی حالت مین درست نہین ہے اسو اسطی کہ یہہ حرام ہے اور
کہا بزازی نی کہ جو نہ پاوی مکان اکیلا تو چھوڑ دی استنجے کو اگرچہ نہر جاری پر ہو اسواسطی نہ
نہین مقدم ہی اوپر امر کی اور کہا قاضی خان نے جو کہولیگا شرمگاہ کو واسطے استنجے کے
تو فاسق ہوجائیگا۔ تصدیق کلام حلبی کے اور نہ استنجا کری داہنی ہاتہہ سے یا ساتھ
اناج اور گوبر اور ٹھیکری اور اینٹہہ اور ہڈی کے اور کوئلہ اور جو چیز کہ غذا جانور کے ہی اور
ملکیت غیر کیسی منع ہی اور تہوکنا اور ناک سنکنا بیچ پانی وضو کے منع ہی اور نہ زیادہ
کری اور نہ کم کرے دہونا تین بار سے بیچ وضو کے اور گرد بیٹھنے نکرے بیچ دہونے

ڈہولی اعضاء وضو کے اور نہ پانی مارے سختی سے اوپر مُنہہ کی وضو کرنی وقت اور آنکھین
بند نہ کری اسواسطی کہ سوکہی نرہین ہونٹ اور نہ پونچھین اعضاء وضو کی اوس کپڑی سی
کہ پونچھا ہی اوسی شرمگاہ کو اور نہ ہونکی پانی وضو کو **فصل پانچوین بیچ بیان غسل**
کی سبب غسل کا نکلنا منی کا ہی شہوت سی کود کر سب کے نزدیک مگر جدا ہونا منی کا
اپنی جگہہ سے ساتہہ شہوۃ کے اختلاف ہی بیچ اسکی یہہ کہ غسل کی حاجت والی اگر
پکڑا ذکر کو اور نکلی منی بعد جاتی رہنی شہوت کی تو واجب ہی غسل کرنا اوپر اوسکی نزدیک
امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہین واجب ہے غسل نزدیک ابو یوسف کی اسیطرح
غسل واجب ہوتا ہی بیچ داخل کرنی دونو سوراخون آگو اور پیچہو مرد کی ہو یا عورت کے ہو جسوقت
کہ اندر ہووی سپیاری ذکر کے انزال ہو یا نہ ہو واجب ہے غسل کرنی والی اور کروائی والی پر
لیکن کرنا بیچ قبل یا دبر جانور کے اور مردہ انسان کی اور لڑکے نابالغ کو نہین واجب ہے غسل
جب تک کہ انزال نہ ہوا اگر انزال ہو تو واجب ہے غسل کرنا اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب اسفیجابی
کی کہ اگر جماع کریگا لڑکے سی تو واجب ہے غسل کرنا اور اسیطرح لڑکا نابالغ جماع کرے
عورت بالغہ سی تو نہین واجب ہے غسل کرنا اوپر لڑکے کے لیکن حکم کیا جاویگا اوسکی تئین واسطے
خو پکڑنے غسل کے اور واجب ہوگا غسل اوپر عورت بالغہ کی اور اگر جماع کیا بالغ نی نابالغ
لڑکے سی واجب ہوگا غسل اوپر مرد کے اور نہین واجب ہوگا اوپر عورت نابالغہ کے اور
اسیطرح حکم بیچ حیض اور نفاس کے **مسئلہ** جو شخص کہ جاگا اور پایا اوسنی اوپر
بچھونی اپنی کے یا ران اپنی کے تری اور یاد ہی اوسکو احتلام پہر اگر یقین ہو اوسکو کہ منی
ہی یا مذی ہی یا شک ہو کہ منی ہے یا مذی ہی تو ان تینون صورتان مین واجب ہے غسل اوپر
اور اگر یقین ہو اوسکو کہ مذی ہے پس نہین ہی غسل اوپر اوسکی اور اگر نہین یاد ہی اوسکو احتلام
مسئلہ اگر ایک شخص جاگا اور پایا اوسنی بیچ سوراخ ذکر کے تری اور نہین یاد ہے اوسکو احتلام
اگر ذکر اوسکا کہڑا تہا پہلی سونی سے تو نہین ہے غسل اوپر اوسکی اور اگر تہا ذکر ٹہنڈا ہوا پس اوپر اوسکے

غسل ہی واسطی احتیاط کی ساتھہ اسیکی فتوی دیا ہی بعضی مشایخ نی یہہ اوسیوقت ہی کہ
مرد کہڑا ہوکر سویا یا بیٹھی ہوئی لیکن جسوقت سویا ہو پہلو پر یا یقین ہوا اوسکو کہ منی ہی
پس اوپر اوسکی واجب ہی غسل کرنا ذکر کیا گیا ہی یہہ مسئلہ بیچ کتاب محیط کی اور ذخیرہ
کی ہی اور کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ اکثر واقعہ ہوتا ہی یہہ اور لوگ اس سے غافل ہین **مسئلہ**
اگر احتلام ہوا اور نہ نکلی کوئی چیز پس نہین ہی اوپر اوسکی غسل اور اگر احتلام ہووی عورت
کو اور نہ نکلی اوس سے کوئی چیز تو نہین ہی اوپر اوسکی غسل اور کہا امام محمد نے اوپر اوس عورت
کی غسل واسطی احتیاط کی اور فتوی دیا ہی ساتھہ اسکی بعضی مشایخ نی **مسئلہ** اگر جماع
کیا یا احتلام ہوا پس غسل کیا پہلی اس سی کہ پیشاب کیا یا سویا رستہ چلا پہر بقیہ نکلا منی کا
تو واجب ہوا اوپر اوسکی غسل کرنا دوسری مرتبہ نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی لیکن خلاف
ہی ابو یوسف کی **مسئلہ** اگر ایک عورت نی جماع کروا کر غسل کیا اور پہر اوسکی
فرج سی منی مرد کی باہر آوی نہین غسل اوپر اوس عورت کی نزدیک سبکی **مسئلہ** اگر ایک
شخص نشہ والا حالت نشہ سی ہوش مین آیا اور دیکہا منی کو پس اوپر اوسکی غسل ہے اور
اگر پایا اوسنی مذی کو پس نہین اوپر اوسکی غسل اور یہہ ہی حکم بیہوش کا ہی **مسئلہ** اگر
دو شخص مرد اور عورت ساتھہ سوتی تہی اور بعد جاگنی کی اوپر بستر کی پائی منی اور یاد نہیں
اون دونو کو احتلام اپنا پس واجب ہے اوپر اون دونو کی غسل کرنا واسطی احتیاط کی اور
کہا بعضی علمانی کہ اگر ہی منی پڑی ہوئی بچہونی پر دراز جیسطور پر کہ دہار ہوتی ہی پس واسطی
مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر ہی منی گول پس واسطے عورت کی ہی غسل کرنا اور کہا بعضون نے
کہ دیکہی گاڑہ پن منی کا اور پتلاپن منی کا اگر ہی گاڑہی منی تو واسطی مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر
ہی پتلی منی تو واسطی عورت کی ہے غسل کرنا اور کہا بعضون نی اگر ہی سفید اور گاڑہی تو مرد کو
غسل واجب ہے اور اگر زرد اور پتلی منی ہی تو عورت کو غسل واجب ہے

فصل چہٹے بیچ بیان اون خونون کے

که آتی هین رحم عورتون بالغه سی اور وه تین قسم هین حیض اور نفاس اور استحاضه
اور بیچ اس باب کے چار فصلین هین فصل اول بیچ بیان حیض کی اسیطرح بیچ فتح القدیر کے
لکها هی که اگر دیکهی عورت خون کو دیر سی پس وه حیض نهین هی اور مستحب هی که غسل کری بعد
بند هونی خون کی مسئله بیچ خلاصه کی لکها هی که هونا حیض کا موقوف هی اوپر کئی بات کے از انجمله
ایک وقت هے که ابتدا اوسکی نو برس کی عمر سی سن ایاس تک هے یعنی اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون
دیکهی تو وه حیض نهین هی بلکه بیماری هی اور جو خون که رحم سی نهو وی مرض کی سبب سے درد هو کر آوی
وه بهی حیض نهین هی اور اسیطرح بیچ هدایه کی هی که اندازه ایاس کا پچپن برس تک هے اور اوپر اسکی
فتوی هی اور اسیطرح بیچ خلاصه کی هی که اگر دیکهی خون بعد سن ایاس کی یا پهلی نو برس کی عمر سی تو حیض
نهین هوگا موافق ظاهر مذهب کے اور اختیار کیا گیا هی که اگر دیکهی خون بعد سن ایاس کے بهت سرخ تو وه حکم
حیض کی هوگا اسیطرح بیچ شرح مجمع کی هی که وه تصنیف ابن ملک کے هی دوسرا سبب هونا حیض کا موقوف
هی اوپر اوسکی که پهنچی خون فرج خارج تک اگرچه نکلی خون بسبب کرنی کرسف کی اور کرسف اوسکو کهتی هین
که عورتین تهوڑا سا کپڑا لپیٹ کر بیچ فرج داخل کی رکهه کر اوپر اوسکی گدی باندهتی هین واسطی احتیاط کے
خون کی اور فرج داخل سوراخ فرج کو کهتی هین اور فرج خارج اوس مقام کو کهتی هین که جو فرج داخل
کی باهر کا مقام هی پس اگر هی کرسف حائل درمیان خون اور فرج کی یعنی بسبب دینی کرسف کے
خون باهر نهین آیا فرج خارج تک تو بهی حیض کا حکم نهین هوگا مسئله اگر عورت پاک تهی دیکها خون اوپر
کرسف کی پس حکم کیا جاویگا حیض کا اوسکو وقت [illegible] نکالنی کی سی کرسف کو مسئله حیض والی عورت
جب نه پاوی اثر خون کا اوپر کرسف کے تو حکم کیا جاویگا اوسکو ساته منقطع هونی حیض کی جس وقت سی
که نکالا هی کرسف اوپر فرج کی اسیطرح بیچ شرح وقایه کی هی اور بهنا خون کا کچهه شرط نهین هی اسیطرح بیچ
خلاصه کی هی تیسرا سبب هونا حیض کا موقوف هے اوپر چهه رنگتو کی ایک سیاه اور دوسرا سرخ اور
تیسرا زرد اور چوتها سبز اور پانچوان گدلا اور چهٹی میلا مسئله بیچ کتاب نهایه کی لکها هی که اگر
دیکهی عورت سفیدی خالص اوپر کپڑی کی جبتک که تر هی پس جبکه خشک هوی تو زرد هو گئی پس حکم

+ پس حکم اوسکا حکم سفید کا ہی مسئلہ اگر دیکہی سُرخی یا زردی تر لیکن خشک ہئین سفید ہوجاوے گر
+ پس اعتبار کیا جاوے گا اوسکا اوسوقت کہ نکلی یعنی وقت نکلنی کی کہ سُرخ تہی یا زرد تہی اور نہین
+ اعتبار کیا جاویگا تغیر اوسکی کا یہہ مضمون تجنیس کا ہی چوتہا سبب حیض موقوف ہی اوپر
مدت حیض کی اور کمتر مدت حیض کے تین دن اور تین رات ہین بیچ ظاہر روایت کے اور اسیطرح
بیچ تبئین کی ہی اور نہایت مدت حیض کی دس دن اور دس راتین ہین اسیطرح بیچ خلاصہ کی ہے
پانچوان سبب موقوف ہے حیض کا کہ فارغ ہو رحم اوسکا حمل سی اور نہو وہ خون بیچ مدت طہر کی
یہہ بیچ سراج الوہاج کی ہی اور کمتر مدت طہر کی پندرہ دن ہین اور زیادہ مدت طہر کی حد نہین اور
طہر اوسکو کہتی ہین کہ بعد بند ہونی حیض کی پاک رہی دوسرے حیض تک مسئلہ اگر حیض والی عورت
طہر دیکہی بیچ مدت حیض کی پس وہ داخل حیض کی ہی مثلاً ایک عورت کے عادت حیض کی چہہ روز تہا
ہین اور اوسنی دو روز خون دیکہا اور تین روز پاک رہی پہر تین روز خون دیکہا اور ایک روز پاک رہی
پس یہہ چار روز کہ بیچ دونون عادت حیض کی جو پاک رہی یہہ دن بہی داخل حیض کی ہین اسواسطے
کہ عادت حیض اوسکی کی نو روز تہی اور اوسکو طہر متخلل کہتی ہین پس یہہ روایت امام محمد کی ہی
ابی حنیفہ سی کہ طہر متخلل درمیان دو خونکی اگر ہی کم پندرہ دن سی تو نہ جدا کیا جاویگا جیسی کہ
ایک عورت کو خون حیض کا آجکی دن موقوف ہوا اور پہر چودہ دن کی بعد خون آیا تو وہ داخل
طہر کی ہوگا اسواسطے کہ کمتر مدت طہر کی پندرہ دن ہین یا ایک عورت کی عادت حیض آنی کی چہہ دن
کی تہی اور اوسکو بارہ دن تک خون آیا تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ یہہ چہہ روز حیض کی رکہی اور چہہ روز
استحاضہ کی رکہی اور اگر چہہ روز کی عادت والی کو دس روز خون آنکر موقوف ہو جاوے تو
وہ دس دن داخل حیض کی ہونگی اس دس دنکی مدت مین برابری کہ ابتدائی حیض والی کو بارہ دن
تک خون اوی تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ دس دن حیض کی رکہی اور دو دن داخل استحاضہ کر دی
اسواسطے کہ نہایت مدت حیض کی دس دن ہین اور اکثر متاخرین نی فتویٰ دیا ہی ساتہہ روایت
ابو یوسف کی اسواسطے کہ یہہ سہل ہی اوپر فتوی دینی والی اور فتوی لینی والی اسیطرح بیچ تبئین اور

اور زاہدی کی ہی اور ساتہہ اسکی فتوی دیاگیا ہی اور بیچ کتاب محیط کی لکہا ہی کہ اگر نہ تجاوز کری دس دن سی
پس طہر اور خون دونو داخل حیض کی ہین برابر ہی کہ ہووی ابتدائی حیض والی یا عادت حیض والی اگر
تجاوز کیا خون نی دس دنسی پس بیچ حق ابتدائی والی کی دس دنسی پس بیچ حق ابتدای والی کی دس
دن حیض کی رکہی جاینگی اگر ہی خون بیچ دنون حیض کی تو داخل حیض کی ہونگی اگر ہی خون بیچ دنون
طہر کی تو داخل طہر کی ہونگی اسیطرح بیچ سراج الوہاج کی ہی پس حیض کی دنوںمین نماز نہ پڑہی اور روزہ بہی
مگر جبکہ حیض کی مدتسی فراغت ہووی تو نماز کو قضا نکری اور روزہ جسقدر کہ حالت حیض مین کہائی
ہون اونکی قضا رکہی اور اسکا سبب یہہ ہی کہ پہلی جبکہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو بیچ نماز کی حیض آئی تو
اونہون نی حضرت آدم علیہ السلام سی پوچہا کہ نماز ادا کرون یا نہین چنانچہ حضرت آدم نی متہر جبرائیل
علیہ السلام نی حق تعالی سی عرض کی حکم ہوا کہ نماز نہ پڑہی بیچ مدت حیض کی پہر بعد چند روز کی حضرت
حوا کو خون حیض کا آیا تو اونہون نی حضرت آدم علیہ السلام سی واسطی روزہ کی پوچہا حضرت آدم نی
اوسی قیاس پر روزہ کو بہی منع فرمایا پس جب کہ حضرت حوا حیض سی پاک ہوئین تب حکم جناب باری تعالی کا
کا واسطی قضا رکہنی روزہ کی آیا پہر حضرت آدم نی جناب باریسی عرض کی کہ واسطی قضا کرنی نماز کی
تو حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو بیچ حالت حیض کی ہمنی منع کیا تہا اسواسطی اوسکی قضا کا بہی حکم نہین
اور روزہ کو تو تی اپنی طرفسی حکم منع کا کیا اسواسطی اوسکی قضا کا حکم ہوا ہی مسئلہ اگر کوئی عورت
بسبب ہمیشہ جاری رہنی خونکی یا بسبب موقوف ہونی خونکی کسی عارضہ سی گنتی حیض کی بہول جاوی
یعنی یہہ یاد نرہی اوسکو کہ خون حیض کا کتنی دن آتا تہا لیکن یہہ یاد ہی اوسکو کہ ہر مہینی مین ایک مرتبہ
حائض ہوتی تہی تو اس صورت مین چاہئی اوسکو کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک بیچ دنون
شروع ہونی اوس خونکی کہ جو ہمیشہ جاری ہی اسواسطی کہ بیچ تین دن شروع کی یقین حیض کا ہی
اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز وقتی کی غسل کیا کری بسبب شک واقع ہونی درمیان حیض
اور طہر اور خروج حیض کی پہر بعد اوسکی بیس روز تک ہر نماز وضوسی پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ ان بیس
روز کی یقین طہر کا ہی یہہ مضمون بحر الرایق سی لکہا ہی مسئلہ اور اسیطرح بیچ بحر الرایق کی لکہا ہے

کہ اگر بہول جاوی کوئی عورت گنتی حیض کی اور طہر کی دونو یعنی یہہ یاد نہین اوسکو کہ خون حیض کا
کتنی دن آتا تہا اور کتنی دن پاک رہتی تہی تو اسصورت مین بہی چاہئی کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک
ابتدای شروع ہونی اوسی خونکی کہ جو ہمیشہ جاری رہا ہی بسبب یقین ہونی حیض کی اور بعد اوسکی سات
روز تک غسل کیا کری واسطی ہر نماز کی بسبب شک واقع ہونی درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض کی
پہر بعد اوسکی گیارہ روز تک ہر نماز وضو کر کی پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ آٹھہ روز کی یقین طہر کا ہی
اور بیچ تین روز کی شک حیض اور طہر کا واقع ہی پس بیچ اون آٹھہ دنکی جماع بہی خاوند کو درست
ہی اسواسطی کہ یہہ آٹھہ دن یقین طہر کی ہین اور بیچ تین دنکی فرض نماز پڑہی اور جماع درست نہین
اسواسطی کہ احتمال حیض کا ہی بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کیا کری مسئلہ اگر عورت کی ہمیشہ
جاری رہی خون استحاضہ کی گنتی حیض کی دنونکی بہول گئی ہو مگر یہہ یاد ہو اوسکو کہ طہر کی دن
میری پندرہ دن ہین تو چاہی اوسکو کہ موقوف کری نماز تین دن واسطی یقین ہونی حیض کی
اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز کی غسل کری اسواسطی کہ شک ہے درمیان حیض اور طہر
اور خروج حیض کی پہر بعد اوسکی پندرہ دن تک واسطی ہر نماز کی وضو کیا کری اسواسطی کہ بیچ
ان پندرہ دنکی آٹھہ روز یقین طہر کا ہی اور بیچ تین دنکی شک حیض اور طہر کا ہی پہر ایک روز یقین
طہر کا ہی اور پہر تین دن شک حیض اور طہر کی ہین بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کری جبتک کہ یہہ
عارضہ باقی رہی اسواسطی کہ اب کوئی ایسا وقت نہین رہا کہ جسمین شک نہو درمیان حیض اور طہر
اور خروج حیض کی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر شک ہو درمیان حیض اور طہر یا یقین طہر کا ہو تو ان دونو
صورتونمین وضو کر کی نماز پڑہی اور اگر یقین ہو حیض کا تو موقوف کری نماز کو قطعی اور اگر شک ہو
درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض کی یعنی یہہ شک ہے کہ یہہ دن حیض کی ہین یا طہر کی ہین یا
یہہ وقت خارج ہونی حیض کا ہی تو اسصورت مین ہر نماز غسل سی پڑہی یہہ مضمون بحرالرائق کا ہے
مسئلہ اور اگر جانتی ہی کہ حیض کی دن تین ہین یا چار ہین اور طہر کی دن یاد نہین کہ کتنی روز طہر
رہتا تہا تو اسصورت مین چاہی کہ موقوف کری نماز تین روز یا چار روز تک ابتدای شروع اوس

خونکی کہ جو جاری ہی ہمیشہ بسبب یقین ہونی حیض کی پہر نماز پڑہی پندرہ روز تک ہر وقت ساتہہ
وضو کی بسبب یقین ہونی طہر کی اور پہر تین روز نماز پڑہی ساتہہ وضو کی بسبب تردد ہونی بیچ حیض اور
طہر کی پہر بعد اوسکی ہمیشہ غسل واسطی ہر نماز کی کیا کری اسواسطی کہ اشتباہ واقع ہی بیچ خارج ہونی
حیض کی ہر وقت اب اور کوئی وقت ایسا نہین رہا کہ شک سے خالی ہو مسئلہ اگر جانتی ہی ایک
عورت کہ حیض اوسکو ہر مہینی مین ایک مرتبہ آتا تہا اور یہہ یاد نہین کہ اول مہینی مین یا آخر مہینی مین
آتا تہا اور گنتی حیض کی بہی یاد نہو تو اسصورت مین چاہی اوسکو کہ تین روز ابتدای شروع اوسی
خونکی کہ جو جاری کہی ساتہہ وضو کی نماز پڑہی اسواسطی کہ یہان شک ہے اوسکو یہہ کہ طہر کی دن
ہین یا حیض کی دن ہین پہر سات روز تک واسطی ہر نماز کی غسل کری بسبب شک ہونی حیض اور طہر
اور خروج بیچ حیض کی اور پہر وضو کیا کری واسطی ہر نماز کی آخر مہینی تک اور غسل کری ایک مرتبہ
وقت تمام ہونی مہینی واسطی خارج ہونی حیض کی اسواسطی کہ بیشک عشرہ اول اور عشرہ آخر
[illegible] ہی نہ بیچ عشرہ درمیان کی یہہ مضمون بحر الرایق کا ہی مسئلہ ور البطلح بیچ بحر الرایق کے
لکہا ہی کہ اگر عورت جانتی ہو کہ حیض کی میری چار دن ہین یا پانچ دن ہین اور یہہ نہ جانتی ہو
کہ شروع حیض کب سی ہوتا تہا تو اسصورت مین پڑہی نماز تین روز ابتدای مہینی مین ساتہہ وضو کے
ہر وقت اسواسطی کہ شک ہی اوسکو درمیان حیض اور طہر کی اور بعد اوسکی غسل کری واسطی ہر نماز کی
ستائیس روز تک اسواسطی کہ یہان شک ہے بیچ ہر ساعت کے تمام ہونی حیض کا مسئلہ اور بیچ
بحر الرایق کی لکہا ہی کہ جو عورت بہول گئی ہو گنتی حیض کی اور موضع حیض کا یعنی یہہ یاد نہین اوسکو
کہ حیض اوسکو کتنی دن رہتا تہا اور کب سے شروع ہوتا تہا بسبب جاری ہونی خون استحاضہ کی تو اس
صورت مین چاہی اوسکو کہ اٹکل کری درمیان حیض اور استحاضہ کی اور بموجب اٹکل کی بیچ دونون
حیض کی نماز موقوف کری اور بعد تمام ہونی دونون حیض کی غسل کری اور پہر نماز ساتہہ وضو کی
پڑہا کری اور اگر اٹکل مین حیض اور استحاضہ کی دن مقرر نہو سکین تو اس صورت مین واسطی ہر نماز کی
غسل کری ہمیشہ اور پڑہی اس غسل سی فرض اور واجب لیکن نہ پڑہی سنت اور نفل اور نہ پڑہی

قرآن شریف یا ہر نماز کی اونرا ہتہ لگاوی قرآن شریف کو اور نہ داخل ہو بیچ مسجد کے اور حکم روزہ کا واسطی اوسکی یون ہی کہ روزہ رکھی بیچ ساری مہینی رمضانکی بسبب گمان پاک ہونی ہر دن کی یعنی ہر روز گمان پاک ہونی کا ہی اور بعد رمضانکی قضا کری بیس روزہ اور نزدیک بعضونکی یا بائیس روزہ قضا کری اور احتیاط اسمین ہی لگ یہہ حکم واسطی اوس عورت کی ہی کہ آتا ہو اوسکو حیض بیچ ہر مہینی کی ایک دفعہ اور جو عورت کو بیچ ہر مہینی کی دو دفعہ حیض آتا ہو یعنی بیچ اول مہینی کی اور آخر مہینی کی تو وہ عورت قضا کری بعد رمضانکی بتیس ۳۲ روزہ اور نزدیک بعضونکی چہتیس ۳۶ روزہ اور احتیاط اسمین ہی

فصل ساتوین بیچ بیان نفاس کی

نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کی اگر پیدا ہو بچہ ایک رگکی اور نہ آوی خون تو نہین واجب ہے غسل اوپر اوسکی نزدیک ابی یوسف کی اور ایک روایت امام محمد سی بہی یہین واجب ہے غسل اوپر اوسکی اور بیچ مفید کی لکہا ہی کہ یہہ صحیح ہی لاکن واجب ہے اوپر اوسکی وضو کرنا بسبب نکلنی نجاست کے ہمراہ بچہ کی اسطرح بیچ تبیین کی ہی اور نزدیک امام حنیفہ کی واجب ہے غسل کرنا اور اکثر مشایخ نی قول ابی حنیفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر الشہید نی ساتہہ قول ابی حنیفہ کی فتوی دیا ہی اور اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور کہا ابو علی دقاق نی کہ اختیار کیا ہمنی اسیطرح بیچ مضمرات اور بیچ جوہرنیرہ کی لکہا ہی اور بیچ فتاوی کی ہی کہ صحیح یون ہے

مسئلہ اگر نکلی بچہ زیادہ آدہی سی مقام فرج سی پس وہ ہوئی نفاس والی اور اگر نکلا بچہ کم آدہی سی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اگر کاٹا جاوی بچہ بعد نکلنی زیادہ آدہی سی تو وہ نفاس والی ہوی اور اگر کاٹا گیا بعد نکلنی کم آدہی کی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اور اگر اسقاط ہووی حمل اور صورت بعضی عضو اوسکی مثل ہاتہہ یا بال یا اونگلی بنی ہوی نکلی پس وہ ہوگئی یہہ مضمون تبیین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش بچہ سی مثل اونگلی یا ناخون یا بال کی یعنی ابہی بوتہہ گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اگر دیکہی خون قبل اسقاط حمل کی پس اگر ظاہر ہی اوس خون سی کوئی عضو بچہ سی تو نہی نفاس

والی اور اگر ظاہر نہین ہی اوس خونسی کوئی چیز پیدایش بچہ سی بلکہ نرا خون ہی تو وہ استحاضہ ہی
مسئلہ اگر ہی زخم اوپر ناف کے عورت حمل والی کی اور پہٹا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم کی
بچہ پس حکم اوس عورت کا صاحب زخم یعنی والی کی ہی اور نہین ہوئی نفاس والی اسیطرح لکہا
بیچ ظہیریہ اور تبیین کی ہی اگر جسوقت کہ نکلی فرجسی خون بعد نکلنی بچہ کی ناف سی پس ہوگی النفاس والی
مسئلہ اگر ہین بیچ ایک شکم کی دو بچہ اور ظاہر ہوا فرجسی ایک بچہ تو ہوہی وہ نفاس والی
مسئلہ نفاس جوڑوان بچہ کا پیدا ہونی بچہ پہلی سی ہی اسیطرح بیچ کافی کی ہی اور شرط
جوڑوانکی یہہ ہی کہ فاصلہ بیچ پیدا ہونی دونو بچہ کی کم ہو چہہ مہینی اور اگر فاصلہ ہو چہہ مہینی
سی اور اگر فاصلہ ہو چہہ مہینی یا زیادہ چہہ مہینی سی پس حکم کیا جاوی گا اوس عورت کا ساتہہ
دو حمل اور دو نفاس کی اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین بچہ اور فاصلہ درمیان بچہ اول اور
دوسری کی کم ہی چہہ مہینی سی اور اسیطرح فاصلہ درمیان اول اور تیسری کی اگر زیادہ ہو چہہ مہینی سی
تو بہی حکم نفاس کا کرینگی روایت اصح مین اسیطرح ہی بیچ دُرالمختار کی مسئلہ کمتر مدت
نفاس کی وہ ہی کہ جو پائی جائی خشکی اگرچہ ایک لحظہ ہوا اور اوپر اوسیکی فتوی ہی اور اکثر مدت
نفاس کی چالیس روز ہین نزدیک علما ہماری کی اسیطرح بیچ سراجیہ کی ہی اور اگر زیادہ ہو خون اوپر
چالیس روز کی پس چالیس دن ہین واسطی ابتدای والی کی اور عادت والی اوپر عادت اپنی
کی رجوع کری اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور جسقدر درمیان چالیس دنکی طہر ہو وہ داخل ہی بیچ
نفاسکی اگرچہ طہر پندرہ دن ہو یا زیادہ پندرہ دنسی ہوا اور اوپر اسیکی فتوی ہی فصل آٹہوین
بیچ بیان استحاضہ کی اگر دیکہی خون ایک عورت ابتدا والی بعد دس دن حیض کی یا بعد چالیس دن
نفاسکی یا دیکہی خون عورت عادت والی بعد عادت اپنی کی یا دیکہی خون کم تین دن حیض کی
یا دیکہی بعد سن ایاس کی یا دیکہی پہلی عمر نو برس یا دیکہی حمل والی عورت درمیان حمل کی یا پہلی
پیدا ہونی بچہ کی پس یہہ سب خون استحاضہ کی ہین فصل نوین بیچ بیان احکام حیض اور نفاس
اور استحاضہ کی نہین ثابت ہوتا حکم حیض اور نفاس اور استحاضہ کا مگر ساتہہ ظاہر ہونی خونکی

قرآن شریف یا ہر نماز کی اونرہاتھہ لگاوی قرآن شریف کو اور نہ داخل ہو بیچ مسجد کے اور حکم روزہ کا
واسطی اونکی یون ہی کہ روزہ رکھی بیچ ساری مہینی رمضان کی بسبب گمان پاک ہونی ہر دن کی
یعنی ہر روز گمان پاک ہونی کا ہی اور بعد رمضان کی قضا کری بیس روزہ اور نزدیک بعضونکی
یا بائیس روزہ قضا کری اور احتیاط اسمین ہی مگر یہہ حکم واسطی اوس عورت کی ہی کہ آتا ہو اوسکو
حیض بیچ ہر مہینی کی ایک دفعہ اور جو عورت کو بیچ ہر مہینی کی دو دفعہ حیض آتا ہو یعنی بیچ
اول مہینی کی اور آخر مہینی کی تو وہ عورت قضا کری بعد رمضان کی تبیس ۳۲ روزہ اور نزدیک
بعضونکی چہتیس ۳۶ روزہ اور احتیاط اسمین ہی **فصل ساتوین بیچ بیان نفاس کی**
نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کی اگر پیدا ہو بچہ ایک عضو تکی اور نہ آوی خون
تو نہین واجب ہے غسل اوپر اوسکی نزدیک ابی یوسف کی اور ایک روایت امام محمد سی بھی نہین
واجب ہے غسل اوپر اوسکی اور بیچ مفید کی لکھا ہی کہ یہہ صحیح ہی لاکن واجب ہے اوپر اوسکی
وضو کرنا بسبب نکلنی نجاست کے ہمراہ بچہ کی اسطرح بیچ تبیین کی ہی اور نزدیک امام حنیفہ کی واجب ہے
غسل کرنا اور اکثر مشایخ نی قول ابی حنیفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر الشہید نی ساتھہ قول
ابی حنیفہ کی فتوی دیا ہی اور اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور کہا ابو علی دقاق نی کہ اختیار کیا
ہمنی اسیطرح بیچ مضمرات اور بیچ جوہرہ نیرہ کی لکھا ہی اور بیچ فتاوی کی ہی کہ صحیح یون ہے
مسئلہ اگر نکلی بچہ زیادہ آدہی سی مقام فرج سی پس وہ ہوئی نفاس والی اور اگر نکلا بچہ
کم آدہی سی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اگر کاٹا جاوی بچہ بعد نکلنی زیادہ آدہی سی تو
وہ نفاس والی ہوی اور اگر کاٹا گیا بعد نکلنی کم آدہی کی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ
اور اگر اسقاط ہووی حمل اور صورت بعضی عضو اوسکی مثل ناخون یا بال یا اونگلی بنی ہوئی
نکلی پس وہ ہوگئی یہہ مضمون تبیین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش بچہ سی مثل اونگلی
یا ناخون یا بال کی یعنی ابھی لوتھڑا گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہین ہوی نفاس والی
مسئلہ اگر دیکھی خون قبل اسقاط حمل کی پس اگر ظاہر ہی اوس خون سی کوئی عضو بچہ سی تو ہی نفاس

والی اور اگر ظاہر نہین ہی اوس خون سی کوئی چیز پیدایش بچہ سی بلکہ نرا خون ہی تو وہ استحاضہ ہی
مسئلہ اگر ہی زخم اوپر ناف کے عورت حمل والی کی اور پہٹا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم سے
بچہ پس حکم اوس عورت کا صاحب زخم بہنی والی کی ہی اور نہین ہوئی نفاس والی اسیطرح سکا
بیچ ظہیریہ اور تبیین کی ہی مگر جسوقت کہ نکلی فرج سی خون بعد نکلی بچہ کی نافسی پس ہوگی نفاس والے
مسئلہ اگر ہین بیچ ایک شکم کی دو بچہ اور ظاہر ہوا فرج سی ایک بچہ تو ہوہی وہ نفاس والی
مسئلہ نفاس جوڑوان بچہ کا پیدا ہوئی بچہ پہلی سی ہی اسیطرح بیچ کافی کی ہی اور شرط
جوڑوانکی یہہ ہی کہ فاصلہ بیچ پیدا ہونی دونو بچہ کی کم ہو چہہ مہینی سی اور اگر فاصلہ ہو چہہ مہینی
سی یا اور اگر فاصلہ ہو چہہ مہینی یا زیادہ چہہ مہینی سی پس حکم کیا جاوی گا اوس عورت کا ساتھ
دو حمل اور دو نفاس کی اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین بچہ اور فاصلہ درمیان بچہ اول اور
دوسری کے کم ہی چہہ مہینی سی اور اسیطرح فاصلہ درمیان اول اور تیسری کے اگر زیادہ ہو چہہ مہینی سی
تو بہی حکم نفاس کا کرینگی روایت اصح مین اسیطرح ہی بیچ دُرالمختار کی مسئلہ کمتر مدت
نفاس کی وہ ہی کہ جو پائی جاوی خشکی اگرچہ ایک لحظہ ہوا اور اوپر اوسیکی فتوی ہی اور اکثر مدت
نفاس کی چالیس روز ہین نزدیک علما ہماری کی اسیطرح بیچ سراجیہ کی ہی اور اگر زیادہ ہو خون اوپر
چالیس روز کی پس چالیس دن ہین واسطی ابتدای والی کی اور عادت والی اوپر عادت اپنی
کی رجوع کری اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور جسقدر درمیان چالیس دنکی طہر ہو وہ داخل ہی بیچ
نفاسکی اگرچہ طہر پندرہ دن ہو یا زیادہ پندرہ دنسی ہو اور اوپر اسیکی فتوی ہی فصل آٹھوین
بیچ بیان استحاضہ کی اگر دیکہی خون ایک عورت ابتدا والی بعد دس دن حیض کی یا بعد چالیس دن
نفاسکی یا دیکہی خون عورت عادت والی بعد عادت اپنی کی یا دیکہی خون کم تین دن حیض سی
یا دیکہی بعد سن ایاس کی یا دیکہی پہلی عمر نو برس یا دیکہی حمل والی عورت درمیان حمل کی یا پہلی
پیدا ہونی بچہ کی پس یہہ سب خون استحاضہ کی ہین **فصل نوین بیچ بیان احکام حیض اور نفاس**
اور استحاضہ کی نہین ثابت ہوتا حکم حیض اور نفاس اور استحاضہ کا مگر ساتہہ ظاہر ہونی خونکی

یہہ ظاہر مذہب علما ہمارےکا ہی اور اوپر اسیکی فتوی ہی اسیطرح بیچ محیط کی ہی پس حیض اور نفاس
بیچ اوسکے حکم کی شریک ہین ایک یہہ کہ ساقط ہوتی ہی نماز ذمہ حیض اور نفاس والیسی کہ نہین قضا
آتی اوپر اوسکی اسیطرح بیچ کفایہ کی ہی مسئلہ جسوقت دیکہی عورت خون ترک کری نماز کو
اوسیوقت سی جسوقت کہ ظاہر ہو خون کہا فقیہہ نی اسیکو اختیار کیا ہمنی اسی طرح بیچ تاتارخانیکی
نقل نوازل سی ہی اور یہی صحیح ہی اسیطرح ہی بیچ تبین کی مسئلہ جسوقت کہ حیض یا نفاس
والی عورت ہووی بیچ وقت نماز کی پس ساقط ہوا فرض نماز کا ذمہ اوسکی سی اسیطرح ہی
بیچ ذخیرہ کی مسئلہ اگر شروع کی نماز بیچ آخر وقت کے اور ہوی درمیان نماز کی حیض والی
پس نہین لازم ہوی اوپر اوسکی نقط اوسوقت کی لیکن درمیان نماز نفل کی حیض والی ہوئی
تو قضا اوسکی واجب ہوگی اسیطرح بیچ خلاصہ کی ہی اور مستحب ہے واسطی حیض والی کی
کہ جسوقت آوی نماز کا وقت بیچ دنو حیض کی پس وضو کری اور بیٹھی اوپر جگہہ نماز کی اور تسبیح
کری اسقدر کہ ادا ہو نماز یعنی دیر کری بیچ تسبیح کی کہ جتنی دیر مین نماز ادا ہوا اسیطرح بیچ سراج
کی ہی فایدہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو عورت حیض والی ہر نماز کے وقت
ستر ہزار دفعہ استغفر اللہ کہی تو حق تعالی ہزار رکعت کا ثواب دیوی اور ستر گناہ اوسکی بخشی
اور ستر درجہ بہشت مین دلوی اور استغفار لفظ کی ہر حرف کے بدلی مین ایک نور دیوی اور جتنی
بال کہ اوسکی بدن مین ہین ہر بال کی شمار کی ہوافق ثواب حج اور عمرہ کا لکہی اور جب حیض سی
پاک ہوا اوسکی تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ گذری ہوی بخشی اور دوسری حیض تک اوسپر گناہ
نہ لکہی اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوی اور بہشت مین اوس عورت کی واسطی محل
درست کرین اور بشمار اوسکی سر کی بالونکی ایک نور دلوی اور دوسری تک اگر مری تو شہید
ہووی یہہ عبارت مفتاح الجنت کی ہی اور بیچ صغراکی لکہا ہی کہ اگر سنی عورت حیض
والی آیت سجدہ کی پس نہین واجب ہے سجدہ اوپر اوسکی اسیطرح بیچ تاتارخانیکی ہی دوسری
حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی روزہ رکہنا لیکن قضا کری روزہ کی اسیطرح بیچ کفایہ

کفایہ کی ہی مسئلہ جسوقت کہ بیچ روزہ کی حیض آوی تو لازم ہی اوپر اوسکی قضا روزہ کی واسطی احتیاط کی اور حرام
بیچ تنبیہ کی تیسری حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی اور جنبی کی داخل ہونا بیچ مسجد کے خواہ واسطی ٹہرنیکی خواہ
واسطی راہ جانیکی مسئلہ بیچ تہذیب کے ہی کہ نہ داخل ہو حیض والی بیچ مسجد جماعت کے اور بیچ حجت کی یہہ ہی کہ اگر
بیچ مسجد کی پانی اور نہیں ملتا پانی سوای مسجد کی تو درست ہی جانا بیچ مسجد کی واسطی لینی پانیکی اور اسیطرح حکم ہی
جسوقت کہ خوف ہو حیض والی یا جنبی کو چور یا درندہ یا جاڑیکا پس نہیں مضایقہ ہی واسطی اوسکی مقام کرنا
بیچ مسجد کی اور بہتر یہہ ہی کہ پہلی تیمم کری واسطی تعظیم ہوفی مسجد کے اسیطرح بیچ تاتارخانیکی ہی اور سقف مسجد کے ہی
حکم مسجد کا رکہتا ہی واسطی جنبی اور حیض والیکی اسیطرح بیچ جوہرہ نیرہ کی ہی مسئلہ اور نہیں مضایقہ ہی واسطی
حیض والی اور جنبی کی زیارت کرنا قبرونکا اسیطرح بیچ سراجیہ کی ہی چوتہی حرام ہی طواف کرنا حیض اور نفاس والیکو اور
اگر طواف کریں خارج مسجد کے تو درست ہی اسیطرح ہی بیچ کفایہ کی اور حرام ہی جنبی کو طواف کرنا یہہ مضمون بیچ تبیین کے
ہی پانچوین حرام ہی پڑہنا قرآنکا اوپر حیض اور نفاس والی اور جنبی کی اگرچہ کم آیت سے ہی بیچ صحیح مذہب کے اور
ارادہ کری ساتہہ پڑہنی کم ایک آیت قرآن سی جیسی کہ کہی الحمد للہ واسطی شکر کرنی کی کہی الحمد للہ یا کہا وقت کہانی کی
بسم اللہ تو درست ہی اسیطرح ہی بیچ جوہرہ نیرہ کی اور نہیں حرام ہی پڑہنا آیت چہوٹی کا کہ جاری ہووی وقت کلام کرنی کی
کی زبان سی جیسی کہ کہی ثم نظر یا کہی ولم یولد یہہ مضمون بیچ خلاصہ کی ہی مسئلہ اگر ہو یا جنبی فی موہنہ واسطی پڑہنی
قرآن کی پس نہیں حلال ہی واسطی اوسکی پڑہنا یہہ عبارت بیچ سرخسی کی ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطی حیض اور نفاس والی
اور جنبی کی پڑہنا توریت اور انجیل و زبور کا یہہ بیچ تبیین کی ہی مسئلہ جسوقت کہ حیض آوی سبق پڑہانیوالی عورتکو
پس لایق ہی اوسکو کہ تعلیم کری بچونکو ایک ایک کلمہ اور قطع کری درمیان دو کلمہ کی جیسی کہ کہی الحمد اور پہر کہی یہہ اور پہر
رب العالمین اور نہیں مکروہ ہی واسطی اوسکی ہجہ کرنا قرآنکا اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور نہیں مکروہ ہی پڑہنا دعا قنوتکا
بیچ ظاہر روایت کے اسیطرح بیچ تبیین کی لکہا ہی اور اوپر اسیکی فتوی ہی اور اسیطرح بیچ مجتبی اور ظہیریہ کی ہی اور جایز ہی واسطی
جنبی اور حیض اور نفاس والی کی دعا اور جواب اذان اور مثل اوسکی یہہ مضمون بیچ سراجیہ کی ہی چہٹا حرام ہی
چہونا قرآنکا واسطی حیض و نفاس والی اور بی وضو اور ناپاک کی مگر ساتہہ غلاف قرآن کی درست ہی منع ہی ساتہہ لگانا
ساتہہ چولی کی اور اگر جلد قرآنکی علحدہ ہو یا بیچ کیسہ کی ہو تو درست ہی اور یہہ اتبع صحیح ہی اور اسیطرح بیچ ہدایہ اور جوہرہ نیرہ کی ہی

غسل نکیا ہو دی مگر نماز بی غسل کی درست نہین اور اگر عادت حیض والی عادت سی کم پر چھٹا ہو دی تو
جماع حرام ہی لیکن احتیاطاً نماز اور روزہ کی کری غسل کرکی **فصل دسوین بیچ بیان فرائض**
غسل کی فرض ہی بیچ غسل کے کلی کرنا اور ناک مین پانی پہنچانا اور دہونا تمام بدنکا اور پہنچانا
پانی کا بالونکی جڑ مین اگرچہ بال گہن دار ہون نزدیک سبکی اور اسیطرح پہنچانا پانی کا اندر داڑہی
کی اور بالون بدنکی اور عورتونکا غسل بھی مثل غسل مردکی ہی لیکن گوندہی ہوئی چوٹی کا کہولنا
اور دہونا کچہ ضرورت نہین جب پہنچی پانی بالونکی جڑ مین برخلاف مردکی کہ اوسکی تئین لیکی
ہوئی اور گوندہی ہوئی بالونکو بہی دہونا واجب ہے ذکر کیا اسکو بیچ غنیۃ الفقہا اور محیط کی
سوال مردنی جسوقت گوندہا بالونکو جیسا کہ گوندہتی ہین علوی لوگ یا ترک لوگ کیا واجب ہے
پہنچانا پانی کا بیچ بالونکی **جواب دیا** علمانی کہ امام حنیفہ سی دو روایتین مین ایک روایت سے
ثابت ہی کہ پہنچاوی پانیکو اور دوسری روایت سی ثابت ہی کہ نہ پہنچاوی اور کہا صدر الشہید
نی کہ واجب ہے پہنچانا پانیکا بیچ جڑ بالونکی **سوال** عورت غسل کرتی وقت کیا تکلف سے پہنچاوے
پانی بیچ سوراخون کانونکی یا نہین **جواب دیا** امام محمدنی کہ تکلف کری پانی پہنچانی مین بیچ
سوراخونکے جیسا کہ حکم کیا ہی بیچ پہرانی انگوٹھی تنگ کے **مسئلہ** ایک عورت نی غسل کیا اور کہا
ہوا ہی بیچ ناخونون اوسکی کے آٹا اور خشک ہوا ہی پس نہین جایز ہی غسل اوسکا اسواسطے کہ خشک ہے جگہہ بیچ
آٹی کی اور اگر کہسی ہے بیچ ناخونون اوسکیکے میل پس جایز ہے غسل اوسکا اگرچہ شہر والی ہے اور کہا بعضون
نی کہ جایز ہی واسطی گاؤن والی کی اور نہین جایز ہی واسطے شہر والہ کی **سوال** ایک شخص بغیر ختنہ
کئی ہوئی نے غسل کیا اور نہ پہنچایا پانی بیچ حجرہ ختنہ کی **جواب دیا** بعضون نی کہ غسل اوسکا جایز
ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ نہین غسل اوسکا اور بیچ درالمختار کی مستحب لکہا ہی بغیر ختنہ والی کو داخل کرنا
پانیکا واسطی حرج کی اور اوسکو صحیح کرکے لکہا ہی **مسئلہ** ایک شخص نے پیشاب کیا اور حجرہ
ختنہ سی باہر نہین آیا پس وضو اوسکا نہین رہا سبکی نزدیک اگرچہ باہر نہین آیا **مسئلہ** ایک شخص نے
غسل کیا اور باقی رہا بیچ دانتون اوسکیکے لقمہ کہا ہیکا پس کہا گیا کہ نہین جایز ہی غسل اوسکا اور کہا بعضون نے کہ اگر

زیادہ بیچ جسمی ہی لیس نہین جایز ہے غسل اوسکا اور اگر برابر جنا کی ہے یا کم جسمی بیچ
جایز ہے اور کہا بعضون نی اگر بہنسا ہی کہانا بیچ دانتون کے کہ اثر پانی کا بیچ اوسکے
نہین ہونا پس نہین جایز ہے غسل اگرچہ تہوڑا سا ہویا بہت سا ہو ذکر کیا اسکو بیچ
ذخیرہ کی اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ اگر ہے اوپر ظاہر بدن کے جہلی جہلی کے یا آٹا سخت
اور غسل کی وقت ملا بدن کو اور خشک رہا بدن اوسکا نیچی جہلی یا آٹی کے لیے نہین جایز
ہی غسل اور وضو اوسکا اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کے کہ اگر مینہدی لگائی یا میل منی
ہی ہاتھ کو نہین جایز ہے غسل اور وضو اوسکا اور اوپر اسی کے فتوی ہی اور اگر ہی
بیچ پانون مصلی کے بیوائی یعنی شگاف ہی اور لگائی اوپر اوسکی چربی اوسنی اور نہ پہنچا
پانی نیچ اوسکی اور پہنچا پانی کا نقصان نہین کرتا تو نہین جایز ہی وضو جب تک کہ نہ پہنچاوے
بیچ اوسکی پانی اور اگر نقصان کرتا ہی تو جایز ہے اور اسیطرح پہنچانا پانی کا بیچ
ناف کی فرض ہے اور اسیطرح فرض ہے دہونا شرمگاہ کو وقت غسل کے اگرچہ
اگرچہ نہ ہو اوپر اوسکے نجاست اور خلال کرنا اونگلیون کا بیچ غسل کے اور وضو کے
فرض ہے اگر اونگلیان ملی ہووین اور اگر کہلی ہووین تو خلال کرنا سنت ہی اور
پاک کرنا جسم کا اور تر کرنا بالونکا فرض ہے اسواسطی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
بُلّوا الشَّعرَ وانقُوا البَشَرَۃَ معنے اسکے یہہ ہین کہ تر کرو تم بالون کو اور پاک کرو تم
جلد کو اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے تحتَ کلِّ شَعرۃٍ جنابۃٌ معنے
اسکے یہہ ہین کہ نیچی ہر بال کے ناپاکی ہے اگر باقی رہے کوئی جگہہ کہ نہ پہنچی پانی
بیچ اوسکے نہین جایز ہے غسل اوسکا اگرچہ تہوڑے رہی جگہہ خشک **مسئلہ**
پانی پہنچانا بیچ تمام کلی کے ہوتا ہے اگر پہنچے پانی سارے موہنہ مین اگر بہول گیا
کلی کرنا اور جب یاد آوے تو کلی کرے اور نہ دوبارہ کرے غسل کو مگر دوبارہ
ادا کرے نماز فرض اگر پڑہی ہوں اور نہ دوبارہ پڑہے اور ادا کری نماز نفل کو

نفل کو **فصل گیارہوین بیچ بیان سنت غسل کے** سنت یون ہے کے
پہلی ہات دہووے اور دور کری نجاست بدن سے اور وضو کری مگر پانون کو نہ دہووے
اور جاری کری پانی کو اوپر تمام بدن کی تین مرتبہ اور اوس مکان غسل سے ہٹ کر
پانون دہووی اور اگر ہووے پتہر یا چوکی یا مثل اوسکے کہ پانی مستعمل غسل کا اوپر اوسکے
نہ جمع ہوتا ہو تو وہان ہی پانون کو دہووے اور نہ اسراف کری پانی کو بیچ غسل کی اور نہ
کمی کرے اور نہ بہگاوی پانی غسل کو بیچ برتن کے کہ جسمین پانی ہو اور نہ موہنہ کری برنہ
طرف قبلہ کے وقت غسل کے اور ملی ہر عضو کو پہلی مرتبہ اور نہاوی ایسی جگہہ کہ نہ دیکہی
کوئی ستر اوسکیکو اور نہ کلام کری کسی طور کا **فصل بارہوین بیچ بیان مستحبات**
غسل کے مستحب یون ہی کہ پونچہی بدن کو چادر سے بعد غسل کی اور دہووی پانون کو
بعد ہٹنے [illegible] کی اور پڑہی دو رکعت نفل **مسئلہ** نیت فرض نہین بیچ غسل اور وضو کے
یہانتک کہ غوطہ مارا **ایک** شخص نے بیچ پانی جاری کے یا حوض بڑے کی یا تر ہوا تمام بدن
اوسکا بیچ بارش کے اور کلی کری اور ناک مین پانی دیا تو پاک ہوا غسل سے **مسئلہ** پس جاننا چاہیئے
کہ غسل گیارہ قسم ہین اوسمین پانچ قسم فرض ہین **ایک** بعد حیض کے **دوسرا** بعد نفاس
کی **تیسرا** بعد ملنی عورت کی اور مرد کی ساتہہ ڈوبنی سر ذکر کے **چوتہی** بعد نکلنی منی کی کود کے
ساتہہ شہوت کی **پانچوین** بعد احتلام یعنی دیکہنی خواب کی اگر نکلی منی یا مذی
اور چار غسل بطریق سنت ہین **ایک** جمعہ کا **دوسرا** عیدین کا **تیسرا**
عرفہ کی دن کا **چوتہا** احرام کا اور **ایک** غسل مستحب ہے اور وہ غسل
کافر کا ہی جب کہ مسلمان ہووے **ایک** غسل واجب ہی وہ غسل میت کا ہی
یہانتک کہ نہین جایز ہی نماز میت کی قبل غسل میت کی یا پہلی تیمم کے وقت نہ قادر ہونی
پانی کی اور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو شمس الائمہ سرخسی نے بیچ شرح اپنی کی اور نہ ذکر کیا گیا
بیچ کتاب محیط کی کہ کافر جنبی یعنی حاجت پاکی مین جب کہ مسلمان ہو صحیح ہے کہ واجب ہے غسل اوپر اوسکے

مسئلہ نہین جایز ہی حیض اور نفاس والی اور جنبی مرد اور عورت کو پڑہنا قرآن شریف کا بقدر
ایک آیت اور اگر پڑہی کم ایک آیت سی یا پڑہی الحمد ساری ساتھہ نیت دعا کی یا پڑہی ساری
آیت کہ ہو وہ مثل دعا کی ہیے ساتھہ نیت دعا کی جیسا کہ ربنا آتنا فی الدنیا ساری آیت تو جایز ہے
اور کہا بعضون نے کہ مکروہ ہے اور کہا بعضون نی کہ نہین مکروہ ہے اور یہہ ہی صحیح ہی
اور پڑہنا دعا قنوت کا نہین مکروہ ہی بیچ ظاہر مذہب یاروں ہمارے کی اور کہا امام محمد
نی کہ مکروہ ہے اور نہین مکروہ ہے جدا جدا پڑہنا قرآن کا اور تعلیم کرنا لڑکون کا جدی
جدی حرفون کو اور نہین جایز ہے واسطی جنبی اور حیض اور نفاس والی کو لکھنا قرآن
شریف کا اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کے قاضی خان نی کہ نہین مضایقہ جنبی کو یہہ کہ
لکھی قرآن شریف یا توریت یا انجیل یا زبور اسطرح سی کہ لکھی اوپر زمین کی اور نہ
ہات لگاوی اوسکو نزدیک ابو یوسف کے اور نہین جایز ہے حیض اور نفاس
والی اور جنبی کو چھونا قرآن شریف کا مگر ساتھہ غلاف قرآن کے درست ہے
اور نہین جایز ہی چھونا اوس روپیہ کا کہ جسمین آیت قرآن شریف لکھی ہو مگر ساتھہ
ہمیانی کے اور نہین جایز ہے ہاتھہ لگانا اوراقون کا کہ جسمین لکھا ہو آیت
قرآن شریف سے اور نہین جایز ہی واسطی بی وضو کے ہاتھہ لگانا قرآن شریف کا
ساتھہ چھولے قرآن شریف کی مگر جایز ہے ساتھہ غلاف قرآن کے اور ورقون
کو ساتھہ ہتھیلی کے اور چھونا ساتھہ آستین کے بھی درست ہی نزدیک امام محمد کے
اور مکروہ ہے نزدیک بعضی مشایخ کے اور یہہ ہی صحیح ہی اور ذکر کیا بیچ
جامع الصغیر کے کہ نہین مضایقہ سے ہات دینی قرآن اور تختے کی طرف
لڑکون کے بی وضو کو مگر بہتر یہہ ہی کہ ہات نہ لگاوی مگر ساتھہ آستین کے
مسئلہ مکروہ ہے ہات لگانا تفسیر قرآن اور کتاب فقہہ کا مگر
تفسیر اور فقہہ پڑہنی والی کو ساتھہ آستین کے ہات لگانا جایز ہے

اور مکروہ نہین ہی پڑہنا قرآن کا بی وضو کو بیچ ظاہر روایت کی **مسئلہ** جنبی نے جسوقت کہ دہویا موہنہ کو اور ہات کو نہین جائزہے ہات لگانا اور پڑہنا قرآن شریف کا بسبب باقی رہنی ناپاکی کے اور مکروہ ہی پڑہنا توریت اور انجیل اور زبور کا واسطی جنبی کے اور جسوقت کہ ارادہ کری کہانی اور پینی کا چاہیئی کہ ہات اور موہنہ دہوی پہر کہاوی اور پیوی اور مکروہ ہی لکہنا قرآن کا اور لکہنا نام اللہ کا اور مکروہ ہی جانا بیچ جاے ضرورت کی اوس شخص کو بیچ اونگلی اوسکی کے انگوہٹی ہے کہ لکہی ہوئی ہین کچہہ آیات قرآن سی بسبب ترک ہونی تعظیم کے **مسئلہ** نہین جائز ہی جنبی کو اور حیض اور نفاس والی کو کر جاوی بیچ مسجد مکے واسطی عبادت کی ہویا واسطی جانی راہ کی اور کہا امام شافعی نے کہ جائزہے واسطی چلنی راہ کے **مسئلہ** اگر احتلام ہوا بیچ مسجد کے تیمم کری اور نکل آوی اور اگر خوف ہو کسی دشمن کا تو جائز ہی کہ میٹہا رہی لیکن نماز اور قرآن نہ پڑہی

فصل تیرہوین بیچ بیان ارکان تیمم کی

تیمم مین رکن ہین اور شرطین ہین رکن یہہ ہین کہ دونو ہاتہون کو زمین پاک پر مارے ایکبار اور مسح کری تمام موہنہ کو بال جمنی کے جگہہ سے تہوڑی کی نیچی تک اور کان کی لوسی دوسری کان کی لو تک پہر دوبارہ دونو ہاتہون کو کہنیون تک اسطرح پر کہ پہلی بائین ہاتہہ سی داہنی ہاتہہ کو پہر داہنی ہاتہہ سے بائین ہاتہہ کو مسح کری اور اگر ذرہ سی بہی کوئی عضو مسح سی باقی رہے تو تیمم درست نہ ہوگا اس مضمون کو روایت کیا ہی کرخی نے علما ہماری سے اور بہتر یہہ ہی کہ ہاتہون کو مسح کرے کہ پہلی بائین ہاتہہ کی چہنگلی اور پاس والی دو انگلیون سی اور تہوڑسی ہتیلی سے داہنی ہاتہہ کی پیٹہہ کو اونگلیون کی سر سی کہنیون تک مسح کری تب داہنی ہاتہہ کی پیٹہہ کو انگوٹہی اور پاس والی اونگلی اور باقی ہتیلی سی مسح کری اور اونگلیون کی سر تک اوراسیطرح داہنی ہاتہہ سی بائین ہاتہہ کو مسح کری یہہ مضمون محیط کا ہی

اور بروایت کیا ہی حسن بن زیاد نی علماء ہمارے سے کہ نہین واجب ہے مسح کرنا تمام عضو کا
یہانتک کہ اگر خشک رہا عضو کم جو تہائی سے تو جایز ہی تیمم اوسکا پس موافق بروایت حسن
بیٹے زیاد کے پہرانا انگوٹھی کا اور کنگن کا اور خلال کرنا اونگلیونکا نہین واجب ہے اور
موافق روایت کرخی کی واجب ہے اور بہتر یہہ ہے کہ احتیاط کرے اور بروایت ہی
امام محمد سی کہ اگر نہ مسح کیا پشت ہتیلی کو تو نہین جایز ہی اور جس شخص کے ہاتھ کٹی
ہوون مسح کری جگہہ کٹی ہوئی کو **فصل چودہوین بیچ بیان شرطون**
تیمم کے شرط تیمم کے نیت ہی پس نہین جایز ہے تیمم بغیر نیت کی اور اسیطرح
شرط ہی طلب کرنا پانی کا جس وقت کہ غالب ہو گمان کہ یہان ہے پانی یا ہی وہ شخص
بیچ آبادی کے یا خبر دی اوسکو کوئے شخص پانی کے کہ یہان ہی تو واجب ہے طلب کرنا
پانی کا سبکی نزدیک اور اختلاف اوس وقت مین ہی کہ نہین غالب ہی بیچ گمان
اوسکی کے کہ یہان پانی ہی یا نہ خبر دی اوسکو کسی نے کہ یہان ہی پانی یا وہ شخص
جنگل مین ہی نزدیک علماء ہماری کی نہین واجب ہے وضو اوسکو بخلاف امام شافعی کے
اور اگر خبر دی اوسکو کسی آدمی نی کہ نہین ہی یہان پانی تو جایز ہی نزدیک شافعی کے
ہی اور شرطون تیمم سے یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال کرنے پانی سے بسبب بیماریکی کہ خوف
ہی بڑہ جانی مرض کا تو جایز ہے تیمم کرنا اوسکو **مسئلہ** ذکر کیا اسفیجابی نے
بیچ شرح اپنی کے کہ ایک شخص جنبی ہے اور اوپر تمام بدن اوسکی کے یا اوپر اکثر
بدن اوسکے کے زخم ہین یا دانہ چیچک کی ہین پس تیمم کرے اور نہین واجب ہے
اوس جگہہ کا دہونا کہ زخم اوپر اوسکی ہے اور یہہ ہی حکم ہے بیچ وضو کے جس وقت
کہ تمام اعضاء وضو یا اکثر اعضاء وضو کی زخمی ہون تو تیمم کرے اور اگر ہین کم اعضاء
وضو کے زخمی اور اگر اعضا اچہے پس نہ ہووے اچہی اعضاؤن کو اور مسح
کرے زخمی اعضا کو اگر نقصان نکرے مسح اور اگر نقصان کرے مسح عضا

اعضا زخم کو تو پٹی باندہی اور اوپر پٹی کے مسح کرے اور اگر نقصان نکرے دہونا زخم
اعضا کو تو نہ مسح کرے بلکہ دہووے **مسئلہ** تندرست آدمی جسوقت کہ خوف کرے
بیچ شہر کے یہہ کہ ہلاک کریگا جاڑا یا بیمار ڈالیگا اس صورت مین تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ
کی اور اگر ہی جنگل مین تو تیمم کرے سبکی نزدیک **مسئلہ** ایک شخص نکلا واسطے مسافری کے
یا لکڑیان چننے یا گیا ایک گانوں سے طرف گانوں دوسری کی جایز ہے واسطے اوسکی تیمم جب کہ
ہو پانی اوس سے دور بمفاصلہ ایک میل کے اور میل کہتے ہین تین تہائی ایک فرسخ کو
برابر ہے کہ نکلا ہو حاجت غسل مین یا بعد نکلنے کے ناپاک ہوا اور اگر ہے اوس شخص کے
پاس پانی پہر بہول گیا اوسکو کجاوے مین اور تیمم کیا اور نماز پڑہی پہر یاد آیا اوسکو پانی
اور وقت نماز کا باقی ہے تو وہ دوبارہ پڑہے صاحبین کے اور امام یوسف کی نزدیک
دوبارہ پڑہے لیکن اگر یاد آوے بعد وقت کی تو دوبارہ نہ پڑہے سبکی نزدیک اور اگر تیمم
کیا اور نماز پڑہے اور پانی قریب تہا اور اوسکو معلوم نہ تہا اور نہ اوسکو گمان تہا اس
صورت مین تیمم جایز ہے اور اگر اوسکی دوست کی پاس پانی موجود ہے تو نہین جایز ہے
تیمم جب تک کہ اوس سے طلب نکرے مگر جب کہ گمان غالب ہو کہ مانگی سے دیگا
اور اگر گمان غالب ہو کہ مانگی سے نہین دیگا اسواسطے نہ مانگا اور تیمم کر کے نماز
پڑہے اور نماز پڑہنی کے بعد اوس سے مانگا اور اوس نے دیا اس صورت
مین دوبارہ نماز پڑہے اور اگر نہ دیا مگر ساتہہ قیمت کی دیتا ہے اور قیمت اوسکے
پاس نہین ہے تو جایز ہے اوسکو تیمم سبکی نزدیک اور اگر ہے پاس
اوسکے مال زیادہ حاجت سی اور بیچتا ہے وہ شخص نرخ بازار سے یا کچہہ
زیادہ نرخ سے تو نہین جایز ہے تیمم اور اگر بیچتا ہے بہت زیادہ
نرخ بازار سے تو جایز ہے اور حد زیادہ نرخ کے وہ ہے کہ
[illegible] کوئی اوسکی جانچنے والے اوسکو اور کہا بعضون نے کہ

زیادہ قیمت دوچند قیمت کو کہتی ہین اور روایت ہی ابو نصیر بن صفار سے کہ مسافر
جسوقت ہی ایسی جگہہ کہ عزیز ہی پانی اوس جگہہ پس بہتر یہہ ہی کہ طلب کرے ہی رفیقوں سی
اور اگر طلب نکیا اور تیمم کیا تو بھی درست ہی اور اگر پانی عزیز نہین ہے اور نہ طلب کیا
تو اس صورت مین نہین درست ہی تیمم کرنا جیسا کہ بیچ آبادی کی ہے **مسئلہ**
ایک آدمی کے پاس پانی ہی زمزم کا بیچ زمزدان کے اور بند ہی موہنہ زمزمی کا اور
لیجاتا ہی واسطی دینی تبرک لوگون کے یا واسطی اچھا ہونی بیمار دن کے نہین جائز
ہی واسطی اوسکی تیمم اور ہبہ کرکے دیا کسیکو تو بی نہین جائز ہے نزدیک علما ہمارے کے
بسبب پانی **قدرت** کی اوپر پانی کے کہ واپس کر سکتا ہی پانی ہبہ کری ہوئے
اپنی کو اسی طرح ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے **سوال** اگر ہے پانی بیچ کوئین کے
اور نہین ہی پاس اوسکی ڈول اور رسی کیا مانگنا واجب ہے ڈول اور رسی کا
جواب نہین واجب ہے مانگنا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا پس نزدیک
ابو حنیفہ کے یہہ ہی کہ ٹہر جاوی آخر وقت تک جب خوف ہووی جاتی رہنی وقت
کا پس تیمم کرے اور نماز پڑہی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی یہہ ہے کہ
ٹہر جاوی اگرچہ جاتا رہنے وقت اور یہہ ہی حکم برہنہ کا ہی کہ جسوقت ہووی پاس رفیق
اوسکیکی کپڑا یعنی نہین واجب ہے مانگنا کپڑی کا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا تو ٹہری
آخر وقت نماز تک نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی ٹہرا رہی
اگرچہ جاتا رہی وقت نماز کا اور اجماع علماء کا بھی اوپر اسکی ہے کہ انتظار پانیکا
کرے اگرچہ جاتا رہے وقت **مسئلہ** جس شخص نے نہ پایا پانی مگر جہوٹا
گدہے کا یا خچر کا پس وضو کرے اوس سے اور تیمم بھی چاہی پہلے تیمم کرے
پیچہی وضو کرے لیکن بہتر ہے پہلی وضو کرنا **مسئلہ** جس شخص نے
نپایا پانی مگر جہوٹا گھوڑی کا اس صورت مین امام ابو حنیفہ سی چار روایت ہین ایک

روایت سے مشکوک ہے ایک روایت سے مکروہ ہے ایک روایت سے نجس ہے ایک روایت
مین پاک ہے اور فتوی اوپر پاک ہونے کی ہے **مسئلہ** جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نبیذ یعنی
نچوڑا ہوا پانی کھجور کا نزدیک ابی حنیفہ کی وضو کرے اور نزدیک ابی یوسف کی تیمم کرے اور
نزدیک امام محمد کی وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور فتوی اوپر قول امام محمد کی ہے اور
جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نچوڑا ہوا انگور کا نہ وضو کرے سبکی نزدیک **مسئلہ**
ایک شخص جنبی پہنچا اوپر دروازہ مسجد کے اور معلوم کیا کہ پانی بیچ مسجد کی ہے اور نہین
پاس اوسکی کوئی شخص کہ لاوے اوس سے پانی پس تیمم کرے اور داخل ہو بیچ مسجد کے پس
اگر نہ ملا پانی تیمم کرے پھر واسطے نماز کی اور اسیطرح اگر تیمم کیا واسطے ہات لگانی یا پڑھنی
قرآن کی پس اوس تیمم سے نماز جایز نہین اور اگر تیمم کیا واسطے نماز جنازہ کی یا سجدہ تلاوت
یا نفلوں کی پس جایز ہے اس تیمم سے پڑھنا فرضوں کا بھی **مسئلہ** برہنہ جسوقت کہ بھولا کپڑا کو
بیچ اسباب کی نزدیک بعضی مشایخ کے وہ ہی اختلاف ہے جو کہ ذکر کیا گیا ہے اوپر یعنے
نزدیک ابو حنیفہ کے اور امام محمد کی جایز ہے اور نزدیک ابو یوسف کی نہین جایز ہے
اور بعضوں نے کہا کہ نہین جایز ہے اور یہہ ہی صحیح ہے اور روایت ہے امام محمد سے کہ
جایز ہے **مسئلہ** ایک شتر سوار کی کجاوی مین پانی رکھا ہے اور وہ نہی معلوم ہے اور اوسنے
تیمم کیا اور نماز پڑھی اگر رکھا ہے پانی اوسنے آپ یا رکھا ہے اور نے حکم اوسکی سے پس بھول گیا
پھر یاد کیا پانی کو بعد پڑھنی نماز کے پس وہ ہی اختلاف ہے جو کہ ذکر کیا گیا ہے اوپر اسکے
اور اگر رکھا ہے کسی نے بغیر حکم اوسکی کے نہ دوبارہ پڑھے سبکی نزدیک **مسئلہ**
تیمم کیا ایک شخص نے اوپر کنارے نہر جاری کی اور اوسکو اطلاع نہر کے نہین ہے پس
وہ ہی اختلاف ہے جو کہ ذکر کیا ہمنے اوپر اسکی **مسئلہ** جیسا کہ کفارہ قسم کا دیا ایک شخص
نے ساتھ روزہ کی اور اسکی ملک مین غلام ہے یا کپڑا اسطے یا کھانا ہے پس بھول گیا
اوسکو صحیح یہہ ہے کہ نہین جایز ہے نزدیک ابو یوسف کی کفارہ قسم کا ساتھ روزہ کی

پس مستحب ہے کہ دیر کری آخر وقت تک نماز کے اگر امید ہی ملنی پانی کے نہ اتنی دیر کہ مکروہ
ہو وے وقت نماز کا اگر تیمم کری پہلے وقت سی تو درست ہی نزدیک علما ہمارے
کی **مسئلہ** ایک شخص کہ پاس اوسکی پانی ہے اور خوف کرتا ہی کہ اگر وضو کیا جاتا ہی
تو پیاسا رہونگا یا جانور میرا پیاسا رہیگا تو جایز ہے تیمم اوسکی بیچ **مسئلہ**
جو شخص کہ قید ہوا اور پانی نہ ملے اوسکو پس تیمم کرے اور نماز پڑہے اور جب
قید سے چہوٹی قضا کرے نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور نہ قضا
کری نزدیک ابی یوسف کی **مسئلہ** قیدی بیچ شہر کفار کے روکا جاوے
وضو اور نماز سے پس تیمم کرے اور نماز پڑہے ساتہہ اشارہ کے پہر جب کہ رہا
پاوی دوبارہ پڑہے **مسئلہ** مسافر جسوقت کہ خوف کری چور کا یا ٹہگ کا
اور نہیں انتظار کرتے ساتہہ والے اوسکی تو جایز ہی اوسکو دیر کرنا بیچ نماز کے
اور پڑہی غور سے ساتہہ اشارون کی جایز ہی اور جمع ہوئی ہین علما اوپر امن ہونے
کے چلنی والا نہ پڑہے نماز ساتہہ اشارہ کی جسوقت کہ چلتا ہی اور اسیطرح لڑنی والا
نہ پڑہی نماز جسوقت کہ لڑتا ہو برخلاف بہاگی ہوئی لڑائی کے وہ نماز پڑہی سواری پر
ساتہہ اشارہ کی کہڑا ہو گہوڑا اوسکا یا جاتا ہو یا دوڑتا جاتا ہو اگر پڑہی نماز سواری پر
اشارونسی بسبب خوف دشمن کے یا خوف درندہ یا بیماری یا کیچڑ کے تو نہ دوبارہ پڑہی سبکی نزدیک
اور قیدی جسوقت کہ پڑہی بیٹہہ کر پس دوبارہ پڑہی نماز نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی اور
نہ دوبارہ پڑہی نزدیک ابی یوسف کی **فصل ستدرہوین بیچ بیان اوس چیز کی**
کہ جایز ہی ساتہہ اوسکی تیمم جایز ہی تیمم اوس چیز سی جو جنس زمین سی ہے مثل خاک اور
ریتہ اور پتہر اور ڈہیلا اور ہرتال اور سرمہ اور چونا اور مردار سنگ اور زمین سخت اور گیرو اور
جو چیز مثل اسکی ہو نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی جایز ہے تیمم اوپر اوسکی اور نہیں جایز ہے
تیمم اوس چیز سے کہ نہین ہی جنس زمین سے جیسی چاندی اور سونا اور لوہا اور شیشہ

اور گندم اور کل غلہ کہانی کا اور اگر ہوا اوپر ان چیزون کی غبار تو جائز ہی تیمم کرنا اوپر غبار
ان چیزون کی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک روایت سی امام محمد کی بہی جائز ہی **مسئلہ**
شرط ہی نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی چہونا زمین یا جنس مرج کا اگر ہاتہ لگایا پتہر کو
اور نہ تہا اوسپر غبار یا ہاتہ لگایا زمین سیلی ہوئی کو اور نہ لگا بیچ ہاتہ اوسکی کچہہ تو
جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک روایت سی نزدیک امام محمد کے بہی **مسئلہ**
فرق درمیان پتہر اور چاندی اور سونی کی یہہ ہے کہ چاندی اور سونا پیدا ہوتا ہی
زمین سی مگر جنس زمین سے نہین ہے اسواسطے کہ پگلتی ہین آگ سے بخلاف
پتہر کی کہ وہ نہین پگلتا ہی آگ سی **مسئلہ** تیمم جائز ہی اینٹہ سے مطلقاً نزدیک
ابو حنیفہ کی اور امام محمد کے جائز ہے اگر ہوا اینٹہ کوٹی ہوئی یا ہوا اوپر اوسکی غبار
مسئلہ اگر تیمم کیا اوپر غبار گدڑی کی یا غبار کسی ور چیز پاک کی یا اوڑا غبار جا کر
پہونچا اوپر موہنہ اور ہاتہون کی اور ملا اوسکو ساتہہ نیت تیمم کے تو جائز ہی نزدیک
ابو حنیفہ اور امام محمد کے برابر ہی کہ میسر آوی اوس مٹی یا نہ میسر آوی اور نزدیک امام
ابو یوسف کی نہین جائز ہی اگر میسر آوی اوس مٹی **مسئلہ** اگر تیمم کیا ساتہہ نمک کے اگر
ہی نمک پانی سی تو نہین جائز ہی اور اگر ہے نمک پہاڑ کا جیسا کہ نمک لاہوری تو جائز ہی اوپر
اوپر اسی کے فتوی ہے اور کہا شمس الائمہ سرخسی نے کہ نزدیک میری صحیح یہہ ہی کہ نہین
جائز ہی نمک پہاڑ سی بہی اسیطرح ذکر کیا اسکو بیچ محیط کی اور شورہ زمین بیچ حکم
مثل نمک کے ہی اگر غالب ہی تری بیچ رہنے کے تو نہین جائز ہی تیمم اوس سے اور اگر
غالب ہے خشکی بیچ اوسکے تو جائز ہے اور ذکر کیا اسبیجابی نے بیچ شرح
اپنی کے کہ جائز ہے تیمم کرنا ساتہہ ریتہ کے خشک کی مطلقاً **مسئلہ** کپڑے
مسافر کے برسنی پانی سے تر ہوئی اور زین گہوڑے کا اور میسر نہ آیا اوسکو
پانی کہ وضو کرے اور نہ میسر ہے اوسکو مٹی خشک کہ تیمم کرے

پس لازم ہی کہ لگاوی کیچڑ اوپر کپڑے اپنی کی اور خشک کری اوسکو پہر اوس سے تیمم کری
اسواسطی کہ نہین جایز ہی تیمم کیچڑ سے کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ نہ تیمم کری ساتہہ کیچڑ کے
اور اگر کیا تو بہی درست ہی **مسئلہ** جایز ہے تیمم ساتہہ چونی گچ اور آبگوزہ اور مٹی اور
سرخ مٹی اور کچی دیوار اور کچی اینٹون پر برابر ہی کہ اوپر اونکی غبار ہو یا نہو اور نہین جایز ہے
تیمم ساتہہ اوس سرخ مٹی کے کہ جسپر غلبہ ہو رنگ یا شیشہ کی مگر جبکہ غبار ہو اوپر
اوسکی تو درست ہی **مسئلہ** اگر تیمم کیا اوپر ٹہیکرے کی اگر ہے ٹہیکری مٹی خالص
ہی اور نہین شامل ہے اوسمین کوئی چیز دواسی تو جایز ہے تیمم اوپر اوسکی اگرچہ نہین
ہی اوپر اوسکی غبار اور اگر تیمم کیا اوپر راکہہ کی پس نہین جایز ہے اگرچہ وہ راکہہ ملی ہوئی
ہی ساتہہ مٹی کے اگر غالب ہے مٹی اوپر راکہہ کے تو جایز ہے اور اگر ہی غالب راکہہ اوپر
مٹی کے تو نہین جایز ہے اور اگر پہنچی نجاست ساتہہ مٹی کے اور خشک ہوئی اور جاتا رہا
اثر نجاست کا تو جایز ہی اوپر اوسکی نماز اور نہین جایز ہی اوسپر تیمم بیچ ظاہر روایت کی
اور روایت کیا گیا ہی علما ہمارے سے کہ جایز ہی اور روایت اول کی صحیح ہی **مسئلہ**
تیمم کیا ایک شخص نے بیچ ایک جگہہ کی اور تیمم دوسری نی بہی اوس جگہہ کیا تو بہی درست
ہی **مسئلہ** ترکیب تیمم جنابت اور حدث اور میت کی ایک ہے اور اگر نماز پڑہی ساتہہ
تیمم کے پہر پایا پانی بیچ وقت کی نہ دوبارہ پڑہی نماز **مسئلہ** تندرست آدمی بیچ شہر کے
واسطی نماز جنازہ کی گیا اگر خوف ہو جاتی رہنی نماز کا تو تیمم جایز ہی لیکن واسطی میت کے ولی کے
اور امام کی نہین درست ہی تیمم **مسئلہ** ایک شخص نے وضو کیا پانی سی اور داخل ہوا بیچ نماز
عید کی اور پہر ٹوٹا وضو پس تیمم کری اور پوری کری نماز عید کے نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا امام ابو یوسف
اور امام محمد نی کہ نہین جایز ہی تیمم اگر خوف ہو جاتی رہنی وقت کا پس اگر ہی اسکی نزدیک اور اگر
خوف ہو جاتی رہنی وقت کا بیچ باقی نماز وتر وقت کے پس نہ تیمم کرے بلکہ وضو کری
اگرچہ جاتا رہی وقت نماز کا اور خوف ہو جاتی رہنے جمعہ کا وضو کرے اور نماز

نماز پڑہی ظہر کے اور اگر تیمم کیا واسطی ہات لگانی قرآن کی یا داخل ہونی مسجد کے وقت موجود
ہونی پانی کے پس یہہ تیمم بیفائدہ ہی **مسئلہ** ایک مسافر نی جماع کیا لونڈی سی اور وہ مسافر
جانتا ہی کہ پانی موجود نہین ہی جائز ہی واسطی اوسکی تیمم **فصل سولہوین بیچ بیان
توڑنی تیمم کی** توڑتی ہین وہ چیزین تیمم کو جو کہ توڑنی والی وضو کی ہین اور توڑتا ہی
تیمم کو دیکہنا پانی کا جسوقت کہ مقدور رکہتا ہو اوپر استعمال پانی کی اور اگر دیکہا پانی کو
بیچ نماز کی پس ٹوٹی نماز اوسکی اور اگر دیکہا جہوٹا گدہی کا یا نچوڑا پانی کہجور کا اور مقدور ہی
اوپر استعمال اوسکی پس ٹوٹی نماز نزدیک ابوحنیفہ کی اور اگر دیکہی دہوکا پانی کا اور اگمان
ہوا کہ یہان پانی ہی اور گیا اور دیکہا دہوکی کو اور نہ پایا پانی کو پس ٹوٹ گئی نماز اور اگر
شک ہوا کہ پانی ہی یا دہوکا ہی پہر پڑہا نماز کو کہی جسوقت کہ فارغ ہوا نماز سی اور دیکہا
پانی کو تو پہر وضو کری اور پڑہی نماز کو اور اگر نہین پایا پانی تو نہ پڑہی **مسئلہ** مسافر نی
جسوقت کہ پایا پانی بیچ کشتی کی پس ٹوٹا تیمم اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو پانی بہت لیکن دلیل
پکڑی ساتہہ بہت پانی کی کہ واسطی وضو کی ہے اور واسطی پینی کی اور اسیطرح حکم ہی اگر
گذرا ایک شخص اوپر پانی کی اور اوسکو نہین معلوم ہی یا سوتا ہی تو نہین ٹوٹا تیمم اوسکا
اور اسیطرح اگر جانتا ہی اور نہین قادر ہی اوپر اوترنی پانی کے بسبب خوف دشمن کے
یا درندہ کی یا بیماری کے جائز ہی تیمم اوسکا **مسئلہ** ایک شخص ناپاک ہی پس
غسل کیا اور خشک رہی جگہہ بدن کی ذرہ سی اور نہین موجود ہی پانی پس تیمم کری
واسطی اوس جگہہ خشک کے اور اگر پایا پانی بعد ٹوٹنے وضو کے دہووے
اوس جگہہ کو اور تیمم کری واسطی وضو کی جسوقت کہ ہووی پانی بقدر کفایت
جگہہ خشک کی اور نہین کفایت کرتا واسطے وضو کے یا کفایت کرتا ہو واسطے
وضو کے اور نہین کفایت کرتا ہی واسطے جگہہ خشک کی وضو کرے اور تیمم
کری واسطی خشک جگہہ کے اور اگر کفایت کرتا ہی واسطی ایک اون دونون سے

تو دہوو ری خشک جگہہ کو چاہی پہلی دہو ڈالی خشک جگہہ کو پہر تیمم کرے اور اگر ہی اوسکی پاس
کپڑا ناپاک پس دہو ڈالی کپڑی کو اور تیمم کری عوض وضو کے **مسئلہ** تیمم والا امام ہو وضو
والونکا جایز ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اور ابو یوسف کی اور نزدیک امام محمد کی نہین
جایز ہی اور اسیطرح امام بیٹہہ کر نماز پڑہے ساتہہ مقتدی کے کہڑی ہونیوالونکی
پس جایز ہے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور نہین جایز ہے نزدیک امام
محمد کے **مسئلہ** مسح کرنیوالا اوپر موزون یا پٹی زخم کے امام ہوا دہونی والون
اعضاؤن کا درست ہی بالاتفاق **مسئلہ** ذکر کیا ہی بیچ مختصر اور شرح اسبیجابی کے
یہہ کہ نہین صحیح ہی امام ہونا اوس شخص کو کہ بہتا ہے زخم اوسکا واسطی اون لوگون
کی کہ تندرست ہین اور نہین صحیح ہی امّی کے امامت واسطی پڑہی ہوئی کے یعنی
امّی کے واسطی امامت پڑہنی والون کے نہین درست ہی اور امّی اوسکو کہتی ہین
کہ نہ جانتا ہو بقدر آیتین بھی اور نہین صحیح ہی امامت برہنہ کی کپڑی پہنی والون کے
اور اگر امام ہوا صاحب عذر واسطی صاحب عذر ونکی یا امّی واسطی امیونکی تو جایز ہے

فصل سترہوین بیچ بیان اوس پانی کی کہ جایز ہی اوس سی طہارت

جایز ہی طہارت ساتہہ پانی مطلق کے مثل پانی بارش اور نہر جاری اور چشمہ اور
کنوین اور دریا کی کہ دور ہوتی ہی اوس سی نجاست حکمی ہو یا حقیقی ہو نجاست حکمی اوسکو
کہتی ہین کہ ظاہر مین کوئی نجاست نہ لگی ہو اور حکم ہوا اوسکو دہونی کا جیسا کہ غسل
جنابت والا اور وضو والا ہے کہ اوسکو حکم نہانی یا وضو کا ہی پس نہین جایز ہی اوسی دور
کرنا نجاست حکمی کا پانی مقید سی جیسا کہ پانی نچوڑا ہوا درختون اور پہلیون اور ترکاریون اور
گاجر اور خربوزہ اور باقلہ اور تربوزہ اور پانی زعفران وغیرہ کا اور اسیطرح عرق گلاب اور سرکہ اور پانی کہجور
[illegible] نہی ان پانیون سی دور کرنا نجاست حقیقی کا بدن اور کپڑی سی اور نجاست حقیقی اوسکو
کہتی ہین کہ جو ناپاک ہو ظاہر مین ساتہہ حکم شرع کی جیسا کہ پیشاب وغیرہ اور پاک کرنیوالی ہی نجاست حقیقی کو پانی

پاک سے چیز اگر دور کری نجاست کو مانند دودہ اور سرکہ اور جو چیزیں کہ ذکر کی گئی بدن پر
سفید پانی سے اور اگر دہو یا نجاست کو ساتہہ شہد یا تیل کی یا روغن زرد یعنی گہی سے تو نہیں
پاک ہونی اوسی نجاست حقیقی اسواسطی کہ یہہ چیزیں نہیں نچڑتی ہیں نچوڑنی سے مسئلہ جایز ہے
طہارت اوس پانی سے کہ ملی ہی اوسمین کوئی چیز پاک اور بدل دیا ہو کوئی وصف ایک سے
یعنی رنگ یا بوی یا ذایقہ بدلا نہ ہو مانند پانی روکی ہوئی کے اور وہ پانی کہ ملی ہی اوسمین زعفران
یا صابن یا اشنان بشرطیکہ غالب ہو پانی اوسپر اور نہ جاتا رہا ہو اوس پانی سے نام پانی کا اور
پتلا رہی وہ پانی شامل ہونی ارکی سے پس حکم اسکا مانند پانی مطلق کے ہی اور ذکر کیا بیچ کتاب
اجناس ناطفی کے کہ ایک شخص نے وضو کیا ساتہہ پانی نالے کے اگر نہیں ہی غالب پتلا پن
پانی کا تو نہیں جایز ہے اور اگر غالب ہے پتلا پن پانی کا تو جایز ہے اور ذکر کیا بیچ کتاب
ملتقط کے جس وقت کہ ڈالا کیس بیچ پانی کے اور سیاہ ہو گیا پانی اور باقی رہا پتلا پن اوسکا
تو جایز ہی وضو ساتہہ اوسکی اگر ڈالی مازو یا چنی یا باقلا بیچ پانی کے اور بدل گئی رنگت یا
بو ی یا ذایقہ اوسکا تو جایز ہی وضو ساتہہ اوسکی اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کی اگر پکائے
چنی یا باقلا اگر رہا پانی حالت اصلی پر اور بعد ٹھنڈا ہونی کے نہ گاڑہ پن ہوا یعنی باقی ہی
پتلا پن پس جایز ہے وضو اوس سے اور اگر نہ باقی رہی پتلا پن تو نہیں جایز ہے اور ذکر کیا بیچ
محیط کے کہ اگر وضو کیا ساتہہ اوس پانی کے کہ جوش دی گئی ہے بیچ اوسکی اشنان یا کوئی
دوائی جب تک نہ غالب ہو دوائی اوپر اوسکے پس جایز ہی اور اگر تر ہوئی لکڑی روٹی کے
بیچ پانی کے اگر باقی رہے پتلا پن پانی کا تو جایز ہے اور اگر ہوا مانند گاڑہ تو نہیں
جایز ہے اور بیچ شرح قدوری کی ہے کہ اگر ملے کوئی چیز پاک بیچ
پانی کی اور بدلا نہ گیا اوس سے نام پانی کا پس وہ پانی پاک ہے اور
پاک کرنی والا ہے اگرچہ بدل گیا ہو رنگ یا نہ بدلا ہو پس اس مسئلہ میں
کچھہ اختلاف بیان نہیں کیا ہے اور موافق اسی کے ہی کہ اگر بدل

گیا ہو رنگ یا بو ینی یا ذائقہ بسبب بہت ٹہرنی پانی کی یا بسبب پتوکی تو جایز ہی طہارت
ساتہہ اوسکی اگر غالب ہو رنگ پتونکا تو حکم مقید کا ہی اسیطرح اگر یقین ہو ساتہہ
پاک ہونی جائکی یا غالب ہووی گمان ساتہہ پاک ہونی پانی کے تو جایز ہی ساتہہ
اوسکی طہارت اور اگر پایا پانی تہوڑا اور نہ یقین ہو ساتہہ نجس ہونی پانی کے وضو اور
غسل کرے ساتہہ اوسکی اور نہ تیمم کرے اور اسیطرح جسوقت کہ گیا بیچ حمام کے
اور بیچ حوض حمام کی تہوڑا ہی پانی اور نہ یقین ہو نجس ہونے پانی کا پس غسل کرے
یا وضو کرے اور نہ راہ دیکہی پانی جاری کے اور اسیطرح اگر گری بیچ پانی جاری کے
کوئی چیز نجس مانند مردار یا شراب کی پس نہین نجس کرینگے جبتک کہ نہ بدلی رنگ
بوئی اور ذائقہ اوسکا اور روایت ہی امام محمد سے جسوقت کہ ڈالی شراب مٹکی سے
بیچ دریا کی اور آدمی وضو کرتا ہے نیچی اوسکی پس درست ہی جبتک کہ نہ بگڑا ہو وصف
اوس پانیکا اور اگر بگڑا ہو تو نہین درست ہی جبتک کہ نہ دور ہو جاوی بگاڑ اوسکا
مسئلہ جسوقت کہ بیٹہین بہت آدمی اوپر کناری نہر کے اور وضو کرتی ہین تو درست
ہی اور یہہ ہی صحیح ہی اور ذکر کیا ناطفی نے کہ ایک چہوٹی نہر ہی اور بیچ اوسکی کتا مرا ہوا ہے
اور روک کہا ہی عرض اوس نہر کا اور جاری ہوتا ہی پانی اوپر اوسکی پس نہین مضایقہ کرنا
وضو کا اوس پانی سی جو جاری ہو کر جاتا ہی کتی کے اوپر سی جبتک کہ نہ بدل گیا ہو کوئی وصف اوس
پانیکا یہہ روایت ابو یوسف سی ہی اور ذکر کیا گیا بیچ کتاب نوازل کے اگر جاتا ہی پانی مردار پر
سی کم ملا ہوا اور بہا جاتا ہی بہت سا یعنی غالب پانی بہا جاتا ہی مردار سی تو جایز ہی اگر پانی
پانی مردار سی ملا ہوا ہی اور کم پانی جاتا ہی بہا ہوا یعنی غالب ہی ملنا مردار سے مغلوب ہی بہنا اوسکا
تو نہین جایز ہی اور موافق اسکی ہے پانی بارش کا جسوقت کہ بہتا ہی پانی پرنالہ کا جہت سی اوپر
ہی اوپر جہت کے نجاست پس پاک ہی پانی اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو نجاست قریب پرنالہ کا یا ہووے کل
یا اکثر پانی یا آدہا پانی کہ ملکر جاتا ہی اوس نجاست سے پس ناپاک ہی اور اگر ملکر جاتا ہی پانی اوس سے

نجاست سی کم ہو ہی سی تو جایز ہی بشرطیکہ رنگ اور بو اور ذایقہ نہ بگڑا ہو اور اگر برسا
مینہہ اوپر چہت کی اور بہا پانی سوراخ چہت سی اگر مینہہ برستا رہا ہو اور تہمین تہما پس
پاک ہی پانی اور اگر تہما مینہہ اور پہر بہا پانی سوراخ سی اگر ہی اوپر تمام چہت کی یا زیادہ
آدہی چہت کی نجاست پس پانی نجس ہے اور اگر ہی پانی کم کم تو جایز ہی پس لازم ہی یہہ کہ
وضو کرہی ٹہیر ٹہیر کر اسواسطی کہ بہائی پانی مستعمل کو اور کہا بعضون نی کہ کری ہاتہہ داہنا
اپنا اوسطرف کو کہ آتا ہی پانی جسطرف سی **مسئلہ** جسوقت رکا گیا ہی پانی نہر کا اوپر
سی اور باقی رہا بہنا اوسکا پس حکم جاریکا ہی جب تک کہ بہی جایز ہے وضو ساتہہ اوسکی
اور جاری پانی اوسکو کہتی ہین کہ بہالیجاوی تنکون اور پتون کو اور بعض نی کہا کہ اگر دو ہاتہہ
پانی اور باقی رہے بہنا اوسکا پس اوسکو جاری کہتی ہین **مسئلہ** بیچ منتقی کے لکہا ہی اگر
ہی تہہ زمین نہر کی نجس اور بہا پانی اوپر اوسکی اگر اتنا پانی ہے کہ نہین دکہائی دیتے
تہہ زمین سکے پس نہین نجس ہے اگرچہ تمام نہر نجس ہو اور اگر پانی نہر کا ٹہیرا ہوا ہی تو نجس
ہی اگر بہر آیا پانی پاک نہر کا اوپر سے اور بہا پانی اوسکی پس پاک ہوگیا اور وضو کیا
اوسکی تو جایز ہے جسوقت نہ دکہلائی دی اثر نجاست کا **فصل اٹہارہوین بیچ**
بیان پانی حوضون کی اگر ایک حوض دس گز کی دس گز ہی ساتہہ عرض اور طول گز
اوسکو بڑا حوض کہتی ہین پس وہ نہین ناپاک ہوتا ہی گرنی نجاست سے اگر نہ دکہائی دیوی اثر
اوسکا اگر ہو نجاست ظاہری اور کہا علماء عراق نی کہ نجس ہوتا ہی وہ پانی جو گرد نجاست کی ہی بقدر حوض چہوٹی
کی یعنی گرد اگرد نجاست کے پانچ گز سی پانچ گز تک نجس ہوتا ہی وہ پانی اور کہا علماء بخارا نی کہ حکم اوسکا مثل پانی
جاری کے ہے اسواسطے کہ آسانی ہو خلق اللہ کو اور نکلتی ہین اس مسائل کے اختلاف سے مسائل بہت سی **مسئلہ**
جسوقت کہ دہویا موہنہہ بیچ حوض بڑی کی اور گرا پانی مستعمل بیچ حوض کے پہر لیا پانی اوسی جگہہ سے بغیر جہکولنی
پانی کی کہا بعضی علماء نی موافق قول ابی یوسف کے کہ نہین جایز ہی اسواسطی کہ نزدیک ابی یوسف کے جہکولنا
پانی کا شرط ہی اور کہا علماء بخارا نے کہ جایز ہی بغیر جہکولنی کے ہی واسطے آسانی خلق اللہ کی **مسئلہ** جسوقت کہ

ہووین بہت سی لوگ وضو کرتی ہوہی بیچ حوض بڑی کی تو جایز ہی اور بیچ اجناس ناطفی کی کہا ہے
کہ ایک شخص نہایا بیچ حوض بڑی کی پس جایز ہی واسطی دوسری کے کہ وضو کرے اوس جگہہ ونہین
درست ہی واسطی کسی شخص کے کہ وضو کری اور نہاوی بیچ حوض بڑی کے قریب نجاست کے اور
تحقیق یہہ ہے کہ اگر نجاست دکہلائی دیتی ہی تو نہین جایز ہے اور اگر دکہلائی نہین دیتی
تو جایز ہی اور روایت فقیہ ابو جعفر سے ہی کہ اگر وضو کیا بیچ اوس جگہہ کی کہ ہی وہان جہنڈ جمع
سر کنڈونکا بہت سا اور نکلتا ہی پانی ایکطرف اوس سر کنڈون سے ساتہہ طرف دوسری کی تو
جایز ہے اور اگر نہین نکلتا پانی دوسری طرف کو تو نہین جایز ہے اور جمع ہونا سر کنڈونکا
نہین روکتا ہے پانی کو جاتی دوسری طرف سے ادہ اسیطرح ہے اگر وضو کیا بیچ پانی زراعت کے
یا بیچ حوض بڑی کے اور جمی ہوئی ہے کائی اوپر تمام پانی کے پس تحقیق کیا گیا ہی کہ اگر حرکت
کرتے ہی وہ کائی ساتہہ حرکت کرنی پانی کے تو جایز ہے وضو ساتہہ اوسکے اور اسیطرح ہے
اگر وضو کیا ہے ایک حوض سے اور جم رہی ہی برف ایسی کہ ٹوٹ جاتی ہی ساتہہ حرکت
کرنے پانی کے تو جایز ہی اور اگر جمنا اوسکا بہت سا ہی کہ ساتہہ حرکت پانی کے نہین حرکت
کرتا تو نہین جایز ہے اور اگر ہے جمنا اوسکا تہوڑا سا کہ حرکت کرتا ہی تو جایز ہے
مسئلہ جم گئی برف جسوقت کہ اوپر پانی کے اور سوراخ ہوا بیچ برف کی پس گری بیچ
سوراخ برف کی نجاست یا پانی پیا اوس سوراخ سی کتّے نے پہر وضو کیا ساتہہ اوس پانی
کی کہ ہو نیچی سوراخ کی ہی کہا نصیر بیٹی یحیی اور ابو بکر اسکاف نے کہ نجس ہوا پانی اور کہا
عبد اللہ بیٹی مبارک اور ابو حفص کبیر بخاری نی کہ نہین نجس ہے اگر ہے پانی نیچی برف کی دہ در دہ
اگرچہ ہی پانی ساتہہ برف کی ملا ہوا لیکن فتوی اوپر قول نصیر اور ابو بکر کی ہی اور اگر ہی پانی
جدا برف سی تو جایز ہے نزدیک سبکی پس وہ مثل حوض چہت والی کی ہے اور اگر سوراخ ہوا برف
مین اور چڑہا اوپر سوراخ برف کی کتا اور پیا پانی اوس سوراخ سی پس نجس ہوگا پانی سوراخکا نزدیک
سب علماء کی اور نہ پاک ہوگا پانی جبتک کہ نہ نکالا جاوے سوراخ سی اور اگر وضو کیا سوراخ سے اور نہ گرا ماء

پانی مستعمل وضو کا بیچ سوراخ پانی کے تو جائز ہی اگرچہ چھوٹا ہو سوراخ یا بڑا ہو اور اگر
گری نیچی سوراخ کی بکری یا اور کوئی جانور اور مر گیا ہو اگر ہے پانی نیچی بند کی دہ در دہ تو نہین
ناپاک ہوگا اور اگر ہے کم دہ در دہ سی تو ناپاک ہو جائیگا پانی حوض کا **مسئلہ** ایک حوض
کی نیچی سے یعنی تہہ زمین اوسکی سات گز سی سات گز ہے اور دہانہ حوض کا اوپر سی دس گز سی
دس گز ہے اور تھوڑا ہو گیا پانی اور رہ گیا سات گز سی سات گز پھر گری بیچ اوسکی کوئی نجاست
تو ناپاک ہوا اور اگر پھر بھر آیا نالے بیچ اوسکی یعنی پھر دہ در دہ ہو گیا اس صورت مین وہ پانی نجس رہا
اور کہا بعضون نے کہ نہین رہا نجس جیسی کہ بیچ ایک حوض خالی پڑے کی کہ پڑی تھی نجاست
اور پھر آیا اوسمین پانی اور بھر گیا اور نہ نکلی نجاست اوسکی کہا بعضی علماؤن نے کہ نجس رہا
پانی اور کہا بعضون نے کہ نہین نجس ہے اور موافق اسی کے حکم دیا اکثر علماء بخارائی ذکر کیا ہی
بیچ ذخیرہ کے **مسئلہ** اگر داخل ہوتا ہے پانی ایکطرف سی اور نکلتا ہی دوسرے
طرف کو کہا ابوبکر اعمش نے کہ نہین پاک ہوگا جب تک کہ نہ نکلی وہ چیز کہ جو ہی بیچ اوسکی تین
دفعہ اور کہا علماء ایرانیون نے کہ نہین پاک ہے جب تک کہ نکلی وہ پانی کہ جو ہے بیچ حوض کے
ایک مرتبہ اور کہا ابو جعفر ہندوانی نے کہ پاک ہے اگرچہ نہ نکلی مثل اوس پانی چیز کے کہ بیچ
حوض کے ہی اور یہ ہی اختیار کیا صدر الشہید نے **مسئلہ** مثلا ایک حوض چھوٹا چار گز سی
چار گز ہو اور داخل ہوتا ہو پانی بیچ اوسکی ایکطرف سی اور نکلتا ہو دوسری طرف سے اور وضو کیا
ایک شخص نے اگر پانی مستعمل وضو کا گرا بیچ اوسکی جائز ہے وضو اگرچہ ہی وہ حوض چار
گز سے چار گز یا کم اسواسطے کہ نہین ٹھہرتا پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکی بلکہ پھر یگا گرد اوسکی
اور نکلیگا پس ہوا وہ پانی مثل پانی جاریکی اگر ہے حوض بڑا اور کم دہ در دہ سی تو نہین
جائز ہے ہو اسطے کہ پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکے ٹھہریگا پس نہوگا یہ نے مثل پانی جاریکے
کی اور نہین درست ہوگا وضو سا تھہ اوسکی مگر اوس جگہہ سے کہ داخل ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے
درست ہی **مسئلہ** ایک چشمہ پانی کا پانچ گز سی پانچ گز ہو اور نکلتا ہی پانی اوس چشمہ سی اتنی زور سی

کہ حرکت دیتا ہی پانی جمع ہوئی ویکو تو جایز ہی وضو ساتہہ اوسکی اور کہا قاضی امام فخر الدین نے
کہ اندازہ گزنی پانچ گز سی پانچ گز کے کچہہ حاجت نہین ہے اگر نکالی پانی مستعمل کو بسبب [illegible]
اپنی کے فی الفور تو جایز ہی اور اگر نہ نکالی ساتہہ زور کے تو نہین جایز ہے مسئلہ وضو کرنا
ساتہہ برف کی جسوقت برف ہو گہلی ہوئی سطح پر کہ قطرہ وضو کرنی سے اعضاء وضو سے
ٹپکین تو جایز ہے اور اگر قطرہ اعضاء وضو سے نہ ٹپکین تو نہین جایز ہے مسئلہ اگر ایک
حوض کم ہی دہ در دہ سی عرض اور طول مین اور پاک ہی اوسمین پانی اور کہودی گئی اوس سے متصل
ایک نہر چہوٹی واسطی جاری کرنی پانی کے پس جایز ہے اوس سے وضو کرنا مسئلہ اور اگر
جمع ہوا پانی ایک جگہہ بارش کا اور کہودی اوس سے ایک نہر اور جاری ہوا اوس سے جایز ہی وضو
کرنا اوس سے نزدیک سبکی اگرچہ برابر وضو کرین اوپر اوس نہر کے بشرطیکہ اوس سے
کچہہ دور ہی ہو ذکر کیا اوسکو بیچ محیط کے اور ذکر کیا ہے بیچ نوادر معلی کے [illegible]
نی امام یوسف سی کہ پانی حمام کا مثل پانی جاری کے ہی یعنی اگر لگے ہاتہہ بیچ [illegible]
غسل کرنیوالی کے نجاست تو نہین نجس ہونی کا اور اختلاف کیا بیچ اسکی پہلی علماء
اور کہا بعضون نی مراد اس سے وہ وقت ہی کہ جاری ہوتا ہی پانی ٹونٹی سی طرف
حوض کے اور اوس سے چلو لیتی ہین پی در پی اور کہا بعضون نے کہ پانی حمام کا مثل پانی
جاری کی ہے مطلقاً واسطی ضرورت کی جیسا کہ پانی حوض بڑے کا مثل جاری کی ہے
واسطی ضرورت کی مسئلہ جسوقت کہ ہاتہہ ڈالا جنبی نے بیچ پانی کی واسطے
نکالنی پیالی کے اور نہین ہی اوپر ہاتہہ اوسکی نجاست حقیقی پس ناپاک ہو گیا پانی
نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور ابو یوسف کی پاک رہا مسئلہ اور
اگر ڈالا ہاتہہ بیچ پانی کے کافر یا لڑکے نی نہین نجس ہونی کا جو نہ لگی ہو ہاتہہ اونکو
نجاست حقیقی اور اگر ڈالا ہاتہہ لڑکون نی بیچ برتن کی بہتر ہے کہ نہ وضو کرین اور اگر کیا
وضو تو درست ہی مسئلہ حوض حمام کا جب ناپاک ہو پاک ہوگا جب کہ نکلا [illegible]

جاویگا پانی اوسکا اور اگر ڈالا وضو کرتی والی نے سر اپنا بیچ برتن پانی کے ساتھ نیت
مسح کی یا مسح موزہ اپنی کے جائز ہے اسکی نزدیک اور نہ ہوگا پانی مستعمل نزدیک امام
ابوحنیفہ اور ابی یوسف کے

فصل اونتیسوین بیچ بیان مسح کرنے

موزون کے مسح کرنا اوپر موزون کی درست ہی بموجب حدیث کی اوس حدیث
کی کہ بعد اوسکی واجب ہوتا ہی وضو کرنا جسوقت کہ پہنا ہو دونو موزونکو اوپر طہارت
پوری کی پس واسطے مقیم کے مسح ایک رات اور دن کا ہی اور واسطی مسافر کے
مسح تین رات دن ہین اور ابتدای اوس مسح کی وقت ٹوٹنی وضو کی ہے اور نہین
اعتبار کیا جاویگا وقت وضو اور وقت موزون پہنی کا **مسئلہ** اگر دہوئی دونو
پاؤن اور پہنا موزونکو اور پہر پورا کیا باقی وضو کو پہلے حدث سے تو جائز ہے مسح
دونو موزون پر نزدیک علمار ہماری کی خلاف ہے نزدیک شافعی کے سو واسطی کہ
نزدیک علمار ہمارے کی کفایت کرتا ہی کہ پہنا ہو اون موزونکو اوپر طہارت کامل کے
پہلی حدث سے **مسئلہ** اور طہارت ناقص عذر والی کے مانند مستحاضہ کی ہے اور مستحاضہ
اوسکو کہتی ہین جب حیض کے سوا خون آوی اور مثل اسکی ہے جبکہ پیشاب اور پانی
ناک سے جاری ہو **مسئلہ** جسوقت کہ وضو کیا اور پہنا ہوا ہی پہلی جاری ہونے
پیشاب یا نکسیر یا مثل اسکے حکم اوسکا مثل تندرستون کی ہے اور اگر پہنا موزونکو
نہ بہ طہارت عذر کے یعنی بعد جاری ہو پیشاب یا کسی اور عذر کے پس مسح کرے بیچ ہر وقت
نماز کے نزدیک علمار ہماری کے اور نزدیک امام زفر کے تمام کری مدت مسح موزون کی اور
نہین جائز ہی مسح واسطی اوس شخص کے کہ واجب ہے اوپر اوسکی غسل اس حکم مین مرد اور عورت
برابر ہین اور مسح کری اوپر کے رخ موزون کے انگلیون ہاتہ سی اور شروع کری مسح کو سر انگلیون
پانونکی سی طرف ٹخنونکی اور فرض ہے بیچ مسح موزونکی بقدر تین انگلیون ہاتہ کے اور اگر شروع کری مسح کو ٹخنی سی طرف انگلیون کی اور تمام کری
انگلیون تک تو جائز ہے اور اگر مسح کیا موزونکی عرض پر تو بہی درست ہے لیکن یہہ بہتر ہے مین خلاف سنت کے ہین بطریق سنت کا ہے دن اگر

اونگلیونکو آگی موزون کی اور جدا رکہی ہتیلی کو اور کہینچی اون اونگلیون کو مدینہ نیون تک
یا رکہی اونگلیون کو ساتہہ ہتیلی کے اور کہینچی سے پنڈلیون تک اگر مسح کیا ساتہہ
اونگلیون کی اور خالی رکہا جبر اونگلیون کو اور ہتیلی کو پس نہین جایز ہی مگر جس وقت کہ
ٹپکتا ہو پانی اور مستحب ہے کہ مسح کری اندر کی طرح ہاتہہ سے بھی اور اگر کیا اوپر کی طرف سی
تو بہی درست ہی اور اگر مسح کیا نیچی کی طرح موزون کی یا پیچہی ٹخنون کی یا طرف دونو
پہلو پاؤن کے پس نہین جایز ہے اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے کہ اگر وضو کیا اور
مسح کیا ساتہہ تری کے کہ باقی رہی ہے اوپر ہاتہہ کے بعد دہونی کے تو بہی جایز ہے
اور اگر مسح کیا سر اپنی کو اور پہر مسح کیا موزون کو ساتہہ تری باقی کے تو نہین درست ہے
اور اگر نہ مسح کیا موزون کو اور چلا بیچ گہانس کے یا بیچ بارش کے اور تر ہو گئی موزی
اگرچہ نیت نکری تو بہی درست ہی اور کہا بعضون نے کہ نہین درست ہی اسواسطے
کہ خلیفہ ہے مثل تیمم کے **مسئلہ** جس شخص نے شروع کیا مسح کو اوس
وقت مین کہ مقیم تہا پہر مسافر ہوا پہلی تمام ہونی ایک رات دن کی صحیح ہی تمام کرنا
تین رات دن کا اور جس شخص نے شروع کیا مسح کو اور وہ مسافر تہا اور پہر مقیم ہوا اگر
پورا ہوا اوسکا ایک رات دن یا زیادہ تو اوتاری اون دونو موزون کو اور دہووی دونو
پاؤن کو اگر ہو وے مسح کم ایک رات دن سی تو پورا کرے ایک رات دن تک **مسئلہ**
جس شخص نے کہ پہنا جرموق کو اوپر موزون کے پہلی مسح کرنے موزون کی واسطی حفاظت موزون
کے اور جرموق ایک نام موزونکا ہی اور وہ باریک ہوتا ہی پس مسح کرے اوپر جرموق کی اور
اگر حدث ہوا بعد پہنی موزون کی پہلی پہنی جرموق کے اور مسح کیا اوپر موزونکی یا مسح کیا اور
پہر پہنا جرموق کو پس مسح کری اوپر جرموق کے اور اگر اوتارا ایک جرموق کو بعد مسح کی چاہیی کہ
اوتاری دوسرے جرموق کو بہی اور مسح کری اوپر موزونکی **مسئلہ** نہین جایز ہی مسح کرنا اوپر
موقوت بہٹی موزون کی اگرچہ ثابت ہون موزی اوسطرح نہین جایز ہی مسح کرنا اوپر موزونکی کہ پہٹا ہووی

بقدر تین اونگلیون چہوٹی پاوٗنکی عرض اور طول بین اور اگر کم پہٹا ہی موزہ تین اونگلیون سے
توجایز ہے مسح اوپر اوسکی اور اگر پہٹا ہی ایک موزہ بقدر دو اونگلیون کی اور پہٹا ہی موزہ
دوسرا بقدر ایک اونگلی کے یا دو اونگلی کے توجایز ہے مسح کرنا اور اگر پہٹا ہوا ہی ایک موزہ کئی
جگہہ سے کہ اگر جمع کرین پہٹی ہوئی اوسکو تو ہووے بقدر تین اونگلیون کی تو نہین جایز
ہی مسح اوپر اوسکی اور اگر دکہلائی دیوی انگوٹہا بقدر تین اونگلیون کے سوائی اوسکی اور
کچہہ نہ پہٹا ہو تو جایز ہے اسواسطی کہ جسوقت کہ ہو موزہ پہٹا ہوا قریب اونگلیونکی تو اعتبار
ہی دکہلائی دینی اونگلیونکا اور اگر ہے اور جگہہ تو اعتبار ہے اندازہ اونگلیونکا اور اگر
پہٹا ہی موزہ زیادہ تین اونگلیون سے اور دکہلائی دیتا ہی کم تین اونگلیون سی تو جایز ہے
مسح کرنا اور اگر پہٹی ہے سیون موزہ کی اور نہین دکہلائی دیتی کوئی چیز پاوٗن سی تو بہی جایز ہے
اور اگر پہٹا ہی موزہ اسطرح پر کہ وقت کہڑے رہنی کے دکہلائی دیتا ہی بقدر تین اونگلیون کے
اور نہین دکہلائی دیتا وقت چلنی کے تو جایز ہے مسح اوسپر اور اگر دکہلائی دیتا ہی وقت
چلنی کے اور نہین دکہلائی دیتا بقدر تین اونگلیون کے وقت کہڑی رہنی کے تو نہین جایز ہے
مسح اسیطرح ذکر کیا بیچ کتاب محیط کے اور اگر پہٹا ہے موزہ اوپر ٹخنی کے تو
کچہہ مضایقہ نہین **مسئلہ** اور اگر ایک شخص مسح والا پہنی ہوا ہے موزہ
گہٹنی تک کے اور جب نکالا اوسنے پاوٗن موزہ سے اگر نکلا ہے پاوٗن اوسکا
موزہ سے مقام پنڈلی تک پس جاتا رہا مسح اوسکا اور اگر باہر آیا پاوٗن اوسکا
تہوڑا اسا مقام اپنی سے تو روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ سے کہ اگر نکلی ہے ایڑی اوسکے
زیادہ آدہی سے تو جاتا رہا مسح اوسکا اور بیچ بعضی روایت کے کہ اگر نکلی ہے ایڑی اوسکے
اسقدر کہ حرج کرتی ہے بیچ چلنی کے تو جاتا رہا مسح اور بعضی روایات مین ہے
امام محمد وغیرہ سے کہ معتبر یہہ ہے کہ اگر باقی رہے پاوٗن بیچ جگہہ قرار پکڑنے
قدم کے بقدر تین انگشت کے سوائی اونگلیون کی تو ہے نہین جاتی کا مسح اوسکا

اور ساتھہ اسکی فتوی دیا ہی بعضی علمانی اور بیچ کتاب صلوۃ ابی عبد اللہ زعفرانی کی ہے کہ ایک
شخص نے مسح کیا اوپر موزون کی پھر داخل ہوا پانی بیچ موزہ کے اگر تر ہوا سارا پاؤن
پس ٹوٹ گیا مسح اوسکا **مسئلہ** اگر نکالی ایڑی ایک شخص مقام ایڑی موزہ
اپنی سی اور ابھی جگہہ قدم کی بیچ موزہ کی باقی ہے مسح کری جب تک نہین نکالی اگلی طرف
قدم کی موزہ سی اور ذکر کیا بیچ فتاوی کے کہ اگر ہی صدر قدم کا بیچ جگہہ اپنی کی اور ایڑی باہر نکلے
اور اندر جاوی یعنی اندر اور باہر آتی جاتی ہے تو نہین جاتا مسح اوسکا اور اگر ہے موزہ ڈھیلا
اوسکا جسوقت کہ اوٹھاتا ہی قدم کو تو باہر آتی ہی ایڑی اوسکی اور جسوقت کہ رکھتا ہی قدم کو
تو اندر جاتی ہے ایڑی بیچ جگہہ اپنی کے تو نہین جاتا مسح اوسکا **مسئلہ** اور روایت
امام محمد سی ہے کہ سیا ہوا ہی اندر موزہ کی کپڑا یا اور کچھہ اور پھٹا ہی چمڑا موزہ کا اوپر سے
بمقدار تین اونگلیون کے اور استر اوسکا کہ جو کپڑے یا کسی اور چیز سے ہی وہ نہین پھٹا
تو باقی ہے مسح اوسکا **مسئلہ** اور نہین جائز ہے مسح اوپر عمامہ اور ٹوپی کی بدلے
سر کی اور اوپر برقع کی بدلی مونہہ کی اور اوپر دستانون کے بدلی ہاتھون کی مگر جائز ہے
مسح اوپر پٹی کے کہ باندھا ہی اوسکو بیچ وضو کے بسبب ہونی زخم کے پھر اگر گر پڑی پٹی زخم
بغیر اچھی ہونی کی تو بھی باقی رہا مسح اوسکا اور اگر پٹی گر پڑی بسبب اچھی ہونی زخم کی تو جاتا رہا
مسح اوسکا اور مسح کرنا اوپر پٹی کے کتنی طرح سی ہی ایک یہہ کہ اگر نہین نقصان کرتا دھونا نیچے
پٹی کے تو دھووے اوسکو نزدیک سبکی اور اگر نقصان کرتا ہی سرد پانی اور نہین نقصان کرتا ہی گرم
پانی تو دھووے ساتھہ گرم پانی کے اور اگر نقصان کرتا ہی گرم پانی سی بھی دھونا زخم کو اور نہین
نقصان کرتا مسح اوپر زخم کے تو مسح کرے اوپر زخم کے اور نہ مسح کری اوپر پٹی کے یہہ ترجمہ قاضی خان
کا ہی اور مسح پٹیون پر غیر جائز ہے کہ زخم پر بھی مسح کی کیفیت ضرر کری پانی زخم کو اور اگر زخم پر نقصان
نکری تو نہین جائز ہی اور کہا برہان الدین نے ضرور ہے کہ یاد رکھے اس مسئلہ کو
اس واسطے کہ غافل ہین اس مسئلہ سے اکثر لوگ اور اگر ترک

ترک کیا مسح کو اوپر پٹی کے اور نہین نقصان کرتا تہا مسح اوپر پٹی کی تو جایز ہی نزدیک
ابو حنیفہ کی اور نہین جایز ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی اور شرط نہین مسح کرنا
اوپر ساری پٹی کے نزدیک بعضون کی اور کہا بعضون نے کہ جسوقت مسح کیا اوپر پٹی کی زیادہ
آدہی سے تو جایز ہی اور اگر آدہی پر یا کم آدہی سے مسح کیا تو نہین جایز ہی اور کفایت کرتا ہی
مسح ایک مرتبہ اور یہہ ہی صحیح ہی اور اگر باندہی ہوئی پٹے اوپر عضو زخم کی اور نہین ہی
نیچی تمام پٹی کے زخم تو جایز ہی مسح واسطی تابع واری زخم کے جگہہ کے اور اگر ہے کٹا ہی ایک
پاؤن ٹخنی سے یا کم ٹخنی سے پس فرض ہی دہونا جگہہ کٹی ہوئی کا پہر اگر دہویا جگہہ کٹی ہوئی کو
اور پہر پہنی موزے پس جاننا چاہئے کہ اگر ہی کٹا ہوا اسقدر کہ باقی ہے مگر عضو کا مقدار
تین انگلیون کی ظاہر قدم سے یعنی آدہا قدم کٹا ہی اور آدہا قدم باقی ہی تو اس صورت مین
درست ہی مسح اوپر موزے کے اور اگر باقی ہے قدم کم تین انگلیون سے تو نہین جایز ہی مسح
اوپر اوسکی بلکہ فرض ہے دہونا دونو پاؤنکا اسواسطے کہ فرض ہے دہونا کٹی ہوئی کا اور اگر
ہین کٹی ہوئیں انگلیان پاؤن کی اور مسح کیا موزہ پر اوس جگہہ کہ ہی باقی پاؤن بقدر
تین انگشت یا زیادہ تو جایز ہے اور اگر مسح کیا اوس جگہہ پر کہ نہین ہی پاؤن اوس جگہہ بیچ
موزہ کی تو نہین درست ہوا مسح اوسکا اور اسیطرح اگر ہے موزہ بیچ پاؤن ایک شخص
کی ڈہیلا اور مسح کیا اوسنی اوپر اوس جگہہ کے کہ ہے پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو
جایز ہے اور اگر نہین ہے پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو نہین درست ہی **مسئلہ**
ایک شخص نے وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی کے اور پہنی موزے اوپر پہر حدث
کیا پہلی اچہی ہونے زخم سے پہر وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی اور موزون کے
پہر حدث کیا بعد اچہی ہونی زخم کے پس چاہیئی کہ وضو کرے اور نہ مسح کری اوپر
موزون کے اسواسطی کہ پہنا موزے کو اوپر طہارت ناقص کے ذکر کیا ہی اس مسئلہ کو بیچ شرح سفنجانی کے
اور اگر پہٹی ہوئی پاؤن اور لگائی کوئی دوائی یا مرہم تو گذاری پانیکو اوپر دوائی کی اور مرہم کے

اور نہین کفایت کرتا ہی مسح اور اگر پھٹی ہوئی ہین دونو ہات یا ایک ہات اور عاجز ہی وضو
کرنی سی پس مدد چاہی غیر سی کہ وضو کروا دے اور اگر نہ مدد چاہی اور تیمم کیا تو جایز ہے
نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور خلاف ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر نہ میسر آدمی
وضو کروانی والا تو جایز ہے تیمم سبکی نزدیک اور اگر مسح کیا اوپر جرابون کی تو نہین
جایز ہی مسح نزدیک ابو حنیفہ کے جب تک کہ نہ ہووین مجلدین یا منعلین اور مجلد اوسکو
کہتی ہین کہ لگایا گیا ہووی چمڑا سب طرف جراب کی اور منعل اوسکو کہتے ہین کہ ہووے
چمڑا لگا ہوا نیچی کے رخ جراب کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نی کہ جایز ہے مسح
جسوقت کہ ہوان جرابین ثخینین کہ نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکے اور اوپر اسیکی
فتوی ہے اور بیچ کتاب ذخیرہ کی کہا گیا ہے کہ رجوع کی ابو حنیفہ نے طرف قول امام
محمد اور امام یوسف کی بیچ اخیر عمر اپنی کے اور ثخینین اوسکو کہتی ہین کہ سخت ہون
جرابین ایسی کہ کھڑے رہین بغیر باندہی پنڈلیون پر اور نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکی
اور جایز ہے مسح اوپر اون جرابون کے کہ بنائی گئی ہون ساتھہ نمدون ترکے **فصل**
بیسوین بیچ بیان ٹوٹنی وضو کے توڑتے ہی وہ چیز وضو کو جو نکلے
آگو اور پیچھی سے اور اگر نکلے ذکر مرد یا فرج عورت سے ہوا صحیح یہہ ہے کہ نہین
توڑتا وضو اوسکا اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ محیط کے اور اگر نکلی ریح مفضات سی تو
واجب ہی اوسپر وضو اور مفضات اوس عورت کو کہتی ہین کہ راہ قبل اور دبر اوسکے
ایک ہو گئی ہو اور ذکر کیا بیچ جامع قاضی خان کی کہ مستحب ہی وضو کرنا اوسکو **مسئلہ** اور اگر نکلی
کیڑا یا کنکری راہ قبل یا دبر سی تو واجب ہے اوسپر وضو کرنا اور اگر نکلی کیڑا موہنہ یا کان یا ناک یا کسی
زخم سی تو نہین توڑتا وضو اوسکا اور مستحب ہے کہ وضو کری اور اگر ڈالی گئی لکڑی بیچ دبر کی داخل
کی اور جب نکالا اوسکو اگر نہین تر ہوئی وہ لکڑی تو باقی ہے وضو اوسکا اور مستحب ہے کہ وضو کری اور
اگر ڈالا گیا تیل بیچ سوراخ ذکر کے اور پھر نکلا تیل اوس سے تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا نزدیک

نزدیک ابو حنیفہ کی اور ٹوٹ گیا وضو اوسکا نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر
ڈالا تیل بیچ کان کی اور نکلا وہ تیل پیچہی ایک دن کی ناک سے تو باقی ہے وضو اوسکا اور اگر
نکلا وہ تیل موہنہ کی طرف سے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر ڈالا پانی بیچ کان کے وقت نہانے کے
پہر نکلا وہ پانی ناک کی طرف سے پس باقی رہا وضو اوسکا **مسئلہ** اور رکہی روئی بیچ سوراخ ذکر کے
بخوف نکلنے قطرہ پیشاب کے پہر نہ نکلا قطرہ بسبب رکہنے قطنہ یعنی روئی کی پس باقی رہا وضو اوسکا
جب تک کہ نہ ظاہر ہو قطرہ اوپر قطنہ کی اور اگر غایب ہوا قطنہ بیچ ذکر کے اور بعد اوسکی باہر آیا
تر ہوکر تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر تر ہوکر نہ آیا تو باقی ہے وضو اوسکا اور اگر روئی قطنہ کی
اندر کی طرف سی تر اور خشک ہی باہر کی طرف سے تو نہین توڑتا وضو کو اور یہہ ہی حکم ہے واسطی
کرسف کی اور کرسف اوسکو کہتی ہین کہ عورتین حیض والی تہوڑا سا کپڑا یا گودڑ کو لپیٹ کر بیچ
فرج داخل کے رکہہ کر اوپر اوسکی گدی رکہتین ہین واسطی احتیاط کی اور فرج داخل سوراخ
فرج کو کہتی ہین اور فرج خارج شگاف فرج کو کہتی ہین پس اگر گری کرسف فرج داخل سی یا گری
گدی فرج خارج سی اگر تر ہی گدی تو ناقص ہوا وضو اوسکا اور اگر خشک ہے تو باقی ہی وضو پس
مختصر یون ہی کہ اگر کرسف سی تری باہر آوی فرج خارج تک تو ناقص ہوگا وضو اور اگر باہر نہین
آیا تو وضو کو نقصان نہین ہی اور گدی کہ اوپر فرج خارج کی رکہی جاتی ہی اوسپر اگر تہوڑی سی
بہی تری آویگی تو توڑیگی وضو کو اسواسطی کہ مقام فرج خارج کا جسم باہر کا ہی اور مقام فرج داخل
جسم اندر کا ہی جب کہ تری باہر جسم کی آویگی تو توڑیگی وضو کو **مسئلہ** اور جو چیز کہ نکلی نجس اوس جگہہ سے
سوای قبل اور دبر کی توڑتی ہے وضو کو نزدیک علما ہمارے کی ساتہہ اس تفصیل کے جیسا کہ قی اور
خون اور مثل اسکی پس اگر ہوئی قی موہنہ بہر کی خواہ کہانا ہو خواہ پانی ہو خواہ پت ہون تو
ناقص ہوجائیگا وضو اور اگر ہے بلغم خواہ دماغ سے خواہ شکم سے باہر آوی تو وضو کو
نقصان نہین کرتا نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور امام یوسف کے نزدیک یون
ہی کہ باہر آنا بلغم کا دماغ سے نہین ناقص کرتا وضو کو اور آنا بلغم کا شکم سی موہنہ بہر کی ناقص

کرتا ہی وضو کو اور اگر بیچ قی کی آیا نرا خون ہی خون پتلا بہتی ہوا لا مونہہ سی بہر کی تو توڑیگا
وضو کو نزدیک سبکی خواہ اوترا ہو دماغ سی خواہ آیا ہو شکم سے اور اگر ہی وہ خون جما ہوا
ٹکڑی ٹکڑی تو نہین ناقص ہوتا وضو نزدیک سبکی اگرچہ آیا ہو وہ خون شکم سے اگر جب کہ
اوسی خون مونہہ بہرکے تو ناقص کریگا وضو کو اور اگر ہے پتلا بہتی ہوا لاپس نزدیک ابو حنیفہ
کی توڑیگا وضو کو اگرچہ نہو مونہہ بہرکے اور نزدیک امام محمد کے جب تک نہو مونہہ بہر کر
نہین توڑتا وضو کو **مسئلہ** اگر قی کیا کہانا تہوڑا تہوڑا بیچ ایک جگہہ کے تو جمع کیا جائیگی
وہ قی بقدر مونہہ بہرنی کی تو نزدیک ابی یوسف کی حکم کرینگے ساتہہ ٹوٹنی وضو کی
اور کہا امام محمد نے کہ اگر جی متلایا اور نہ تہمی متلی تو جمع کی جائیگی قی مونہہ بہرکے اگرچہ کئی جگہہ
کری ہووی اور حکم کیا جائیگا ساتہہ ٹوٹنی وضو کے خلاصہ یہہ ہے کہ نزدیک امام یوسف کے
اتحاد مجلس شرط ہی اور نزدیک امام محمد کی اتحاد سبب شرط ہی اتحاد مجلس اوسکو کہتی ہین
کہ بیچ ایک جگہہ کی قی کی ہووی اگرچہ متلیان کئی ہون اور اتحاد سبب اوسکو کہتی ہین کہ متلی
نہ تہمی اگرچہ قی کئی جگہہ کی ہو **مسئلہ** اگر نکلا خون یا پیپ یا زرد آب بدن سی اور بہا مقام
زخم سی تو ناقص کرتا ہی وضو کو اور اگر ہے خون وغیرہ اوپر مقام زخم کی اور نہ بہا مقام زخم
سی تو نہین توڑتا وضو کو جیسی کہ ٹوٹا ایک آبلہ اور بہا اوس سے پانی یا پیپ یا خون اگر بہا وہ مقام
زخم سی ناقص ہوا وضو اور اگر نہین بہا تو کچہہ نقصان نہین اور حد بہنی کی یہہ ہی کہ ڈہلکی جگہہ
اپنی سی اور نہ ڈہلکا مقام زخم اپنی سے تو اوسکا حکم بہنی کا نہین ہے اور کہا بعضی علمانی کہ
اگر ڈہلکا خون جگہہ اپنی سے اور پہنچا اوس جگہہ پر کہ واجب ہے دہونا اوسکا بیچ وضو یا غسل
کی تو ناقص ہوا وضو اور اگر خون دماغ سی بہا طرف کان یا ناک کے اگر پہنچا اوس جگہہ کہ
واجب ہے دہونا اوسکا بیچ وضو یا غسل کے تو ناقص ہوا وضو اوسکا اور اگر نہ پہنچا دہونی کے
جگہہ تو نہین ناقص ہوا وضو اوسکا اور اگر پونچہا خون سر زخم سے ساتہہ روئی کے پہر
نکلا پہر پونچہا یا ڈالی خاک اگر ہے خون ایسا کہ اگر نہ پونچہتی تو بہتا یا بہہ جاتا تو ناقص ہوا وضو

وضو اوسکا اور اگر اسقدر ہو کہ اگر نہ پونچھیں تو بھی نہ بہی گا تو جائز رہا وضو اوسکا **مسئلہ**
اور اگر تھوکا اوس تھوک میں خون ملا ہوا ہے اگر غالب ہے تھوک اوپر خون کی تو باقی ہی وضو
اور اگر غالب ہو خون اوپر تھوک کے تو واجب ہے اوپر اوسکی وضو کرنا اور اگر خون اور تھوک
دونو برابر ہیں تو بھی چاہیے کہ وضو کرے واسطے احتیاط کے **مسئلہ** اگر چھل گیا ہو بدن
اور دیکھا اوپر اوسکی اثر خون کا تو نہیں ہے اوپر اوسکی وضو کرنا اور کہا بعضی علماء نی کہ
رکھی اونگلی یا آستین اوپر خون کی جگھ کے اگر اثر ہو خون کا اوپر آستین یا اونگلی کے تو جاتا
وضو اوسکا **مسئلہ** اور روایت ہی امام محمد سے کہ اگر ہے آدمی بوڑہا اور دکھتی ہیں آنکھیں
اوسکی اور نکلتا ہی آنکھوں اوسکی سے جیسے کہ بشکل پیپ کے پس چاہیے اوسکو کہ وضو کرے
واسطی ہر نماز کے **مسئلہ** اور اگر ایک شخص کو بیماری سلسل بول کی اور عورت کو عارضہ
مستحاضہ کا ہی تو واجب ہے اوپر ان دونو عارضہ والون کی کہ وضو کیا کریں ہر وقت واسطے
نماز کی اور پڑھیں اوس وضو سے فرض اور نفل جب تک کہ باقی رہی وقت اور جب وقت نکل
گیا تو وضو بہی ساقط ہوا اور اگر وضو کیا ایک عورت مستحاضہ نے وقت طلوع ہونی آفتاب کے
تو باقی رہا وضو اوسکا جب تک کہ نہ تمام ہو وہی وقت ظہر کا خلاف ہے نزدیک ابی یوسف اور
زفر کے لیکن ضرور ہے کہ باندھی رکھی کپڑے کو واسطی کمتی کرنے نجاست کی اور اگر پہنچی نجاست
اوپر کپڑے کی زیادہ درہم سے پس لازم آیا اوسکو دھونا جب جانی کہ نہ لگی نجاست دوبارہ
اور اگر جانتا ہے کہ وہ کپڑا پھر نجس ہوگا تو نہ دھووے اور یہہ ہے قول انسب ہی
اور صاحب عذر نے جب وقت کہ روکا خون کو ساتھ علاج کی تو وہ صاحب عذر نرہا
جیسی کہ فصد والا **مسئلہ** اور اگر حیض والی عورت نے گدی رکھہ کر خون کو روکا تو وہ
صاحب عذر ہے لازم ہی اوسکو کہ نرکھی روزہ اور نہ پڑہے نماز **مسئلہ** اگر
ایک شخص کے اوپر بدن کے دانہ چیچک کے ہیں اور بعضے دانون سے
پانی جاری تہا جب کہ وضو کیا اوسنی پھر بعضے اون دانون سے جاری ہوا پانی

کہ پہلی اوسی سے نہین جاری تہا تو اس صورت مین ٹوٹ گیا وضو اوسکا **مسئلہ** اگر جاری ہو خون نکسیر کا ایک نتہنہ سی اور بند نہین ہوتا اب اوسنی بضرورت نماز کی وضو کیا پہر جاری ہوا دوسری نتہنہ سی خون تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا **مسئلہ** ایک شخص کے تئین ایک ا عذر ہی مثلا جاری ہی خون ایک مقام سی پہر تہم گیا اور اوسنی وضو کیا وسطی اور حدث کی کہ جسمین کوئی عذر نہ تہا اور پہر جاری ہوا خون اوس عذر پہلے سے پس لازم آیا اوسپر وضو کرنا اور جسوقت کہ تہم جاوی خون بیچ ایک وقت ساری نماز کے پہر آیا وہ ہی خون اوسکو تو نہین کہ صاحب عذر اور جسوقت نکلا خون ناک سے ایک لخت جمی ہوئی خون کا پس نہین ساقط ہوگا وضو اوسکا اور اگر آیا قطرہ پتلی خون کا تو ٹوٹ جائیگا **مسئلہ** اگر ایک چہری نے چوسا کسی عضو کو اور بہر گئے خون سے وہ چہری اگر ہی وہ بڑی چہری تو ٹوٹ گیا وضو اگر ہی چہوٹی چہری سے تو نہین ساقط ہوا **مسئلہ** ایک جونک لگائی گئے اوپر عضو کے اور اتنی بہری خون سے کہ گمان کامل ہو کہ جب چہڑائی جائیگی وہ جونک تو جاری ہوگا خون عضو سے تو اس صورت مین ٹوٹ جائیگا وضو **مسئلہ** اور مکہی اور مچہر جسوقت کہ چوسی خون اور پہر جاوی تو نہین ٹوٹتا وضو اور خون اور قی اسقدر کہ نہین توڑتے وضو کو پس نہین ہی نجس اور نہین منع کرتی نماز کو لگنی کپڑے سی کہ حکم معدوم ہونی کا اوسکو اگرچہ بہت سی لگی ہو **مسئلہ** اگر سویا ایک شخص اوپر پہلو کے یا تکیہ یا گہٹنہ لگا کر یا کسی اور چیز کی کہ نکال لینی اوسکی سے گر پڑی زمین پر تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا **مسئلہ** اور اگر سویا بیچ نماز کے کہڑا یا بیٹہا یا سجدہ مین یا رکوع مین پس نہین ہے اوسپر کہ وضو کرے **مسئلہ** اور اگر سویا باہر نماز کے اوپر طور سجدہ کے تو بیچ اوسکی اختلاف علماء کا ہے یعنی بیچ ظاہر مذہب کے یہہ ہے کہ ٹوٹ گیا وضو اور اگر سویا بیٹہہ کر یا سویا رکہہ کر چوتڑ کو اوپر ایڑیون کے جدا کر کے تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا ذکر کیا اسکو امام محمد نے بیچ کتاب صلوۃ کے **مسئلہ** اور اگر سویا اسطرح پر کہ بیٹہا چوتڑ پر اور کہڑے کئی دونو گہٹنی اور پہنچا دونو ہاتہ لیون کو

تو ایسے مین تو بھی نہین ساقط ہویگا وضو اور اگر بیٹھا سطح پر کہ بیان کیا گیا ہی اور لگایا
سر کو اوپر دونو گھٹنون کی تو بھی نہین جائیگا وضو **مسئلہ** اگر گر پڑا سونی والا اور جاگ
اوٹھا پہلی گرنی زمین کی تو نہین ٹوٹا وضو اوسکا اور اگر جاگا پیچھی گرنی کے تو ٹوٹ گیا وضو
اوسکا **مسئلہ** اگر ایک شخص اوپر پشت ننگی جانور کے سوار ہے سوتا ہوا اگر جانور ہووے اوپر
چڑھتا ہوا ہموار رستہ مین یا اوترتا ہو ساقط ہوگا وضو اور اگر چڑھتا ہو یا اوترتا نہین ہے تو
قایم ہی وضو اوسکا **مسئلہ** اور نہین ٹوٹتا وضو کہ سویا ہو بیٹھا ہوا اوپر پالان سواری کے
برابر ہے کہ چڑھتی ہو یا اوترتے ہو **مسئلہ** اگر ایک شخص بیہوش یا مجنون یا نشہ
سی مست ہوا ایسے ساقط ہوا وضو اوسکا اگرچہ تہوڑی دیر رہی اور تعریف نشہ کی یہہ ہے کہ
نہ پہچانی مرد کو عورت سی اور آسمان کو زمین سے اور کہا بیچ محیط کی کہ جسوقت فرق ہووے
بیچ چلنی اوسکی کے پس وہ نشہ مین ہے **مسئلہ** اور توڑتا ہے قہقہہ نماز اور وضو کو بیچ نماز
رکوع اور سجود والی کے خواہ جانکر ہو خواہ از خود ہو **مسئلہ** اور اگر قہقہہ مارا بیچ نماز جنازہ
یا سجدہ تلاوت یا سجدہ سہو کے تو نہین ٹوٹا وضو **مسئلہ** اگر سویا بیچ نماز کی اور قہقہہ مارا ایسے
ٹوٹ گئی نماز اور قایم رہا وضو اوسکا یہہ ذکر کیا ہی بیچ اصل کے اور کہا بیچ محیط کے کہ ٹوٹ
گئی نماز اور وضو اور اسیکو اختیار کیا علما متاخرین نے اور قہقہہ مارنا لڑکے کا بیچ نماز
مطلق کے نہین توڑتا وضو کو **مسئلہ** اور ضحک توڑتا ہی نماز کو اور نہین توڑتا وضو کو
اور تبسم نہین توڑتا وضو اور نماز کو اور قہقہہ اوسکو کہتی ہین کہ ظاہر ہو اوس سے قاف اور
ہی اور سماعت کرہی اوسکو آپ اور پاس والا اور کہا بعض نے کہ جسوقت ظاہر ہوں کچلیان
دانت کی اور تبسم اوسکو کہتی ہین کہ نہ سنائی دیوی آواز اوسکی اپنے تئین نہ اور
دوسری کو اور ضحک اوسکو کہتی ہین کہ سنائی دیوی اپنی تئین اور نہ سنائی دیوے
دوسرے کو **مسئلہ** مباشرت فاحشہ توڑتے ہی وضو کو نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور خلاف
ہی امام محمد کی اور مباشرت فاحشہ اوسکو کہتی ہین کہ عورت اور مرد برہنہ آپسمین لپٹین اور شرمگاہین دونو

لی جاتین اگرچہ کچھہ نہ نکلی **مسئلہ** چھونی ذکر سے اور مساس کرنی عورت کبھی اور
کھانی چیز پکائی ہوئی آگ سے نہین توٹتا وضو نزدیک علما ہمارے کے اور خلاف ہے
شافعی کے **مسئلہ** حجامت کروانا اور ناخن کٹوانے بعد وضو کے نہین واجب ہے
دوبارہ کرنا وضو کا اور نہ واجب ہے اوس جگہہ کا دہونا **مسئلہ** اور جس شخص کو
یقین غالب کہ وضو ہے اور شک ہو وضو نہین ہے پس نہ وضو کرے اور اگر شک ہو
بیچ وضو کی پس چاہئی کہ وضو کرے اور شک وسکو کہتی ہین کہ دو جانب برابر ہون
بیچ عدم اور وجود کے اور جس شخص کو شک ہو درمیان وضو کے خشک رہنی بدن کا
پس چاہیئی کہ دہووے اوس بدن کو کہ شک ہوا اور جس شخص کو شک ہو بعد تمام
ہونی وضو کے پس نہ دہووے اوسکو جب تک کہ یقین ہو

فصل اکیسوین

بیچ بیان احکام نجاست کی

نجاست اوپر دو قسم کی ہی ایک نجاست
غلیظہ اور دوسری نجاست خفیفہ پس نجاست غلیظہ ہی مثل پیشاب اور پیخانہ اور
خون اور شراب اور کتا اور گوشت پوست اور کل اجزا خنزیر یعنی سؤر کے اور گوشت
حرام جانورونکا جب کہ ذبح کئی گئی ہون بغیر بسم اللہ کے اور اگر ذبح کیا ہو ساتہہ بسم اللہ
کی تو اس صورتمین اوپر گوشت اور پوست اونکی کے نماز جایز ہوگی خواہ دباغت کی گئی
ہوں یا نہ ہون مگر سؤر جو ذبح کیا جاوے ساتہہ بسم اللہ کے تو بہی نہین پاک ہوگا اگر نکالا پوست
اوسکی کو پس بیچ ظاہر روایت کی علما ہمارے نہین پاک ہوگی اور اوپر اسیکی ہین تمام مشایخ
لیکن روایت ابی یوسف سی ہی کہ پاک ہوگئی کہال اوسکی دباغت اور جایز ہی بیچنا اوسکا
مسئلہ اور گوبر اور لید گہوڑیکے داخل ہے بیچ نجاست غلیظہ کے نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور
ابو یوسف کے امام کو نجاست خفیفہ ہی اور بیچ غنیۃ الفقہا کی لکہا ہی کہ پیشاب گدہی کا اور چرکین بچے غیر اور لطی کی نجاست غلیظہ
ہی **مسئلہ** نجاست خفیفہ نزدیک ابی حنیفہ اور ابو یوسف کے مانند پیشاب ایسی جانور کے ہی کہ حلال ہو
گوشت اوسکا اور نزدیک امام محمد کی پاک ہے پیشاب اوس جانور چرندہ کا کہ حلال ہو گوشت اوسکا اور یہہ قول امام

امام مالک کی ہی اور فتوی اوپر قول امام ابو حنیفہ اور امام یوسف کی ہے اور بیٹہہ اور
جانور اوڑنی والی کی کہ حرام ہے گوشت اوسکا پس نجس ہے نزدیک ابو حنیفہ کی اور یہہ
ہی روایت فقیہہ ابی جعفر ہندوانی کی ہے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی نجاست
غلیظہ ہی اور یہہ ہی صحیح ہی ذکر کیا اسکو بیچ کتاب مصفا کی اور بیچ روایت کرخی کی ہی
کہ نزدیک امام حنیفہ اور امام یوسف کی پاک ہی اور نزدیک امام محمد کے غلیظ مانند پاخانہ
اور بیٹ کے ہی مسئلہ اور پیشاب بلی کا بیچ ظاہر مذہب کے نجاست غلیظہ سی ہی اور
جو کہ لیکن نہیں بیٹہہ اون جانوروں اوڑنی والون کی کہ حلال ہے گوشت اونکا سوای مرغی اور بط
کی پاک ہی نزدیک علما ہماری کی مثل کبوتر اور چڑیا اور مثل ان جانوروں کی اور بیٹہہ ان
جانوروں کے اگر پڑی بیچ پانی کے تو نہین ناپاک کرتی پانی کو اور اسیطرح مینگنی جو ہی
اگر گری بیچ تیل کے تو نہین ناپاک کرتی اگر ہووی تہوڑی سے واسطی آسانی خلق کے اور
اگر انڈا بدن مرغی سے نکلتی ہے گرا بیچ پانی کے یا شوربہ کی تو نہین ناپاک کرتا اور اسیطرح
بچہ بکری کا اور کہیں دودہ بکری کی کہ اوسکو میوسی کہتی ہین جسوقت کہ نکلی بکری مری
ہوئی سے پس جسوقت کہ گری پانی ہین تو وہ ناپاک نہین کرتے مسئلہ اور پانی مستعمل وضو
اور غسل کا داخل ہے نجاست غلیظہ کے نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک ابی یوسف کے
نجاست خفیفہ ہی اور نزدیک امام محمد کے پاک ہی لیکن اور کو پاک نہین کرتا اور فتوی دیا ہے
اوپر قول امام محمد کی اکثر علماے اور پانی مستعمل اوسکو کہتی ہین کہ جسنی حدث کہ دور کیے یا ساتہہ ارادہ
عبادت کی استعمال اوسکا کیا ہو مسئلہ اگر عورت نی دہویا دیگچہ یا پیالہ یا ہاتہہ واسطی چہانی مٹی کی یا
میسل یا آٹے کی تو وہ پانی مستعمل نہین ہوگا بلکہ وہ پاک ہے اور پاک کرتا ہی مسئلہ تمام پوست یعنی کہال
جانوروں کی جو دباغت کی گئی ہون تو جائز ہی نماز اوپر اوس کی بچہا کر ہویا اوڑہ کر ہووا ور پہنی ہی اوسکی سے بنانا
ڈول اور مشک وغیرہ کا درست ہے مگر پوست سور کا بسبب نجاست کے اور پوست آدمی کا بسبب بزرگی کی نہین پاک ہوتی
دباغت سی اور ذکر کیا اسفیجابی نے بیچ شرح اپنی کے یہہ کہ جو جانور کہ ذبح کیا جاوے

ساتھ ذبح اللہ کے ہی پاک ہوتی جلد اوسکی اور چربی اور کل اجزا اوسکی سوای خون کی اور وہ جانور حلال ہو
حرام ہو مسئلہ اگر بال آدمی کا جبکہ گرے بیچ پانی کی بقدر ناخن کی تو ناپاک ہوگا پانی اور بیچ فتاوی کے
لکھا ہی کہ جس جانور کا جھوٹا نجس ہے نہیں پاک ہوتا گوشت اوسکا بسبب ذبح کرنی کے اور روایت ہی امام محمد
کے جلد کتے اور گرگ یعنی بھیڑیے کی پاک ہوتی ہی ساتھ ذبح کرنیکی اور ہڈی جانور مردہ کی اور ہڈیان اونکے
نفس اور بال پر اور سم پاک ہین اگر نہ ہووی اوپر اونکے چکنائی اور جلد فیل یعنی ہاتی کی پاک ہوتی ہی ساتھ دباغت
اور ہڈیان اوسکی پاک ہین پس جائز ہی بیچنا اوسکا لیکن نزدیک امام محمد کی نہین درست ہی بیچنا [illegible] اگر
[illegible] مسئلہ روایت ہی امام محمد سی کہ اگر ہووی بیچ گردن عورت کی ہار ہڈیون یا
دانتون شیر یا لومڑی یا کتی کا تو جائز ہی نماز اوس [illegible] بخلاف آدمی اور خنزیر کی اور سے نماز درست نہین ہے
اور ذکر کیا شیخ اجل اسپیجابی نی بیچ شرح [illegible] کی کہ پوستین جسوقت کہ لایا ایک شخص شہر کفار سے
بیچ شہر اسلام کی اور معلوم ہوتا ہی یہہ کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھ چربی مردہ کی تو نہین جائز ہی
نماز اوسپر جب تک کہ نہ دہوئی جاوی اور اگر جانا گیا کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھ چیز پاک کے تو
درست ہی نماز اوسپر اگرچہ نہ دہووی اور اگر شک ہووے تو بہتر ہے کہ دہووی اوسکو اور دباغت
اوپر دو قسم کی ہے ایک دباغت حقیقی اور دوسری دباغت حکمی حقیقی یہہ ہے کہ دباغت
کیا اوسکو ساتھ چیز پاک کے مانند چھلیون کیکر اور زمین شور اور نمک اور مثل اوسکے
اگر بھیگ جاوے بعد دباغت حقیقی کے پس نہین عود کرنے کی نجاست اور
دباغت حکمی یہہ کہ پاک ہو جاوے ساتھ مٹی یا سورج کی یا خشک ہو ہوا
پھر اگر وہ تر ہو گئی تو اسمین امام حنیفہ سے دو روایتین ہین بیچ ایک روایت کی یہہ ہی کہ
عود کریگی نجاست اور پھر دوسری روایت کی یہہ ہی کہ نہین عود کریگی اور یہہ حکم ہی بیچ اوس کپڑی
کہ لگی ہو اوسکو منی اور پھر کھرچکی چھٹائی ہو اور یہہ ہی حکم ہے زمین کا جسوقت کہ خشک
ہو گئی ہو نجاست اور یہہ ہی حکم ہے کوئیں کا جسوقت کہ خشک ہو گیا ہو یا سے
پھر آجاوے [illegible] روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ عود کرتے ہے

لگی ہے نجاست اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نہین عود کرتی نجاست اور صحیح
یہہ ہی کہ عود کرتی ہے نجاست بیچ منی کے اور نہین عود کرتی نجاست بیچ زمین کے اور
کوئین وغیرہ کی اور بیچ فتوی قاضی خان کی ظاہر یہہ ہے کہ عود کرتی ہے نجاست بیچ کوئین کے
اور ذکر کیا بیچ محیط کی کہ نہین عود کرتی ہے ہرگز اور عود کرتی ہین بہر آنی کو

فصل پانچوین بیچ بیان کوئین کے

اگر گری بیچ کوئین کے نجاست پس کھینچا جائیگا
کل پانی اوسکا تو پاک ہوجائیگا اور اگر گرا بیچ کوئین کے چوہا یا چڑیا اور مانند اوسکی اور
مر گیا تو کھینچی جائینگی اوس سے بیس ڈول سے تیس ڈول تک اور اگر مرا بیچ کوئین کی کبوتر
یا مرغی یا بلی نکالی جائینگی اوس سے چالیس یا پچاس ڈول اور اگر مری بکری یا کتا یا آدمی
نکالا جائیگا اوس سے سارا پانی اور نکلا بیچ کوئین کے کتا یا سور جیتا اور نہین ڈوبا
موہنہ اوسکا بیچ پانی کے پس ناپاک ہوا پانی اوسکا اور جو حیوان نکلا کوئین سی جیتا
اور ڈوب گیا تہا موہنہ اوسکا اگرچہ ہی جہوٹا اوس جانور کا پاک پس نہین وضو
کرینگی اوس سے واسطی احتیاط کی اور اگر وضو کیا تو درست ہی اور اگر جہوٹا ہے
اوس جانور کا نجس پس کھینچا جائیگا کل پانی اوسکا اور اگر ہے جہوٹا اوسکا مکروہ کھینچی
جائینگی اوس سے بیس ڈول اور اگر ہے جہوٹا اوسکا مشکوک کھینچا جائیگا کل پانی کوئین کا
اسیطرح روایت کی گئی ہے امام ابو یوسف سے بیچ فتاوی قاضی خان کے اگر پہول گیا یا
پہٹ گیا جانور جہوٹا یا بڑا جانور کھینچا جائیگا کل پانی کوئین کا اور اگر مری ایک چڑیا یا چوہا
اور نہین معلوم ہے کہ کب گری ہے اور پہولی اور نہ پہٹی ہی دوبارہ پڑہنی چاہیئی نماز ایک رات دن
اگر استعمال کیا ہو اوس پانی سی کہ پہٹا یا پہولا ہی بیچ اوسکی جانور پس چاہیئی کہ دہووے اوس چیز کو کہ جسی
لگا ہی وہ پانی اور دوبارہ پڑہنی چاہیئی نماز تین رات دن کی نزدیک ابو حنیفہ کی اور کہا امام محمد اور ابی یوسف
نی کہ نہ پڑہنی چاہیئی دوبارہ کوئی نماز جب تک کہ نہ معلوم ہو کہ کب گری ہی اور جسوقت کہ گری بیچ کوئین کے
ایک مینگنی یا دو مینگنیاں بکری کے یا اونٹ کی تو نہین نجس ہونی کا اور اگر گری مینگنی وقت دوہنی دودہ کے

اور نکالا اوسکو اوسیوقت تو نہین نجس ہویگا اور روایت ہی ابی حنیفہ سی اگر ہی مینگنی حالت
تو نہین ناپاک ہویگا پانی جب تک کہ پہوٹ نجائی اور اگر ہی مینگنی تر یا ٹوٹی ہوئی ہو اختلاف
ہی درمیان علمار کی یعنی فتوی دیا ہی بعضی علمار نی کہ نجس ہے اور کہا بعضون نے کہ برابر ہے
تر اور خشک اور لید اور گوبر مثل مینگنی ٹوٹی کی ہے اور اکثر مشایخ نی کہا ہے کہ اعتبار رکہے
جائیگی ضرورت سی اگر ضرورت ہی تو فتوی دیا ہی کہ پاک ہے اور اگر نہین ضرورت ہی تو ناپاک
ہی اور گوبر اگر ہی سخت تو وہ مثل مینگنی کے ہی اور اگر گری جرکین کبوتر یا چڑیا کی تو نہین
ناپاک ہوا پانی نزدیک علماء ہماری کی اور اگر ہے جرکین یعنی بیٹہہ مرغی کے تو ناپاک ہوویگا پانی
اور بیٹہہ چمگادڑ کی اور پیشاب اوسکا نہین ناپاک کرتا پانی کو اور اسیطرح نہین ناپاک کرتی بیٹہہ
اوس جانور کے کہ کہایا جاتا ہے گوشت اوسکا پرندون سی خلاف ہے واسطی محمد کے **مسئلہ**
اگر پیشاب کیا بکری نے بیچ پانی کے یا گائی نے تو نجس ہوجائیگا پانی مگر نزدیک محمد کے نہین ناپاک
ہونیکا اور اگر پڑیگا خون یا شراب بیچ کوئیں کے نکالا جائیگا کل پانی اوسکا **مسئلہ** بیچ کتاب
ذخیرہ کی ہے ایک شخص جُنبی نی کوئین سے ڈول پانی کا نکال کر اور سر کے ڈالا کہ پڑیگا پانی مستعمل
جسم کا بیچ کوئین کی اور پہر نکالا پانی دوبارہ کوئین سے پس نہین نجس ہویگا واسطی ضرورت کے
مسئلہ ایک شخص جُنبی بیچ کوئین کے اوترا واسطی نکالنی ڈول کی کہا امام ابوحنیفہ نے
وہ شخص جُنبی اور کوان دونو ناپاک ہین اور ایک روایت ہی امام حنیفہ سے کہ جنابت سی پاک ہوا
اگر کلی کے اور ناک مین پانی دیا اور کوان اور بدن اوسکا غلیظ رہا اگر پڑہے قرآن شریف
تو درست ہی یعنی جنابت غسل سے پاک ہوا اور بسبب پانی مستعمل کی بدن ناپاک رہا اور کہا امام
یوسف نے جُنبی ناپاک ہے اور پانی پاک ہے اور کہا امام محمد نے کہ دونو پاک ہین یہہ اختلاف اوس
صورت مین ہی کہ نہ ہووی اوپر بدن یا کپڑی جُنبی کی نجاست حقیقی اور اگر ہی اوپر بدن یا کپڑی کے نجاست
حقیقی تو ناپاک ہوگا پانی بالاتفاق **مسئلہ** اگر گرے زیادہ ایک چڑیا سے نزدیک امام
یوسف کی یہہ ہی کہ تین دہ چڑیان چار تک تو نکالی جائنگی ڈول بیس سے تیس تک اور اگر ہین دس

دس تو نکالا جاویگا پانی سارا کوئین کا اور اگر ہے کوان چشمہ دار کہ نہین نکل سکتا سارا پانی کوئین
تو نکالا جاویگا پانی جسقدر کہ بیچ کوئین کے ہی اور اختلاف کیا ہی اندازمین کہا بعضون نے کہودا جاوے
گڑہا مثل گہراو او طول اور عرض پانی کے اور کہینچا جاوی پانی کوئین کا اسقدر کہ بہر جاوی وہ
گڑہا اور کہا بعضون نے حکم کرین دو شخص جو مہارت رکہتی ہون بیچ اندازہ کرنی پانی کے پس کہینچا جاوے
موافق حکم انہون کے اور روایت ہی امام محمد سے کہ نکالی جاوین دوسو ڈول سے تین سو ڈول تک اور یہ رخصت
ابطی کی مانند کلین مرعی کی ہے اور کہا بعضون نے روایت ابی حنیفہ اور امام یوسف سے کہ اگر بیٹھہ کے جانے
اور ڈالنی والی نے تو نہین ناپاک ہوئی کا کپڑا اگر جسوقت کہ بہت ہو تو ناپاک ہوگا اور ناپاک ہوگی مرتبت
اگرچہ تہوڑا ہی ہو اور نہین ناپاک ہونیکا پانی کوئین کا اور جسوقت کہ کہینچا پانی بسبب گرنی چڑیا کی
کہینچی بیس یا تیس ڈول کے پاک ہوگا ڈول اور رسی **مسئلہ** اگر مری بیچ پانی کے جانور ایسا کہ
نہین ہے خون بیچ اوسکے بہتی والا مثل جہینگر اور بچہو اور مکہی اور پسو کے تو
نہین نجس کرتا ہے پانی وغیرہ کو اور اسیطرح نہین نجس کرتا ہے مرنا اوس جانور کا جو
کہ رہنی والا بیچ پانی کے ہی مثل مچہلی اور کیکڑے اور مینڈک اور کہنکڑا وغیرہ اگرچہ مرا انہون
پانی کی لیکن مچہلی نہین نجس کرتی نزدیک سبکی اور اگر مینڈک مری بیچ پانی تہوڑی ہو
درخت انگور کے اختلاف ہی بیچ اسکے علماء متاخرین کا کہا اکثر علماء نے کہ نجس کرتا ہے
اور ذکر کیا اسفیجابی نے بیچ شرح اپنی کے کہ جو جانور رہتا ہے بیچ پانی کے
اور حرام ہے گوشت اوسکا اگر مرے بیچ پانی کے اور پہول جاوے یا گل کر
پہٹ جاوے پس مکروہ ہی پینا اوس پانی کا اور اگر مری سانپ جنگلی بیچ پانی کے پس
ناپاک کرتا ہی پانی کو اور اسیطرح ناپاک کرتا ہی سانپ پانی کا اگر ہے بڑا اور خون
اوسکا بہنی والا اسیطرح چہپکلی اگر ہے بڑی اور خون اوسمین جاری ہے **فصل**
تیئیسوین بیچ بیان جہوٹے چیز کے جہوٹا آدمی کا پاک ہی خواہ مسلمان
ہو خواہ کافر خواہ جنبی خواہ حیض اور نفاس خواہ بی وضو خواہ وضو والا ہو اور جہوٹا اوس جانور کا

ہی ابی حنیفہ کی کہ تحقیق ابی حنیفہ کی دہویا کپڑا بیچ قطرہ خون کی پہر لیسی اور درہم او سکو لگی
کہ عرض درہم کا مثل عرض ہتیلی کے ہی اور کہا فقیہہ ابو جعفر نے کہ انداز کیجائیگی نجاست سخت
ساتہہ وزن کی مثل پیخانہ کی اور انداز کیا جائیگا بیچ نجاست تیلی کے ساتہہ ہتیلی کے مثل پیشاب اور
شراب کے **مسئلہ** اگر لگے چکنا ہی نجس کم درہم سی اور پہر پہیل گئی کہا بعضون نے کہ اعتبار کیا جائیگا
وقت لگنی چکنا ہی کے پس نہ منع کرینگے جواز نماز کو اور کہا بعضون نے کہ منع کرینگی اگر ہوگئی
ہی وقت پڑہنی نماز کے زیادہ درہم سی اور ساتہہ اسیکی فتوی دیا گیا ہی **مسئلہ** اور اگر لگی
چکنا ہی نجس اوپر ہات کی یا مینہدی لگائی گئی اوپر ہات کی اور پیوستہ ہوئی بیچ جلد کے
دہوری اوسکو تین مرتبہ خواہ ہات ہو خواہ کپڑا ہو پس پاک ہوگا اگرچہ باقی رہی اثر
چکنا ہی کا اور رنگ مینہدی کا اور جو پیوستہ ہوا ہی بیچ جلد کے وہ معاف ہی **مسئلہ** اور
ذکر کیا ہی بیچ محیط کی پاک ہوتا ہی کپڑا ساتہہ اس شرط کی کہ صاف ہو جاوے یعنی نکلی پانی
اوس سے صاف اگرچہ دہویا ہو بغیر نچوڑنی اور صابون کے **مسئلہ** روایت کیا گیا ہی ابی یوسف
سی بیچ پاک کرنی تیل نجس کے چاہئی کہ پہلی ڈالے تیل کو بیچ ایک برتن کی پہر ڈالی اوس تیل میں
پانی پس سبب تیل اوپر پانی کی آویگا پہر جدا کرے اوس تیل کو اوس پانی سے اسیطرح
کرے تین دفعہ پس پاک ہو جائیگا وہ تیل نزدیک ابی یوسف کے **مسئلہ** ذکر کیا ہی
بیچ ذخیرہ کی ایک شخص نے تیل لگایا اوپر پیرون کی پہر وضو کیا اور دہویا پیرون کو پس
نہین قبول کیا پیرون نے پانی کو جائز ہی وضو اوسکا **مسئلہ** بیچ ایک کپڑی کی لگی نجاست
کم درہم سی پہر پہنچی اندر کی طرف اور ہوگی زیادہ درہم سی منع کریگی جواز نماز کو **مسئلہ** اگر لپیٹا
کپڑا نجس تر بیچ کپڑی پاک خشک کے پس ظاہر ہوئی نمی کپڑے نجس کے بیچ کپڑی پاک کے لیکن نہین ہوا
تر اتنا کہ نکلی قطرہ اوس سے پس صحیح یہہ ہے کہ نہین ہوا نجس اسیطرح حکم ہے بیچ کپڑے تر پاک
اور خشک کے جسوقت کہ بچھایا ہو اوپر زمین ناپاک نم کے **مسئلہ** اور اگر سویا
اوپر بچھونی نجس خشک کے پہر پسینہ آیا انسکو اسقدر کہ تر ہوگیا بچھونا اوسکی پسینہ سے اور لیکن نہین تر ہوا اوس

اور اوسکا تری نچوڑنی کی سے تو نہین ہوا نجس بدن اوسکا اور یہہ ہی حکم ہی اگر دہوئی اونچی
پاؤن اور چلا اوپر نمدہ نجس کی **مسئلہ** اگر چلا اوپر زمین کی اور تر ہو گئی زمین گیلے پاؤن سے
اور نہین لگی تری زمین کی اوپر پاؤن اسکے تو جایز ہے نماز اوسکی اور اگر گارہ ہو کر زمین
پاؤن مین لگی تو نہین جایز ہے نماز اوسکی **مسئلہ** کہا بیچ ذخیرہ کی کہ دوکھتی مین آنکھین ایک
شخص کے اور نکلتا ہی کیچڑ آنکھہ سے اور جمع ہوتا ہی ایکطرف آنکھہ کی واجب ہے کہ بہت سے
کری بیچ پہنچانی پانی کی اگر نہ نقصان کرتا ہو پانی جیسا کہ سعی کرتا ہے واسطی پہنچانی پانی
کی بیچ کوئی آنکھون کے **مسئلہ** جسوقت کہ ڈالا تیل کان مین اور ٹہیرا بیچ دماغ کے
ایکدن پھر نکلا ناک سے تو نہین واجب ہے وضو کرنا اوپر اوسکی اور اگر موہنہ سے نکلا تو اوسکو
وضو کرنا ضرور ہے اور اگر گیا پانی کان مین غسل کے وقت پھر نکلا ناک سے تو ضرور نہین وضو
کرنا اور اگر نکلا موہنہ سے تو ضرور ہی وضو **مسئلہ** جسوقت کہ اچھا ہو کر زخم کا پوست
مردار اوتر آیا اور برابر ہوا سارا زخم مگر تھوڑا سا پوست جا ملی نکلنی پیپ سے باقی ہے نہیں
جایز ہوگا وضو کرنا اگرچہ نہ پہنچی پانی نیچی اوس پوست کی **مسئلہ** ایک شخص نے
بعد وضو کے منڈائی سر کی بال یا منڈائی داڑہی یا کترائی ناخون پس نہین واجب ہے
پہنچانا پانی کا اوپر ان عضو کے **مسئلہ** اگر بہتا ہی پانی موہنہ سے کسی شخص کے سوتی ہوئی تو پاک ہے
وہ پانی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ محیط کی کہ اگر خشک ہوے وہ پانی اور اثر رہا یا رنگ باقی اوسکا پس وہ نجس ہے
اور کہا بیچ ملتقط کی کہ پاک ہی وہ پانی اور اگر معلوم ہووی کہ آیا شکم سی تو نجس ہے **مسئلہ** نجاست خفیفہ
مثل پیشاب اوس جانور کے کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوسکا اگر لگی اوپر کپڑی یا اور کسی چیز کی تو نہیں ناپاکی
موقوف ہی اوپر بہت غلبہ کے روایت ہی ابوحنیفہ سی کہ مقدار اوسکی ایک بالشت سے ایک بالشت تک ہے
عرض اور طول کی ہی اور روایت ہی امام محمد سی کہ اندازہ کیا جاویگا چوتھائی کا اور بیچ اسکی اختلاف ہے
کہا بعضی علمانی مراد چوتھائی سے چوتھائی سارے کپڑی کی ہے اور کہا بعضون نے کہ
اعتبار کیا جاویگا جگہہ نجاست کی اگر ہی آستین تو چوتھائی آستین کے اور اگر ہے

ہی دامن تو جو بہاہی دامن کی اور اگر ہی کلی تو جو بہاہی کلی کے اگر ہی چادرہ تو جو بہاہی چادرہ کی اگر
ہی چاندنی تو جو بہاہی چاندنی کی بانٹ کی اور کہا بعض نے کہ مراد جو بہاہی اوس کپڑی کی ہی کہ
لائق پردہ کرنے ستر عورت کی ہووی اور فتوی اوپر قول پہلے کے ہی **فصل چوبیسوین**

بیچ بیان طہارت نجاست حقیقی کے واجب ہے اوپر نماز پڑھنے والون کے
کہ پاک کرنا بدن کا اور کپڑے کا اور اوس جگہہ کا کہ پڑھتا ہی اوپر اوسکی نماز جیسا کہ جائز ہے دور کرنا نجاست
کا ساتھہ پانی مطلق کے اسیطرح جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتھہ پانی مقید اور ساتھہ کل بہنے والی
چیز پاک کی اگر ہو سکتا ہی دور کرنا نجاست کا اوس سے مثل سرکہ کی اور اسیطرح درست ہی دور کرنا
بعضی نجاستونکا ساتھہ آگ کی اور مٹی کی جیسا کہ آلودہ ہو چھری یا شمشیر یا سر بکری کا خون مین پھیر
ڈالا جاوی بیچ آگ کی اور خون جل جاوی تو پاک ہوگا اور شمشیر اور چھری اگر آلودہ ہووی بیچ خون کے
اور پونچھا اوسکو ساتھہ مٹی کی تو بہی پاک ہوتی ہی **مسئلہ** اور روایت ہی امام محمد سے جسوقت کہ
نجس ہو ہات مسافر کا اگر پونچھہ ڈالی اوسکو ساتھہ مٹی کے تو پاک ہوگا **مسئلہ** اگر ایک
کپڑا دراز کہ لگی اوسمین نجاست ساتھہ ایک طرف کی اور باندھا اوسکا ساتھہ بند طرف پاک کے واسطی نماز
کی اور رکھا اوپر زمین کی ایکطرف ناپاک جگہہ کو یعنی ناپاک جگہہ کپڑی کو اوپر زمین کی ڈالا پس
اگر حرکت کرتا ہی وہ کپڑا وقت قیام اور رکوع کی بیچ نماز کے تو نہین درست ہی نماز اور اگر
حرکت نہین کرتا تو درست ہی **مسئلہ** اگر جسم دار نجاست لگی بیچ موزہ کی مثل نجاست کی روایت ہے
ابو یوسف سے کہ پونچھی اوسکو ساتھہ مٹی کے خوب طرح پس پاک ہوگا موزہ اور اوپر اسیکی فتوی ہی علما
ہماریکا ذکر کیا اسکو بیچ محیط کے اور اگر نہین ہے جسم نجاست کا جیسی کہ پیشاب اور شراب تو
نہ ہووی اوسکو خواہ تر ہو خواہ خشک ہو اور یہہ ہی قاضی امام ابو علی نسفی نقل کرتی تہی
شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے کہ جسوقت چلی اوپر کیچڑ نجس کے اور لگی تہوڑا سے کیچڑ اوپر موزہ کے
اور رگڑی اوسکو ساتھہ زمین کی پس پاک ہو جائیگا موزہ نزدیک ابی حنیفہ کے اور اسیطرح
روایت کیا ہی فقیہہ ابو جعفر نے امام ابو حنیفہ اور ابی یوسف سے کہ نہین شرط [illegible] موزہ کا

اور اسیطرح درست ہی دور کرنا نجاست کا ساتہہ ملنی اور کہرچنی اور چہیلنی ہاتہون سے مگر کرنا اور
اور چہیلنا موزہ کا جب ہی کہ لگی ہو اوسکو نجاست جسم دار خشک پس ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور امام
یوسف کے پاک اور خلاف ہی امام محمد کی اور ذکر کیا ہی بیچ محیط کی کہ تحقیق امام محمد نی رجوع کی ہی اوپر قول
ابی حنیفہ اور امام یوسف کے بیچ رہنی شہر کے واسطی آسانی خلقت کی **مسئلہ** جسوقت کہ چہینٹین پڑین چہوٹی چہوٹی
برابر نوک سوزن کے بیچ پیشاب کے اوپر کپڑی یا بدن کی پس کچہہ مضائقہ نہین **مسئلہ** جسوقت کہ منی لگی اوپر کپڑی یا
بدن کی گاڑہی اور خشک ہووے ہی پس اگر ملکر چہوڑا ڈالا پاک ہوا اگرچہ کپڑا دہویا ہووی اور یہہ ہی صحیح ہی **مسئلہ**
اگر لگی ہو شراب یا اور کوئی چیز نجس اوپر ہاتہہ کے پس اگر چاٹی اوسکو تین مرتبہ پاک ہوجاویگا ہاتہہ کہ نجس ہوا تہا یا
کیا کہ ہوتا ہی موہنہ اوسکا ہونٹ سی **مسئلہ** جسوقت کہ لگی نجاست اوپر کپڑی کی اگر نہین دکہلائی دیتی پس دہووی اوسکو
جبتک کہ یقین ہو اوسکو کہ پاک ہوا اور کہا بعضون نی کہ دہووی اوسکو ایکمرتبہ اور نچوڑی اوسکو خوب پس پاک ہوگا اور کہا
بعضون نی نہ ہوگا پاک جبتک نہ دہووی اوسکو تین مرتبہ اور خوب نچوڑی بیچ ہر مرتبہ کے اور فتوی اوپر قول پہلی کی ہی اور اگر
دکہلائی دیتی ہی نجاست پس دہووی اوسکو تا آنکہ نہ دکہلائی دیوی نجاست اوسی اس اختلاف سے نکلتی ہین مسئلی
مسئلہ روایت ہی ابی یوسف سی کہ جنبی نی جسوقت کہ باندہا تہبند بیچ حمام کی اور ڈالا پانی اوپر بدن کی اسطرح
کہ بہا پانی پشت اور شکم پر سی پاک ہوا جنابت سے پہر ڈالا پانی اوپر تہبند کے پس پاک ہوا کپڑا تہبند کا بہی اگرچہ
نہین نچوڑا اوسکو اور دوسری روایت ہی ابو یوسف سی کہ بہنا پانی کا اوپر تہبند کے کفایت کرتا ہی
پس یہہ ہی بہتر ہے یعنی جدا پانی ڈالنا اوپر تہبند کی احسن ہے اور بیچ کتاب منتقی کے ہی کہ شرط ہی
نچوڑنا پانی تہبند کا موافق قول ابی یوسف کی **مسئلہ** اگر ڈالا کپڑے ناپاک کو بیچ ایک نہر
جاری کے اور نچوڑا اوسکو پس پاک ہوا نزدیک ابی یوسف کی اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب اصل
کے کہ دہووے اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑے اوسکو ہر دفعہ اور کہا امام محمد نے کہ
دہووی اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑے اوسکو تیسری مرتبہ مین ایک دفعہ تو پاک ہوگا
پس معلوم کرنا چاہیئے کہ جس جگہہ شرط کیا گیا ہے نچوڑنا پس لازم ہے کہ
نچوڑی اوسکو اسقدر کہ اگر دوبارہ نچوڑا جاوے تو نہ ٹپکے اوس سے

اوس سے قطرہ اور حد نچوڑنی کی یہہ ہی کہ زور کری بیچ نچوڑنی کے موافق قوت اپنی کی اور بیچ فتاوی ابو اللیث
کی ہی کہ اگر بیچ موزہ کی مقام منڈلی کی استر ہی گڑہیکا ہی اور داخل ہوا پانی بیچ موزہ کی نجس پس ڈہووی موزہ
کو تین مرتبہ اور رہا تہہ سی ہی تین مرتبہ اور نچوڑنا اوسکا کچہہ ضرورت نہین ہی پس پاک ہوا مسئلہ روایت ہی
ابو القاسم صفار سی کہ ایک شخص نے طہارت کی پانی سی اور بہا پانی طہارت کا نیچی پانوکی اور ثابت ہین
موزہ اوسکی تو درست ہی کہ پڑہی نماز اون موزون سے اسواسطی کہ پانی نجس طہارت کا اولاً بہتا ہی بیچ زمین
کی پہر جب پانی اوپر آتا ہی تو پاک کرتا ہی مقام طہارت کو اور موزہ کو بہی مسئلہ اور بیچ کتاب ملتقط
کی ہی کہ پہٹا ہی موزہ اوسکا اور پہنچا پانی طہارت کا نیچی موزہ کی اور تر ہوئی موزہ پانو کی امید رکہتا ہون
کہ درست ہووی یعنی نہین ناپاک کرتا جیسا کہ دیکہتا ہی تو فرش موٹا سطرنجی وغیرہ کا جس وقت کہ ڈبوویں
بیچ نہر کے اور ڈالی رکہیں اوسکو ایک رات دن اور بہتا رہی پانی نہر کا اوپر اوسکی پس پاک ہو جاتا ہی
مسئلہ اگر لگی ہے بیچ ہاتہہ ایک شخص کے نجاست تر اور پکڑا اوسنی دستہ آفتابہ کا اور
ڈالا پانی اوپر ہاتہہ نجس پکڑی ہوئی دستہ کی تو پاک ہوا ہاتہہ اور دستہ یعنی دستہ کو اور ہاتہہ کو
جدا جدا دہونا کچہہ ضرور نہین ہے مسئلہ اگر بوریہ بانس کا تر ہوا نجاست سی اور
خشک ہوا اگر دہووی اوسکو تین بار پی در پی پس پاک ہو جائیگا اور اگر ہے نجاست تر لگی ہوئی
تو بہی دہووی تین مرتبہ اور نہین ہی حاجت اور کسی چیز کے اور اگر ٹاٹ وغیرہ نرم چیز کا ہی تو
دہویا جاوی تین بار اور خشک کیا جاوی ہر بار نزدیک ابو یوسف کی خلاف ہی امام محمد کے
مسئلہ اور بیچ کتاب نوازل کی ہی جس وقت کہ لگی نجاست اوپر ٹہیکری کی یا اوپر اینٹ
پختہ یا اوپر ہانڈی وغیرہ کے اگر ہے وہ پرانی پس دہووی اوسکو تین مرتبہ خواہ خشک کری خواہ
نکرے اور اگر ہے وہ کوری پس دہووی اوسکو تین مرتبہ اور خشک کری ہر دفعہ اور بیچ محیط کی
ہی کہ دہووی اوسکو اسقدر کہ یقین ہوا اوسکو پاک ہونی کا بشرطیکہ نہ رہے اوسمین بوئی
اور رنگ اور مزا اور اگر باقی رہی ان تینون چیزون سے ایک بہی تو نہین پاک
ہوگا اور اسیکی ہے فتوی اکثر علماء کا مسئلہ اور اگر گرم لوہا اور تانبا وغیرہ بجہاوی

بیچ پانی نجس کے پس ناپاک ہوا تو جاتی ہی او سکو تین مرتبہ گرم کری اور نچوڑی اور سکو بیچ پانی پاک
کی تو پاک ہوگا **مسئلہ** بیچ محیط کی روایت ہی شمس الایمہ سرخسی سے جب کہ زمین ناپاک
خشک ہووی اور تری اثر نجاست کا جاتی تو پاک ہوگئی خواہ اوسپر دہوپ آئی ہو یا نہ ہو
مسئلہ سنگریزہ یعنی کنکریاں اگر تر ہوویں بیچ نجاست کی اور پھر خشک ہوویں اور تری
اثر نجاست کا پس جسوقت کہ ہنسی ہوویں بیچ زمین کی تو پاک ہونگی **مسئلہ** اگر ہی بیچی
دونو پاؤن نمازی کی نجاست کم کم درہم سی پس اگر نجاست دونو پاؤنکی جمع کیجاوی
تو ہووی زیادہ درہم سے تو نہین جایز ہی نماز اور اگر ہی نجاست کم درہم سی بیچی پاؤن کے
اور کم ہی درہم سی بیچی سجدہ کی پس اگر جمع کی جاوی نجاست دونو جگہہ کی تو ہووی زیادہ
درہم سی تو بہی نہین جایز ہے اگر کم ہے درہم سی تو جایز ہے اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ
فتاوی ونکی اور اسیطرح جو چیزین کہ اوگتی ہین زمین سے اور کہڑی ہین اوپر زمین کی پس
دور ہوتی ہے نجاست اونکی خشک ہونے سی ذکر کیا اوسکو ہندوسی نے **مسئلہ** روایت ہی
محمد ابن فضل سی کہ پیشاب کیا ایک گدہی نے بیچ زمین کہیتی کے اور پڑی اوپر اوسکی شبنم تین
مرتبہ اور پہر دہوپ پڑی تین دفعہ پس پاک ہوگئی زمین کہیتی کے اور اسیطرح حکم ہی بیچ
پتہر اور اینٹ کی اگر فرش ہو اوپر زمین کے اور نجس ہو ساتھہ کسی نجاست کے پس جسوقت کہ
خشک ہووی پاک ہوگا اور پتہر اور اینٹ جدی ہو فرش سے وہ نجس ہو تو دہونا ضرور ہے اگر
ہی اینٹ کچی بیچ فرش کے تو یہی خشک ہونی سے پاک ہی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی قاضی خانکی کہ اگر
ہی پتہر کہ جذب کرتا ہی نجاست کو پس پاک ہوگا ساتہہ خشک ہونیکی اور اگر نہین جذب کرتا جیسا کہ سنگ مرمر وغیرہ
تو بغیر دہونیکی نہین پاک ہوگا **مسئلہ** پانی اور مٹی دونو مین سے اگر ایک ہے نجس جسوقت کہ گوندہی گئی گارہ نجس
ہوگئی اور اگر بنایا گیا اوس گارے سے برتن جبکہ پکایا اوسکو تو پاک ہوا آگ سے اور اگر جلایا گیا نجاسہ یا گوبر یا مرگیا گدہا
بیچ کان نمک کے یا پڑا گوبر بیچ کوئین کی اور پہر پانی کوئین کا خشک ہوکر کیچڑ ہوا اور ہوی نجاست اوسکی نزدیک اما
کی اور حلال ہی نزدیک ابو یوسف کی پس اگر کہاوی اوس نمک کو اور پڑی اوپر اوس آنکہہ کے نماز درست ہی اور

اور سطح الارض زالہ بالی مین صحیح یہہ ہے کہ نجس ہے
دہونی اور خشک ہونی کی اوپر کیطرف سے اور اگر گری ٹکرا جس بیت دہوی ہوی کا بیچ پانیکی ہونا یا
کریگا پانی کو ذکر کیا اسکو بیچ محیط کی اگر پیشاب کیا گدہی نی بیچ پانی کے اور پڑین اوپر کسی کے چھینٹین
تو نہین مضایقہ کچہہ جب تک کہ تحقیق ہو کہ چھینٹین پیشاب کی ہین اور اگر یقین ہو کہ چھینٹین
پیشاب کے ہین او سوقت حکم دہونیکا ہوگا اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہی ابو لیث لی اور بیچ فتاوی
قاضی خان کی ہی کہ اگر پیشاب کیا بیچ پانی بند کے اور پڑین چھینٹین اوپر بدن کے اگر زیادہ مین
درہم سی تو حکم ہوویگا پاک کرنیکا اور روایت ہی محمد بن فضل سے کہ اگر ہی بیچ پاون گہوڑیکی
نجاست مثل گوبر اور لید کی لگی ہوئی اور چلا گہوڑا اوپر پانی کے پہر لگین کپڑے سوار کو
چھینٹین پس ناپاک ہوی کپڑے اور اگر نہین ہی نجاست بیچ پاون گہوڑی کی تو نہین
ناپاک کرتا کپڑے کو **مسئلہ** پوچہی گئی ابو نصر کہ نہلایا گہوڑی کو ایک شخص نے اور لگا پانی
مستعمل بالسینہ گہوڑیکا اوپر نہلانیوالی کے کہا نہین مضایقہ اسمین کہا کیا اگرچہ لوٹنی ماری الا
ہو بیچ پیشاب اپنی کی کہا جسوقت کہ خشک ہوا اور جاتا رہا اثر نجاست کا پس نہین مضایقہ **مسئلہ**
اور بیچ ذخیرہ کی ہی مثلا جسوقت ہیکا تہر ہرا ہوا نجاست کا بیچ پانی جاریکی اور پڑین چھینٹین
اوس سے اوپر انسان کے زیادہ درہم سی کہا ابو بکر نے نہین واجب ہے دہونا اوسکا جب تک نہ ظاہر
ہو رنگت نجاست کی اور کہا نصیر نی واجب ہے دہونا اوسکا اگرچہ ظاہر ہو رنگت اوسکی **مسئلہ**
اگر پڑہی نماز اور پاس اوسکی ہین بال آدمی کے زیادہ درہم سے جائز ہی نماز اوسکی اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہے
فقیہ ابو جعفر اور ابو القاسم صفار نی اور روایت ہی ابی حنیفہ سی کہ نہین جائز ہی نماز واسطی کہ وہ
نجس ہے اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہی نصیر نے **مسئلہ** اور جنگالی اونٹ کی مثل گوبر اوسکیکے ہی اور پیر یعنی
بیٹہ کل حیوانات کا مثل پیشاب اوسکیکی ہے **مسئلہ** جسوقت کہ گری چمڑا آدمیکا بیچ پانی تہوڑیکی تعداد ناخن کے نجس کردیگا
پانی کو اور اگر ناخن گری تو نہین نجس کریگا اور بیچ دانتون آدمیکی اختلاف ہی علماکا صحیح یہہ ہی کہ پاک ہے اور بیچ فتاوی نقابہ
ہی کہ اگر اجلد کیتی کا جسوقت کہ مانند ہا اوپر زخم کے دوبارہ پڑہی حرج کہ پڑہی گئی ہی نماز ساتہہ اوسکے اور اگر پڑہی نماز ساتہہ چمڑی

مسئلہ جسوقت کہ کتی بلی یعنی بلی کتی بچہ بخلاف سبکی نزدیک اوسکی نماز جایز ہی کی یا سانپ بلی
چاٹا بلی نے ہاتہہ ایک شخص کا مکروہ ہی چہوانا اسواسطی کہ تہوک اوسکا مکروہ ہی اور اسیطرح
مکروہ ہی جہوٹہن بلی کے اور ذکر کیا ہی بیچ بعضی جگہہ کے جسوقت کہ چاٹا بلی نے ایک عضو آدمی کا
اور پڑہی نماز اوسنی بغیر دہونی کے پس جایز ہی نماز اوسکی اور اولی یہہ ہے کہ دہووی اوسکو اور
ذکر کیا ہی اسکو بیچ ذخیرہ کی کہ اگر ہی نجاست بیچ جگہہ استنجا کی زیادہ درہم سے پس پونچہا اوسکو تین
پتہر سی جدا جدا اور صاف کیا اوسکو اور نہ دہویا اوسکو ساتہہ پانی کے کہا فقیہ ابو اللیث نی بیچ فتاوی
کی جایز ہے بیکراہت اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہی مسئلہ ایک شخص نے استنجا کیا اور نکلی اوس سے
بیچ پہلی خشک ہونی جگہہ استنجا کی پس اختلاف کیا علما نی کہا بعضون نے نجس ہوا اور کہا بعضون نے
نہین ہوا صحیح یہہ ہی کہ نہین نجس ہوا اور ذکر کیا ہی بیچ اور جگہہ کے کہ دوبارہ کری استنجا اسواسطے
کہ جب نکلا وہ پانی کہ موجود اصل ہوا وقت استنجا کی تو واجب ہوا دوبارہ استنجا کرنا مسئلہ جسوقت
کہ پہنا پیجامہ گیلا اور پاد سری تو نہین نجس ہوگی پاجامہ مسئلہ اور نجاست پیخانہ یا اصطبل
کی جب کہ جمع ہووین بیچ نامدان یا کہین اور جگہہ پھر چہوٹا وہ نسبب سیرابی کی کچہہ اور لگا کپڑی
کو پس ناپاک ہوگیا مسئلہ ایک کتا چلا بیچ کیچڑ کے یا اوپر برف نرم کی اور رکہی قدم اوسنی کیچڑ
یا برف مین ایک آدمی نی نجس ہوگئی پاؤن اوسکی اور اگر چلا اوپر برف سخت کی تو پاک
ہے مسئلہ کتی نی جسوقت کہ پکڑا کپڑا یا دامن یا بدن کسیکا پس نہین نجس ہویگا جبتک
کہ تر نہووی بدن یا کپڑا خواہ غصہ سے پکڑے خواہ محبت سے پکڑے مسئلہ اگر کہایا کتی نی تہوڑا خوشہ
انگور کا پس دہووے باقی کو تین دفعہ پس پاک ہے خواہ خشک ہوا ہو خواہ تر ہو مسئلہ
ایک شخص نے نچوڑا انگور اور خون نکلا ہاتہہ سے اور سکا بیچ عرق انگور کے ٹکڑوں بہت ہی کہ
نہین ظاہر ہوا اثر خون کا بیچ اوسکی پس نہین ناپاک ہونیکا یہہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کا ہے جیسا کہ حکم ہے پانی جاری کا ذکر کیا اسکو بیچ محیط کے مسئلہ اگر وضو
کیا ساتہہ پانی مشک کے یا مکروہ کے بہر پایا پانی خالص مشک اور کراہت سی تو نہین ضرور ہے

ہی واسطی اوسکی کہ پہر وضو کری **مسئلہ** جو خون کہ بہنی والا نکلا ہوا ہی اوپر گوشت کی پس
وہ نجس ہے اور جو خون کہ باقی ہی بیچ گوشت کی پس پاک ہی **مسئلہ** ذکر کیا ہی صاحب محیط نی کہ
دیکہا ہی ہمنی بیچ بعضی کتابون کی یہہ کہ تلی اور دل جسوقت کہ چیرا اور نکلا اوس سی خون پس اس
خون کو بہنی والا نہین کہتی ہین بلکہ پاک ہی **مسئلہ** بیچ ملتقط کی ہی اگر ایک شخص نے
نماز پڑہی اور گود مین اوسکی شہید ہی اور وہ شہید خون آلودہ ہی پس درست ہی نماز اوسکے
مسئلہ ذکر کیا صاحب ملتقط نی بیچ بعضی جگہہ کے کہ ایک عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکی
بچہ ہی اور کپڑی بچہ کی ناپاک ہین درست ہوئی نماز اوسکی **مسئلہ** جسوقت کہ پاک کریگا تین بکری مری
کی اور پڑہی ساتہہ اوسکی نماز پس درست ہی **مسئلہ** ایک عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکی بچہ مردہ ہی
تہا وہ بچہ کہ پیدا ہو کر نہین رویا پس نماز اوسکی نہ ہوگی خواہ غسل دیا ہو بچہ کو خواہ نہ دیا ہو اور اگر پیدا ہو کر رویا
اور پہر مرگیا اور نہ غسل دیا تو بہی حکم ہی اور اگر پیدا ہو کر رویا اور مرگیا اور پہر غسل دیا تو درست ہی نماز اسکی
اسیطرح ہی بیچ کتاب ہیون کی **مسئلہ** ذکر کیا بیچ نوادر کی ابو الوفا نی کہ کہا یعقوب نے یعنی ابی یوسف نے اگر
ایک شخص نے پڑہی نماز اوپر کہال رنگی ہوئی سور کی درست ہی لیکن گنہگار ہوگا اور کہا ابی حنیفہ اور امام محمد
کہ نہین درست ہی نماز اور نہین پاک ہوگی کہال سور کی ساتہہ دباغت کی **مسئلہ**
ایک شخص نے پڑہی نماز اور پاس اوسکے انڈا ہی اور ہوگئی زردی اوس انڈی کی خون جائز
ہے نماز اوسکے ساتہہ انڈی کی اور اگر پاس اوسکے شیشہ پیشاب کا ہی تو نہین درست ہی **مسئلہ**
ایک شخص نے پڑہے نماز اور پاس اوسکے کپڑا روئی دار تہا جب کہ ادہیڑا اوس کپڑے
کو تو نکلا چوہا مردہ خشک اندر سے اگر تہا وہ کپڑا پہٹا ہوا یا سوراخ تہا اوس مین تو
پہر پڑہے نماز تین رات دن کی اور اگر تہا ثابت تو پڑہے نماز جتنی کہ پڑہی ہین ہر وقت
اوس کپڑے سے اسواسطے کہ رکہا گیا ہے وہ چوہا وقت [illegible] کے
مسئلہ اگر نہ پایا ایک شخص نے اون چیزون کو کہ پاک کرتی
نجاست کی ہین پڑہین نماز ساتہہ اوس نجاست کی یعنی اگر ہی اوپر بدن یا کپڑے کی

نجاست او وہ مسافر ہی اور نہین ہی پاس اوسکی پانی یا ہی پانی اور خوف ہی پیاس کا تو پڑہی نماز
ساتہہ نجاست کے **مسئلہ** اگر کپڑا نمازیکا کم چوتہائی سی پاک ہی اور باقی نجس ہے اور پانی میسر نہین کہ
پاک کری پس اختیار ہی اوسکو کہ چاہی نماز برہنہ پڑہے یا کپڑی سے اور اگر چوتہائی پاک ہے تو نہین صحیح
ہی نماز برہنہ کی نزدیک سبکی **مسئلہ** صورت برہنہ نماز کی یہہ ہی کہ پڑہی بیٹہہ کر اور رکوع اور سجدہ
کری اشارہ سی کہا بعضون نے بیٹہی جسطرح بیٹہتا ہے نماز مین اور کہا بیچ ذخیرہ کی کہ بیٹہی اور دراز
کری پاون طرف قبلہ کے اور رکہی ہات اوپر شرمگاہ کے خواہ رات ہو یا دن ہو یا گہر مین ہو
جنگل مین ہو اور یہہ ہی صحیح ہی اور اگر پڑہے کہڑے ہو کر تو بھی درست ہی لیکن بیٹہہ کر پڑہنا
بہتر ہے اور اگر کہڑا رہا اوپر نجاست کے نہین درست ہی **مسئلہ** اگر پڑہے نماز اوپر کپڑے
دو تہہ کے اور بیچ مین اوسکی نجاست خشک ہے اگر ہی اگر ہے کپڑا سیا ہوا تو نہین درست ہے
اور اگر ہی بغیر سیا ہوا تو درست ہی **مسئلہ** اگر سجدہ کیا اوپر نجاست خشک کے پس نہین
جایز ہے نماز اوسکی اور کہا ابی یوسف نے کہ اگر پھر سجدہ کر لیا اوپر پاک جگہہ کے تو صحیح ہی نماز
مسئلہ اگر ہے جگہہ دونو کہٹنون اور دونو پاؤن کی پاک اور ہی جگہہ پیشانی اور ناک کے ناپاک تو
درست ہی نماز اوسکی اور اگر ہی جگہہ پیشانی کی نجس اور جگہہ ناک کی پاک روایت ہی ابی حنیفہ
سی کہ سجدہ کری ناک سے تو جایز ہے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے کہ نہین جایز ہے اور
اگر ہے جگہہ ناک کے ناپاک اور باقی جگہہ اعضاؤن کی پاک ہے تو سجدہ کرے پیشانی سے تو جایز
ہی نماز نزدیک سبکی **مسئلہ** ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے کہ اگر ہے نجاست دونو ہاتہون اور
دو گہٹنون کی جگہہ تو درست ہی نماز اوسکی اور کہا بیچ عیونکی کہ روایت ضعیف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ
جاوے اگر ہی نجاست دونو گہٹنونکی جگہہ تو نہین جایز ہے **مسئلہ** اگر ہی نجاست جگہہ ایک پاؤن کی تو نہین ہے
درست اگر رکہا ہو پاؤن اوپر اوس نجاست کے اور اگر ہی نجاست نیچی دونو قدمونکی کم درہم سی اگر جمع کرین
تو ہو وی زیادہ درہم سی تو نہین درست ہو گی نماز **مسئلہ** اگر شروع کی نماز بیچ جگہہ پاک کے پہر رکہی پاؤن اوپر
نجاست کے اگر نہ ٹہیرا بقدر ادا کرنی ایک رکن کے تو جایز ہی نماز اور اگر ٹہیرا بقدر ایک رکن کے تو

تو نہین درست ہی اور اسیطرح حکم ہے اگر اوٹھائی جوتیان بہری ہوئی نجاست سے اور ادا کیا
اوس سے ایک کن تو جاتی رہی نماز اوسکی اور بیچ فتاوی اہل سمرقند کی ہی جسوقت کہ سجدہ کیا اوپر
گدڑی اوسکی اور جگہہ نجاست کی جا پڑی ہی جائز ہے نماز اوسکی اگر کپڑا غفنک ہے اور بیچ اسکی
اختلاف ہی امام زفر اور یعقوب کا **مسئلہ** اگر ہی نجاست اندر اینٹ کچی یا پکی کے اور اوپر اوسکی
پڑہتا ہی نماز پس درست ہی اور اگر لگی نجاست لکڑی کو پھر پلٹ لیا اگر ہی موٹا پن لکڑی کا اسقدر
کہ چر سکتی ہے تو درست ہی نماز اوپر اوسکی اور اگر نہیت ہے موٹی بقدر چیرنی کے تو نہین درست
ہی نماز اوپر اوسکی **مسئلہ** اگر زمین نجس ہے اور لیپا اوسکو پانکچ کی اوپر اوسکی درست ہی نماز
اوپر اوسکی اور اگر بچھائی اوپر اوسکی مٹی اور نہ لیپا اگر ہے مٹی اسقدر کہ سونگنی سے بو آوی
نجاست کی تو نہین جائز ہی نماز اوپر اوسکی اور اگر نہ آوی بو تو درست ہی **مسئلہ** اگر
نجس ہوگیا نمدا ایکطرف سے اور پڑہی نماز اوپر دوسری طرف کے تو درست ہی اور موافق
ابی یوسف کی کہا ہی بعضی علمانی یہہ کل مذہب امام محمد کا مذکور ہے بیچ محیط کی **مسئلہ**
اگر بچھائی جانماز اوپر نجاست ترکی یا بیٹھا اوپر زمین نجس ترکے یا لپیٹا کپڑا خشک بیچ
کپڑی تر نجس کے پس اثر کیا تری نے بیچ کپڑے یا جانماز کے تو دیکھی کپڑے یا جانماز کو اگر
اسقدر تر ہوگئی جانماز یا کپڑا کہ نچوڑی سی نچڑے پس نجس ہوگیا کپڑا ہو یا جانماز ہو اور اگر
نہ نچڑے تو نہین ناپاک ہی اور کہا شمس الائمہ حلوائی نے اگر رکہا جاتی تاتہہ اوپر اوسکی
اور تر ہو جاوی تو ہوگیا نجس **فصل چھبیسوین بیچ بیان ستر عورت کی** جاننا چاہئی
کہ ستر مرد کا گہٹنون سی نیچی ناف تک ہے اور گہٹنی بھی داخل ستر عورت کی ہین پس پردہ
کرنی غیر سے اور اپنے نفس سے پردہ کی حاجت نہین یعنی پردہ کرنا اپنی آنکہونسکا کچہہ ضرور
نہین اور یہہ ہی صحیح ہے اور روایت کیا ابن شجاع نے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی کہ اگر
ہی ایک شخص کرتا پہنی ہوئی اور نہین باندہا نیچی کرتی کے تہبند اور نظر آوے گریبان
کرتی اپنی سے ستر اپنا تو نہین فاسد ہوئی نماز [illegible] نزدیک [illegible] بعضی علما کے چھپانا [illegible]

نفس سے ہی شرط ہی اگر ہی ڈاڑہی انبوہ دار تو جایز ہی نماز اور اگر نہین ہے ڈاڑہی انبوہ کے
تو نہین جایز ہوگی نماز اگر ستر اپنا کرتی سے بیچ نماز کے دکہلائی دیا تو فاسد ہوی نماز اور
اوپر اسکی فتوی دیا ہی بعضی علما نے مسئلہ اگر نماز پڑہے برہنہ ہوکر بیچ اندہیری رات
کی اور اوسکی پاس کپڑے پاک موجود نہین اور وہ مقدور رکہتا ہے اوپر کپڑے پہننے کے تو نہین
جایز ہے نماز نزدیک سبکی مسئلہ تمام بدن عورت حرہ کا ستر عورت ہی مگر مونہہ اور
ہتیلیان اوسکی ستر عورت نہین ہین اور بیچ پاؤنکی اختلاف ہے علما کا اور ذکر کیا
بیچ محیط کی صحیح یہہ ہے کہ نہین ہین دونو پاؤن داخل ستر عورت کی مسئلہ اور بیچ
کتاب خانی کے لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی اگر کہلی چوتہائی قدم سی تو نہین ہوگی نماز اور
حکم دونو کہنیونکا مثل شکم کے ہی بیچ ظاہر روایت کے اور روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کہ دونو کہنیان نہین داخل ہین بیچ ستر عورت کی اور روایت اول کی صحیح ہے مسئلہ
اور کہا فقیہ ابو لیث نی کہ اگر کہلی چوتہائی بال لٹکتی ہوئی سر کے تو فاسد ہوگی نماز اسیطرح
بیچ اکثر فتاوی کی ہی اور بیچ خانی کے ہی کہ فاسد ہوتی ہے نماز اگر کہلی بال اوپر کانون کے
اور یہہ ہی حکم ہے کانونکا یعنی اگر کہلا چوتہائی کان یا چوتہائی بال اوپر کانونکے تو بہی فاسد
ہوگی نماز اور اول ہی صحیح ہے مسئلہ دونو خصیہ شرمگاہ نزدیک بعضون کے ایک عضو ہی
اور نزدیک بعضونکی دو عضو ہین علحدہ علحدہ اور یہہ ہی صحیح ہی اور اسیطرح نزدیک بعضون کی گہٹنا
اور ران ایک عضو ہی اگر پڑہی نماز اور گہٹنا کہلا اور ران چہپی ہوئی ہے تو جایز ہی نماز مسئلہ
ایک عورت نی نماز پڑہی اور چوتہائی پنڈلی کہلی رہے چاہیئے کہ دوبارہ پڑہے نماز اور اگر کم ہی چوتہائی
سی نہ دوبارہ پڑہی نماز اور کہا ابی یوسف نی کہ کہلنا کم آدہی سی نہین منع کرتا نماز کو اور بیچ آدہی کہلنی کے
ابی یوسف سے دو روایتین ہین اور حکم بال اور شکم اور پشت اور رانکا مثل حکم پنڈلی کی ہی مسئلہ بیچ ذکر اور قبل
کے بہی اختلاف ہی یعنی کہلنا چوتہائی ایک ان دونو مین سے فاسد کرتا ہی نماز کو نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد
کی اور نزدیک ابی یوسف کی آدہی سی کم کہلنی مین فاسد نہین ہوتی نماز [illegible] زیادہ ات سے

کی **مسئلہ** سینہ یعنی چہاتیان اوس عورت کی کہ جو قریب بلوغ کی ہی مثل بالغ سینہ کی ہین حکم
اگر عورت بڑی ہی پس چہاتی جدا ایک عضو ہی **مسئلہ** اور بیچ شرح شمس الائمہ کی ہی کہ اگر بیچ کپڑی
باریک کے دکہلائی دیتا ہی رنگ بدنکا کہ نہین ڈہکتا ستر عورت یا جس شخص نے پڑہی نماز بیچ کپڑی کی کہ
نہین ہی پاس اوسکی سوائی کپڑی کے کچہہ پس اگر دیکہا کسی نے نیچی سی شرمگاہ اوسکی تو اس صورت مین نقصان
نہین کرتا نماز کو **مسئلہ** ذکر کیا بیچ کتاب زیادات کی کہ اگر عورت نے پڑہی نماز بیچ ایسی کپڑے کی جو
دکہلائی دیتی ہین تہوڑی سی بال اور تہوڑی سی پنڈلی کہ اگر جمع کیا جاوی تو ہو جاوی بقدر
چوتہائی پنڈلی کے پس نہین جائز ہی نماز اوس عورتکی اگر قادر ہی اوپر کپڑے ثابت کی **مسئلہ**
ستر لونڈیکا وہ ہی کہ جو ستر مرد کا ہی لیکن شکم اور پشت بہی داخل ستر کی ہی مدبرا اور ام ولد اور
مکاتبہ مثل لونڈی کی ہین مدبرا اوس لونڈی کو کہتی ہین کہ مالک اوسکی نے یہہ کہا ہو کہ بعد مرنے
میری کی تو آزاد ہی تو اور ام ولد اوسکو کہتی ہین کہ جنا اوسنی مالک اپنے سے بچہ اور مکاتبہ اوسکو
کہتی ہین کہ مالک اوسکی نے کہا ہو کہ بعد دینے اتنی روپیہ کے تو آزاد ہی **مسئلہ** اگر کہلا ایک عضو
بیچ نماز کی پس چہپایا اوسیوقت اوسکو پس کچہہ مضائقہ نہین اور اگر ادا کیا ساتہہ اوسکی
ایک رکن تو جاتی رہی نماز اور اگر نہ ادا کیا رکن لیکن ٹہیرا بقدر رکن سنت کی یعنی بقدر
تین تسبیح کی فاسد ہو گئی نماز نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کی
مسئلہ جسوقت کہ ازدحام ہو بیچ صف عورتون کے آگی بڑہ گیا امام سے یا اوٹہائی
نجاست پہر ڈالی پس وہ ہی خلاف ہے جو ذکر کیا ہمنی یعنی اگر دیر کرے بقدر رکن کی تو جاتی
رہی نماز اور اگر نہین دیر کرے بقدر رکن کے تو نہین نقصان نماز کو **مسئلہ** جس شخص
کو نہ ملا کپڑا بقدر ستر عورت کی پس نماز پڑہے بیٹہہ کر ساتہہ اشارہ کی جیسا کہ
ذکر کیا اوپر ہمنے

فصل چہبیسوین بیچ بیان استقبال قبلہ کے

جو شخص کہ روبرو ہے کعبہ شریف کی واجب ہے مقابلہ کرنا عین کعبہ کا
[illegible] ہے لیے اور اوسکو فرض [illegible] پڑہنا نماز کا طرف کعبہ کی اور فائدہ

اسکا معلوم ہوگا بیچ نیت کی کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن حامد نی کہ نہین شرط ہی نیت کرنی کعبہ
جب مونہہ کیا ہو طرف کعبہ کے اور کہا امام شیخ ابو بکر بن محمد بن فضل نی کہ شرط ہی نیت کرنی کعبہ
اگرچہ ہو مونہہ طرف قبلہ کی اور حکم بعضی علما نی کہ اگر ہی بیچ جنگل کی تو ضرور ہی نیت کرنا اور اگر ہی بیچ
مسجد کی تو نیت کرنا کچھہ ضرورت نہین ہی اور قبلہ مشرق والونکا مغرب ہے نزدیک ہمارے اور ذکر کیا بیچ
امالی فتاوی کی حد قبلہ کی بیچ شہر ہمارے کی یعنی بیچ سمرقند کی کہ درمیان دونو مغربونکی ہے یعنی مغرب گرمی کا
اور مغرب جاڑیکا **مسئلہ** اگر پڑہی نماز کسی اور طرف سوائی دونو مغربونکی پس فاسد ہوئی نماز اوسکی
اور اگر ہی بیمار کہ قدرت نہین رکہتا ہہ کہ مونہہ کری طرف قبلہ کی یا خوف ہی دشمن یا درندہ کا تو پڑہی نماز
جدہر قدرت ہووی اوسکو **مسئلہ** اگر پڑہی نماز فرض بسبب کسی عذر کی اوپر سواری کی یا پڑہی نفل بغیر عذر کے
تو درست ہی جسطرف کو جاتا ہی **مسئلہ** جس شخص کو کہ بیچ معلوم ہونی قبلہ کی شک ہو اور کوئی بتلانی
والا قبلہ کا موجود نہ ہووی پس چاہئی کہ اپنی دل سی سوچ کر اٹکل کری اور پڑہی نماز طرف اٹکل کے اور
بعد پڑہنی نماز کی اگر معلوم ہووی کہ قبلہ اور طرف کو تہا پس دوبارہ نہ پڑہے اور اگر درمیان نماز کی
معلوم ہووی کہ قبلہ اور طرف کو ہی تو پہر لایق ہی کہ درمیان نماز کی پہری اور مونہہ طرف قبلہ کی
کری اور پوری کری باقی نماز کو خواہ شبہہ ہوا ہو بیچ جنگل کے خواہ بیچ رات اندہیری کی خواہ
دن مین خواہ شہر مین اور اگر اٹکل کری اور طرف کو اور نماز پڑہے اور طرف کو پس چاہئی دوبارہ
پڑہی نماز اگرچہ طرف قبلہ ہی کی پڑہی ہو اور کہا ابی یوسف نی کہ اگر طرف قبلہ کی پڑہی ہو تو دوبارہ
نہ پڑہی **مسئلہ** اگر شک ہوا بیچ قبلہ کے اور بغیر اٹکل کی پڑہی نماز پس نہین جایز ہی اور اگر بعد پڑہنی
نماز کی معلوم ہوا کہ قبلہ ہی کی طرف نماز پڑہی گئی ہے تو بہی درست نہین ہوئی نماز پس چاہئی کہ پہر سے
نماز پڑہی **مسئلہ** اگر شک ہوا بیچ قبلہ کی اور موجود ہی بتانی والا اور نہ پوچہا اسنی اور اٹکل سے
نماز پڑہے اگر پڑہی گئی نماز طرف قبلہ کی تو جایز ہووی اور اگر اختلاف قبلہ کی نماز پڑہے تو نہین
جایز ہوئی اور یہہ ہی حکم ہی اندہی آدمی کا **مسئلہ** اگر پوچہا اوس شخص سے کہ جانتا ہی اور نہ بتلایا اوسنی اور
پہر اٹکل سی نماز پڑہی بعد اوسکی بتایا اوسنی پس چاہئی کہ دوبارہ نہ پڑہی نماز کو اگرچہ خلاف قبلہ کی پڑہی ہو

مسئلہ اور اگر شک ہوا بیچ قبلہ کی اور اٹکل کرکے ایک رکعت پڑہی طرف اٹکل کے پہر بیچ نماز کی
شک ہوا کہ شاید قبلہ اور طرف ہی پس لازم ہی کہ دوبارہ اٹکل کرے اور پہر جاوی طرف اٹکل کے اسیطرح
اگر چار رکعتین چار طرف پڑہی ساتہہ اٹکل کے پس جایز ہی نماز خلاصہ یہہ ہی کہ جس شخص کو شک ہو بیچ
قبلہ کی پس قبلہ اوسکا اٹکل اوسکی ہے یعنی جسطرف اٹکل اوسکی ہووی اودہر کو نماز پڑہی ذکر کیا ہے
بیچ خاقانی کے **مسئلہ** اور ذکر کیا ہی بیچ امالی الفتاوی کی کہ اگر جانی نمازی کہ متوجہ کعبہ کا ہون
اور نیت نکی پس جایز ہی نماز اوسکی اور مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ فتاوی خاقانیہ کی کہ اگر نیت کی
نماز پڑہنی والی نی کہ تحقیق قبلہ میرا محراب مسجد کی ہی تو نہین جایز ہونی کی نماز اوسکی اسواسطے
کہ محراب مسجد علامت قبلہ کی ہے اور نہین ہی قبلہ اور اگر پہیرا سینہ اپنا قبلہ سی بغیر عذر کی تو
فاسد ہوئی نزدیک سبکے اور اگر پہیرا موہنہ قبلہ سی لمحہ تو نہین فاسد ہونی کی نماز مگر مکروہ
ہوگی **مسئلہ** اور اگر گمان کیا نماز پڑہنی والی نے کہ وضو ٹوٹا اور پہرا قبلہ سی اور چلا واسطی
وضو کی اور پہر معلوم ہوا کہ نہین ٹوٹا وضو اگر باہر نہین آیا مسجد سی تو نہین ٹوٹی نماز اور اگر
معلوم ہوا پیچہی باہر آنی مسجد کی تو فاسد ہوئی نماز

فصل ستائیسوین بیچ بیان وقت کے

اول وقت نماز فجر کا وہ ہی کہ جسوقت طلوع ہووی فجر یعنی صبح صادق
اور وہ سفیدی ہی پہیلی ہوئی بیچ کنارہ آسمان کی اور صبح کاذب اوسکو کہتی ہین کہ
طلوع ہوتی ہی سفیدی دراز طرف کنارہ آسمان کی پس ساتہہ طلوع ہونی صبح کاذب کی نہین
تمام ہوتا وقت عشا کا اور نہین شروع ہوتا وقت صبح کا اور آخر وقت صبح کا پہلی طلوع ہونی
آفتاب کی ہے اور خلاف کیا ہی بیچ اوسوقت کی کہ نہین جایز ہی بیچ اوسکی نماز جسوقت کہ سورج
نکلنا شروع ہوگیا ابو بکر محمد بن فضل کہتے ہی کہ نہین درست ہی نماز جبتک کہ نظر ٹہہری اوپر آفتاب کی پہر
جب عاجز ہو نظر دیکہتی آفتاب سے تو درست ہی نماز اور کہا بعضو نے کہ نہین جایز ہی نماز جبتک کہ بلند ہو آفتاب
ایک نیزہ یا دو نیزہ اسیطرح ذکر کیا بیچ خلاصہ فتاوی کی اور وقت اول ظہر کا جسوقت کہ ڈہلی آفتاب اور آخر وقت
ظہر کا جبکہ ہووی سایہ ہر چیز کا سوای سایہ اصلی کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے جب ہووی سایہ اوسکا مثل

اوسکی سوای سایہ اصلی کی اور اول وقت عصر کا وہ ہی کہ جسوقت تمام ہووی وقت ظہر کا اور آخر
وقت عصر کا جب تک کہ نہ غروب ہووی آفتاب اور اول وقت مغرب کا جب کہ غروب ہووی
آفتاب اور آخر وقت اوسکا جب تک کہ نہ غایب ہو شفق اور وہ سفیدی ہی بعد سرخی کی نزدیک
امام حنیفہ کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نی کہ وہ سرخی ہی اور اول وقت عشا کا بعد غروب
ہونی شفق کے ہی اور آخر وقت عشا جب تک کہ نہ طلوع ہووی صبح صادق اور وقت نماز وتر
کا وہ ہی کہ جو وقت عشا کا ہی لیکن حکم ہی ہما کہ پہلی ادا کریں فرض عشا کو اور بعد اوسکی
وتر **مسئلہ** ایک شخص نی فرض پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کی اور وتر پڑہی ساتہہ کپڑی
پاک کی پہر معلوم ہوا کہ فرض پڑہی گئی ساتہہ کپڑی نجس کی پس دوبارہ پڑہی فرضون
کو اور نہ قضا کری وتر کو نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی دوبارہ
پڑہی وتر کو بہی

فصل اٹہائیسوین بیچ بیان وقتون مستحب کی

مستحب ہی بیچ نماز فجر کی جسوقت کہ پہیل جاوی سفیدی نزدیک علما ہمار یکی تمام سال مگر
بیچ دن بقرا عید کی جلدی پڑہی یہہ حکم جلدی پڑہنی کا واسطی حاجیون کی ہی اور مستحب ہی ٹہنڈا
کرکی پڑہنا نماز ظہر کا بیچ موسم گرمی کی یعنی دیر کرکی پڑہی اور جاڑی مین سویری پڑہی اور مستحب ہی
بیچ عصر کی دیر کرنی جب تک کہ نہ زرد ہو آفتاب اور مستحب ہی جلدی کرنا بیچ نماز مغرب کی اور
مستحب ہی دیر کرنا بیچ نماز عشا کی تہائی رات تک اور بعد اوسکی آدہی رات تک مباح ہی اور بعد آدہی رات کی
فجر تک مکروہ ہی اگر ہووی بغیر عذر کی اور بیچ وتر کی یہہ حکم ہی جس شخص کو بہروسا ہو اوپر جاگنی اپنی کی تو مستحب ہی
بیچ رات اخیر کی وتر پڑہی اور جو شخص کہ نہ بہروسا رکہتا ہو اوپر جاگنی کی تو اول وقت پڑہی اور اگر ہووی دن
ابر کا تو مستحب ہی تاخیر کرنا بیچ فجر اور ظہر اور مغرب کی اور جلدی کری بیچ نماز عصر اور عشا کی

فصل اونتیسوین بیچ بیان وقتون مکروہ کی

مکروہ ہی نماز بیچ پانچ وقتون کی اور بیچ تین وقتون کی
[illegible] طلوع آفتاب کی اور [illegible] غروب [illegible] کی مگر نماز عصر [illegible]
[illegible]

نہین درست ہی نماز جنازہ و سجدہ تلاوت و سجدہ سہو زوال کی وقت اور اگر قضا نماز پڑہی بیچ وقت
زوال کی پس دوبارہ پڑہی اور اگر تلاوت کی آیت سجدہ کی تو بہتر یہہ ہی کہ سجدہ نکری اور اگر کیا تو دوبارہ
نکری اور دو وقت کہ مکروہ ہین بیچ اوسکی نفل اور نہین مکروہ ہین بیچ اوسکی فرض قضا کی اور نماز
جنازہ کی اور سجدہ تلاوت کا ایک تو طلوع ہونی صبح صادق سی نکلنی آفتاب تک مگر سنت فجر کی
درست ہی اور دوسری بعد نماز فرض عصر کی غروب ہونی آفتاب تک اور بعد غروب ہونی آفتاب کی
ہی مکروہ ہین جو پڑہتی نفل واسطی دیر ہونی نماز فرض مغرب کے اور مکروہ ہین نفل جب چڑہے
امام اوپر منبر کی واسطی خطبہ کے دن جمعہ کی اور وقت تکبیر کی اور اگر شروع کی نفل اور بعد اوسکے
چڑہا امام اوپر منبر کی واسطی خطبہ کے تو نہ توڑے نماز کو اور مکروہ ہین نفل پہلی نماز عیدین
کی اور وقت خطبہ عیدین کی اور کسوف اور استسقا کی اور اگر شروع کئی نفل بیچ ان تین
وقتون کی پس بہتر یہہ ہی کہ توڑ دی نماز نفل کو اور اگر نہ توڑا پس تحقیق گنہگار ہوا اور نہین اوپر
اوسکی دوبارہ پڑہنا **مسئلہ** اور اگر شروع کیا نفلون کو بیچ دو وقتون کی یعنی بعد طلوع
ہونی صبح صادق کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کی تغیر ہونی آفتاب تک اور پہر توڑا اونکو
تو لازم ہی کہ اونکو قضا کرے **مسئلہ** اگر شروع کیا نفل بیچ وقت مستحب کے اور پہر توڑا
اونکو نہ قضا کری بعد عصر کے اور قبل مغرب کی اور اگر توڑا سنت فجر کو نہ قضا کری بعد نماز
فجر کی اور کہا بعضون نی کہ قضا کری **مسئلہ** اگر شروع کرین چار رکعتین پہلی صبح صادق سے
جب کہ پڑہین دو رکعتین تو طلوع ہوئی صبح صادق پہر کہڑا ہوا اور پڑہے دو رکعتین پس
ہو گئین یہہ دو رکعتین سنت فجر کی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی اور بیچ ایک روایت امام ابو حنیفہ کی
مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر پڑہین دو رکعتین پس گمان کیا کہ نہین [illegible]
ہوا کہ ہو گئی [illegible] پس نزدیک بعضی علما کی جائز ہین سنتین [illegible] اور اگر [illegible] صبح [illegible]
[illegible] سنت ہی نزدیک بعضی **مسئلہ** اگر طلوع ہوا آفتاب [illegible] بلند ہوا ایک نیزہ [illegible]
طلوع ہوا آفتاب [illegible] نماز فجر کی تو جاتی [illegible]

نیت کی نماز پڑہنی والا اگر پڑہتا ہی نفل کفایت کرتی ہی فقط نیت نماز کی اور بیچ تراویح کی
اختلاف کیا بعضی متقدمین نی کہا اونہون نی صحیح یہہ ہی کہ نہین جایز ہی اور کہا متاخرین نی
کہ تراویح اور کل سنتین ادا ہوتی ہین فقط نیت نماز سی اور احتیاط بیچ تراویح کی یہہ ہی کہ نیت کری تراویح
کی یا سنت وقت کی یا قیام لیل کی اور احتیاط بیچ سنت کی یہہ ہی کہ نیت کری سنت کی **مسئلہ** اگر نیت کی بیچ
وتر کی یا جمعہ یا عیدین کی پس چاہیی کہ نیت کری نماز وتر اور نماز جمعہ اور نماز عیدین کے اور بیچ نماز جنازہ کے
نیت نماز کی واسطی اللہ کی اور نیت دعا کی کری واسطی میت کی **مسئلہ** اور فرض تنہا پڑہنی والی کو نہین
کفایت کرتی نیت جبتک نہ کہی ظہر یا عصر پس اگر نیت کی فرض وقت کی اور نہ معین کیا وقت کو درست ہی لیکن
بیچ جمعہ کی نہین درست ہی اور نہین شرط ہی نیت گنتی رکعتون کی اور اگر نیت کی فرض اور نفل کی اکہٹی تو
جایز ہونگی فرض نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام محمد کی نہ جایز ہونگی فرض **مسئلہ** اگر شروع کی
فرض ساتہہ نیت کی پہر گمان ہوا کہ نفل ہین پس پڑہا اوپر نیت نفل کے جب فراغت ہوا تو ادا ہوی
فرض اور اگر اللہ اکبر کہہ کر نیت نفل سی شروع کی پہر اللہ اکبر کہہ کر فرض کے نیت کری پس ہوا شروع
کرنی والا فرض کا اور اگر ایک رکعت پڑہی ظہر کی پہر دوبارہ شروع کی نماز عصر یا نفل کی ساتہہ اللہ اکبر کی
پس ٹوٹ گئی نماز ظہر کی اور صحیح ہوی نماز جو شروع کی ساتہہ اللہ اکبر کی اور اسطرح شروع کی نماز فرض کے
اور پہر شروع کی ساتہہ اللہ اکبر کی نماز نفل کی تو صحیح ہو گئی نماز نفل کی **مسئلہ** اگر پڑہتا ہی نماز تنہا
پہر اللہ اکبر کہہ کر نیت کی تابعداری امام کی صحیح ہوئی نماز اوسکی ساتہہ امام کی **مسئلہ** اگر پڑہی
ایک رکعت ظہر کی اور پہر اللہ اکبر کہا اور نیت کی ظہر کی پس نماز ہوگئی ظہر کی اگر نیت کی دل سے
اور اللہ اکبر کہا زبان سی درست ہو گئی پہلی رکعت ہی یعنی اگر بالفرض پڑہین چار رکعتین
اوپر اس گمان کے کہ پہلی رکعت جاتی رہی ہے نہین قاعدہ کیا اوپر چوتہی رکعت کی تو جاتی رہی
نماز اوسکی **مسئلہ** اگر نیت کی دو فرضون وقت کی یعنی ظہر اور عصر کی پس ادا ہو گئی وہ نماز کہ جسکا وقت
موجود ہی اور اگر نیت دو قضا وقتون کی پس ادا ہو گئی اول وقت کی **مسئلہ** اگر نیت کی قضا اور وقت کے
کہی تو ادا ہو گئی قضا تا جب آخر وقت ہو وقتی نماز کا تو وقت کی ادا ہو گئی **مسئلہ** نہین ضرور ہا

ہی امام کو نیت امام کی مگر واسطے عورتون کے مسئلہ مقتدی کی نیت کری تابعداری کی امام
اور نہین کفایت کرتا مقتدی کو فقط نیت فرض اور وقت کی مسئلہ اگر نیت تابعداری کی
ساتہہ امام کی نہ مقرر کیا نماز کو تو درست ہی اور اگر نیت کی نماز امام کی اور نہ نیت کی تابعداری امام کی نہین
درست ہی اور اگر نیت کی کہ شروع کرتا ہون بیچ نماز امام کی پس اختلاف کیا علمانی صحیح یہہ ہی کہ درست ہے
اسیطرح اگر نیت کی جمعہ کی اور نہ نیت کی تابعداری امام کی تو جایز ہی نزدیک بعضے علما کی مسئلہ اگر نیت کی
تابعداری امام کی اور نہ معلوم ہوا کہ کون شخص ہے امام صحیح ہی اقتدا یعنی تابعداری اور اگر نیت کی اقتدا کی
ساتہہ امام کے اور وہ گمان رکہتا ہی کہ زید ہی اور پہر معلوم ہوا کہ عمر تہا تو صحیح ہوئی نماز اوسکی مسئلہ
جسوقت کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ زید کی اور نکلا عمر پس نہین درست ہی اور افضل یہہ ہی کہ نیت کرے
اقتدا کی جب کہی امام اللہ اکبر تو ہوجاوی مقتدی ساتہہ نماز کی اسیطرح ذکر کیا بیچ محیط کی مسئلہ
اگر نیت کی اقتدا کی جب کہڑا ہوا امام جگہہ امامت کی تو درست ہی اور اگر نیت شروع کی بیچ نماز امام
اور اللہ اکبر کہا اس گمان پر کہ امام نے نیت باندہ لی ہی اور حقیقت مین نہین باندہی ہی تو درست
نہین ہوگی مسئلہ جس شخص نے نماز پڑہی برسون تک اور وہ نہین جانتا ہی فرق سنت اور فرضون
اگر گمان کیا کہ جو نماز پڑہتی ہین وہ سب فرض ہین تو جایز ہی مسئلہ اگر ہی ایک شخص کو شک بیچ
باقی رہنی وقت ظہر کے پس نیت کی واسطے وقت ظہر کی اور جاتا رہا وقت ظہر کا تو درست ہی اسواسطے
کہ قضا نماز ساتہہ نیت ادا کی اور ادا کی نماز ساتہہ نیت قضا کی درست ہی اور یہہ ہی صحیح ہی اسیطرح
ذکر کیا ہی بیچ محیط کی مسئلہ اگر نیت کی فرض آج کی دن کی جایز ہی نزدیک سبکی اگرچہ نہین جانتا
تمام ہونا وقت کا مسئلہ جس شخص نے نماز پڑہی ظہر کی اور نیت کی کہ یہہ ظہر منگل کے
دن کی ہے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ بدہ کی دن کی تہی تو جایز ہوئے وہ ظہر اور غلطی ہوئے
تعین وقت کی مسئلہ اگر شروع کی نماز اس گمان پر کہ ہفتہ کی نکلی ہی اور وہ نکلے
اتوار کے دن کی پس جایز ہی مسئلہ اگر شروع کی نماز اس گمان پر کہ اتوار کی دن نکلی ہے اور پہر معلوم ہوا
ہفتہ کی نکلی ہے تو جایز ہی اور مستحب یہہ ہی کہ نیت کرے ساتہہ دلکی اور کہی مونہہ سی یہہ بہی صحیح ہی اور اگر

نیت کی ساتھ دلکی اور نہ کہا ساتھ زبان کی تو جایز ہی نزدیک سبکی اور بہتر ہی کہ نیت کرے
ملی ہوی ساتھ تکبیر امام کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی **مسئلہ** اور ذکر کیا بیچ اجناس ناطفی
کی جو شخص کہ نکلا گہر اپنی سی اور ارادہ رکہتا ہی پڑہنی فرضونکا ساتھ جماعت کی جب کہ پہنچا طرف
امام کی اور اللہ اکبر کہی اور نہ نیت کی پس اوسوقت اگر ہی اسطرحپر کہ اگر پوچہا جاوی کہ کونسی نماز پڑہتا
اور بتاوی اوسوقت کوبی تامل تو جایز ہی نماز اوسکی اور اگر جواب دینی مین تامل کیا تو نہین صحیح
ہی نماز اوسکی **مسئلہ** اگر نیت کری نماز کی بعد کہنی اللہ اکبر کی تو نہین صحیح ہوگی نماز **فصل**
اکتیسوین بیچ بیان فرضون نماز کی فرض اندر نماز کی آٹہہ ہین اوسمین چہہ فرضون پر اتفاق ہی
سب کا اوبیچ دو فرضونکی اختلاف ہی علماء کا **فرض پہلا** تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا وقت شروع
نماز کی **دوسرا فرض** قیام ہی یعنی نیت کی بعد کہڑا ہونا **اور تیسرا فرض** قراۃ ہی یعنی
بیچ قیام کی پڑہنا قرآن شریف کا **چوتہا فرض** رکوع کرنا **پانچوان فرض** سجدونکا کرنا **چہٹا**
فرض قعدہ اخیرہ بقدر التحیات کی پس اِن چہہ فرضونمین اتفاق ہی سب کا اور باہر آنا نماز سی اپنی
قصد سی فرض ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی خلاف ہی اور ٹہرنا بیچ
ہر رکن کی فرض ہی نزدیک امام یوسف کی ساتھ دلیل حدیث کی کہ کہا ابن مسعود نی کہ فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی لَا تُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْہَا ظَہْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
یعنی نہین جایز ہی نماز جب تک نہ ٹہری بیچ اوسکی آدمی کی پیٹہہ بیچ رکوع اور سجود کی **مسئلہ** نہین
داخل ہوتا بیچ نماز کی مگر ساتھ کہنی تکبیر افتتاح کی یعنی اللہ اکبر یا اللہ والله اکبر یا الکبیر یا کہا بدلی تکبیر کے
اللہ اجل یا اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الٰہ غیرہٗ یا تبارک اللہ یا اور سوای اوسکی کوئی نام اللہ کا تو درست ہی اور
اگر کہا اللّٰہم یا کہا یا اللہ تو بہی صحیح ہی اور اگر کہا اللّٰہم اغفرلی یا اللّٰہم ارزقنی یا استغفر اللہ یا اعوذ باللہ یا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا ما شاء اللہ پس نہین صحیح ہی نماز اور اگر کہا اللہ تو درست ہی نماز نزدیک ابی حنیفہ
کی اور بیچ ظاہر روایت کی یہہ ہی کہ نہین شروع ہوی نماز **مسئلہ** اور اگر کہا اللہ اکبر تو نہین درست ہی نماز
اور اگر کہا درمیان نماز کی تو فاسد ہوگی نماز ہو جاوی کہ ایک نام شیطانکا ہی اور اگر کہا اللہ اکبر فارسی کا معنی

تو اختلاف ہی بیچ اوسکی علمار بصری اور کوفہ کا صحیح یہہ ہی کہ درست ہی نماز یعنی شروع نماز کا ہوا اور اگر بڑہا کر کہا پہلی الف اللہ کو جیسا کہ فرمایا حق تعالی نی قرآن مین بیچ سورہ یونس کی آللّٰہُ اَذِنَ لَکُم تو پس فاسد ہوگی نماز نزدیک اکثر علمار کی اور کہا امام محمد بن مقاتل نی شرح اگر کسی شخص نی بسبب جاہل ہونے کی کہ تمیز نہین رکہتا یعنی فرق نہین جانتا اللہ اکبر اور اللہ اکبر مین تو جایز ہی نماز **مسئلہ** اور اگر شروع کی تکبیر ساتہہ امام کی اور کہا اوسنے اللہ پہلی کہنی امام سی تو نہین جایز ہوگی نماز اگر کہا اوسنے اللہ برابر امام کی یا بعد امام کی اور تمام کیا اکبر پہلی امام سی تو بہی نہین جایز ہی اسواسطی کہ چاہی تہا اوسکو شروع کرنا ساتہہ امام کی بالکل اور اوسنی سبقت کی امام سی اور اگر کہی اللہ اکبر پہلی کہنی امام ہی تو نہین شروع ہوئی نماز اوسکی ساتہہ امام کی اور نہ شروع ہوی جدا امام سی یہہ روایت نوادر کی ہی اور کہا بعضون نی کہ شروع ہوئی نماز جدا امام سی اور نہ شروع ساتہہ امام کی یہہ روایت بیچ کتاب اصل کی ہی اور کہا گیا ہی کہ اول قول امام محمد کا ہی اور دوسرا قول امام یوسف کا ہی **مسئلہ** اور اگر تکبیر کہی بعد تکبیر امام کی یعنی دوبارہ کہی تکبیر اور نیت کری شروع کی اور دوبارہ اقتدا امام کا کیا تو ہوگئی شروع ساتہہ امام کی اور قطع ہوی پہلی نماز جو تہا بیچ اوسکی اور بہتر یہہ ہی کہ تکبیر کہی مقتدی ساتہہ تکبیر امام کی نزدیک ابی حنیفہ کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نی کہ تکبیر کہی بعد امام کی **مسئلہ** جس وقت شک ہوا مقتدی کو کہ تکبیر میری پہلی تکبیر امام کی ہوئی ہی پس حکم کیا جاویگا ساتہہ گمان غالب کی اور اگر دونون گمان برابر ہین تو جایز ہوگی نماز **شرط دوسری** بیچ **بیان فرض قیام کی** اگر پڑہی فرض بیٹہہ کر باوجود قدرت ہونی قیام کی یعنی کہڑی رہنی کی پس نہین جایز ہی نماز اگر عاجز ہی قیام سی بسبب مرض کی تو بیٹہہ کر پڑہی اور رکوع اور سجود کری اور اگر نہین طاقت ہی رکوع اور سجود کی تو اشارہ سی پڑہی لیکن اشارہ کری واسطی سجدہ کی زیادہ رکوع سی اور نہ اوٹہاوی کوئی چیز آگی منہہ کی واسطی سجدہ کرنی کی موافق فرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اِذَا قَدَرْتَ اَنْ تَسْجُدَ عَلَی الْاَرْضِ فَاسْجُدْ وَ اِلَّا فَاَوْمِ بِرَاْسِكَ لا یعنی جس وقت کہ قادر ہو تو سجدہ

کری اوپر زمین کی پس سجده کرا اور اگر نه قادر ہو تو لیس اشاره کرساتهه سر کی **مسئله** اگر اٹها تکیه اوپر زمین
کی اور سجده کیا اوپر تکیه کے تو بهی درست ہی ذکر کیا ہی بیچ ذخیره کی **مسئله** اگر قوت نه ہو بیٹهنی کی تو چت
لیتی اور پانون پهیلاوی طرف قبله کی اور اگر لیٹا اوپر کروٹ کی اور منہه کیا طرف قبله کی اور اشاره کیا ساتهه سر کے
تو بهی جائز ہی اور اگر نه مقدور ہو ساتهه اشاره کرنی سر کی تو نه پڑهی نماز لیکن نہین ساقط ہوتی ذمه
اوسکی سی اگر ہوشیار ہی اور بیچ ایک روایت کی ہی که ہوش بهی رکهتا ہو تو بهی ساقط ہوتی جب
عاجز ہووی حس و حرکت سی ایک رات دن تک اور نه اشاره کری ساتهه آنکهون کی اور بهون کے
اور دل کی اور جب که اچها ہووی اور طاقت ہووی حس و حرکت کی اور تها وه حالت بیماری مین
ہوشیار پس لازم ہو گی قضا نماز بموجب روایت پہلی کی اور اگر حالت بیماری مین بیہوش تها
تو نہین لازم ہو گی قضا اوسکی مثل بیہوش کے خلاصه یه ہی که جو شخص بیہوش رہی ایک
رات دن تک اور جب ہوش مین آوی تو نماز قضا نہین ہے ذمه اوسکی اور اگر کم ایک رات اور دن سے
ہوش مین آوی تو قضا کری نماز کی اسیطرح جو کوئی بیمار ہو وے ایسا که طاقت نه ہی اشاره سی بهی
نماز پڑهنی کی اور بیہوش بهی ہی ایک رات دن تک تو نماز قضا نکرے اور اگر ہوش باقی رہے تو نزدیک
بعضون کی قضا کری اور بعضون کے نزدیک نه قضا کری **مسئله** جو شخص طاقت رکهتا ہو کهڑی ہونی کے
اور نه طاقت رکهتا ہو رکوع اور سجود کی پس نہین لازم اوسکو که کهڑا ہو کر پڑہے اور ذکر کیا بیچ ذخیره کی که طاقت
ہی قیام اور رکوع کی اور نہین طاقت ہی سجده کی تو بهی نه قیام کری اور بیٹهه کر پڑہے ساتهه اشارونکی اور
اکثر علما نی که اختیار کی نماز کو چاہی کهڑا ہو کر پڑہے ساتهه اشارون کی یا ہی بیٹهه کر پڑہی ساتهه
اشارونکی **مسئله** ایک شخص که بیچ حلق اوسکے زخم ہی اور بہتا ہی رکوع اور سجود کرنی سی تو
نماز پڑہے بیٹهه کر ساتهه اشارون کی **مسئله** اگر کوئی شخص که بسبب بہت بڑهاپی کی که بہتا ہی
پیشاب یا زخم کهڑی ہونی سے اور نہین بہتا ہے بیٹهه کر پڑهنی سے پس لازم ہی که پڑہے نماز
بیٹهه کر اور اسیطرح سجده کرنی سی جاری ہوتا ہی پیشاب یا مانند اوسکی تو بهی بیٹهه کر
پڑهی نماز ساتهه اشارون کی **مسئله** اگر ایک شخص کا بیٹهه کر نماز پڑهنی سی جاری ہوتا ہی پیشاب

اور لیٹ کر پڑہنی سی نہین جاے ہوتا ہی تو لازم ہی اوسکو کہ کہڑا ہو کر پڑہی نماز ساتہہ رکوع اور سجود کے
اگرچہ بہتا رہی پیشاب **مسئلہ** ایک شخص نماز پڑہتا ہی کہڑا ہو کر اور عاجز ہوتا ہی قرات پڑہنی سے
بسبب کہڑی ہونیکی تو چاہیی کہ پڑہی نماز بیٹہہ کر ساتہہ قراۃ کی **مسئلہ** اگر ایک شخص نماز پڑہتا ہے
اکیلا تو قادر ہوتا ہی اوپر قیام کی اور اگر پڑہتا ہی جماعت سے تو نہین قادر ہوتا ہی اوپر قیام کے
تو چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ امام کی کہڑی ہو کر اور بیٹہہ جاوی پہر جب قریب ہو وقت رکوع کا
پس کہڑا ہو جاوسی اور رکوع کری ساتہہ امام کی **مسئلہ** چاہیی کہ نماز پڑہے بیمار بیٹہہ کر اول سی
آخر تک جیسا کہ بیٹہتا ہی واسطے التحیات کی اور اسی پر فتوی ہے اور یہیچ ایک روایت امام محمد کی روایت
امام حنیفہ سی ہی کہ بیٹہی جسطرح کہ چاہی **مسئلہ** بیچ ذخیرہ کی ہے کہ ایک عورت کی جنتی وقت
نکلا سر بچہ کا فرج سی اور خوف ہی جاتے رہنی وقت کا پس چاہیی کہ وضو کری اگر قدرت ہو اگر
قدرت نہ ہو تو تیمم کری اور رکہی سر بچہ کا بیچ ہنڈیا کی یا بیچ کہڑیا کی اور بیٹہہ کر پڑہی نماز ساتہہ
رکوع اور سجود کی اگر نہ ہووی قدرت رکوع اور سجود کی پس پڑہے نماز ساتہہ اشارون کے **مسئلہ**
اور اگر شل مین دونو ہات ایک شخص کے اور نہین موجود ہے پاس اوسکے کوئی شخص کہ
وضو کروا دی اوسکو یا تیمم پس چاہیی کہ ملی دونو ہاتہون اور موہنہ کو ساتہہ دیوار کی واسطے تیمم کی
اور نماز پڑہی پس اب مقام غور کا ہی بیچ ان مسئلون کے کہ ہرگز نہین پایا جاتا عذر تاخیر نماز کا افسوس
اور مقام حسرت کا ہی واسطے ترک کرنیوالون نماز کی کہ کیونکر ترک کرتی ہین نماز کو بیچ حالت تندرستی کے
مسئلہ اگر پڑہی نماز تندرستی کہڑی ہو کر تہوڑی سی پس پیدا ہوئی کوئی بیماری کہ طاقت
کہڑی ہونیکی نہ رہی پس چاہیی کہ بیٹہہ کر پڑہے باقی نماز کو رکوع اور سجود کری اور اگر نہین ہی طاقت رکوع
اور سجود کی ہی تو پورا کری اشارون سے اور اگر نہین ہی طاقت بیٹہنی کی رہے تو چت لیٹ کر پورا کری
نماز کو **مسئلہ** اگر نماز پڑہتا ہی بیمار بسبب عذر کے بیٹہہ کر اور بیچ نماز کے تندرست ہوا پس
چاہیی کہ کہڑا ہووی اور پورا کری باقی نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور نزدیک امام محمد
کے از سر نو شروع کرے نماز کو اما اگر نماز پڑہے تہوڑے سی ساتہہ اشارونکی پہر قادر ہوا

بیچ نماز کی اوپر رکوع اور سجود کی پس چاہئی کہ از سر نو شروع کری نماز کو نزدیک سبکی اور جایز ہین
نفل بیٹھ کر پڑہنی بغیر عذر کی اور اگر شروع کری نفل کہڑی ہو کر بغیر عذر اور پہر تہک گیا پس نہین مضایقہ
ہی کہ لگاوی تکیہ ساتہہ دیوار کی یا ساتہہ عصا کی یا بیٹھ جاوی بسبب عذر کی جایز ہی نزدیک
سبکی اور اگر تکیہ لگایا بغیر عذر کی تو مکروہ ہی نزدیک سبکی اور اگر بیٹھا بغیر عذر کی اور شروع
کی کہڑی ہو کر تو جایز ہی ساتہہ کراہت کی نزدیک ابو حنیفہ کی مسئلہ اور جایز ہین
نفل اوپر گہوڑی اور شتر اور خچر کی پڑہنی واسطی مسافر کی نزدیک سبکی اور واسطی مقیم کی نزدیک
ابی حنیفہ کی جایز ہین اور فرایض بہی درست ہین بسبب عذرونکی کہ اوپر بیان کی گئی ہین
بیچ فصل تیمم کی جیسا کہ ساتہہ خوف بیماری اور دشمن اور درندہ اور کیچڑ سی ہی اور ایسا ہی
حکم ہی واسطی بوڑہی آدمی کی کہ سوار ہی اوپر چارپایہ کی اور نہین طاقت رکہتا اوترنی
کی یا عورت ہو کہ نہین موجود رکہتی ہو کوئی محرم تو پڑہین یہہ دونو اوپر سواری کی لیکن جو
شخص کہ نماز پڑہی اوپر سواری کی تو چاہی کہ اشارہ کرین ساتہہ رکوع اور سجدہ کی اور کرین اشارہ
سجدہ کا زیادہ رکوع سی مثل اوس شخص کی کہ جو پڑہتا ہی نماز بیٹھ کر ساتہہ اشارون کی اور
اگر سجدہ کیا اوپر اوس چیز کی کہ جو رکہی ہی نزدیک اوسکی اوپر پشت جانور کی یا سجدہ کیا اوپر
زمین کی تو نہین درست ہی نماز اسواسطی کہ نماز اوپر چارپایہ کی مقرر کی گئی ساتہہ اشارونکی
اور اگر ہی اوپر زمین کی نجاست تو نہین منع کرتی نماز کو اور کہا بعضون نی کہ منع کرتی ہی اور
قول پہلا بیچ ظاہر روایت کی ہی مسئلہ اور اگر پڑہی فرض بیچ کشتی کی بیٹھ کر بغیر عذر کے
تو جایز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نی کہ نہین جایز ہی بغیر عذر کی
شرط تیسری بیچ بیان قرات کی قرات کہتی ہین صحیح کرنا حرفونکا ساتہہ زبان کی
اسطرح پر کہ سنی نفس اوسکا اور کہا گیا ہی کہ جسوقت صحیح کیا حرفونکو تو جایز ہی نماز اگرچہ نہ سنی نفس اوسکا
اور فرض ہی قرات بیچ تمام رکعتون نفل اور وتر اور فرضون دو رکعت والونکی لیکن بیچ تین رکعت
فرض یا چار رکعت والونکی فرض ہی بیچ دو رکعت کی بغیر معین کرتی کی یعنی چاہی دو رکعت اول مین یا دو رکعت

آخرمین یا ایک اول اور تیسری مین یا اول اور چوتہی مین یا ایک دوسری اور تیسری مین یا ایک دوسری اور
چوتہی مین قرات پڑہی اور افضل ہی کہ پڑہی بیچ دونو اول کی مین اور بیچ دو رکعتون اخیر کی تہیار
ہی چاہی قرات پڑہی چاہی تسبیح پڑہی چاہی خاموش رہی اور اندازہ قرات فرض کا ایک آیت ہی
اگرچہ چہوٹی ہو مثل قول اللہ تعالی کی ثُمَّ نَظَرَ یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور نزدیک امام محمد اور
امام یوسف کی فرض ہین تین آیتین چہوٹی یا ایک آیت بڑی مثل تین آیت چہوٹی کی مسئلہ
جسوقت کہ پڑہی ایک آیت کہ وہ کلمہ ہی جیسی کہ بیچ سورہ الرحمن کی ہی مُدْهَامَّتَانِ یا وہ
اب ایک حرف ہی جیسی قاف یا صاد یا نون اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اوسکی صحیح یہہ ہی کہ
نہین جایز ہی اور اگر پڑہی آیت بڑی مثل آیت الکرسی کی یا آیت مداینہ کی یعنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ اس تمام آیت سی تہوڑا سا بیچ ایک رکعت کی اور تہوڑا سا بیچ دوسری رکعت کے
پس اختلاف کیا ہی بیچ اوسکی صحیح یہہ ہی کہ جایز ہی اور قول ابی حنیفہ کی اور جو شخص نہین اچہا
پڑہ سکتا مگر ایک آیت پوری نہین لازم ہی دوبارہ پڑہنا اوس آیت کا نزدیک ابو حنیفہ کی
اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی لازم ہی کہ تین دفعہ پڑہی اوس آیت کو شرط چوتہی
بیچ بیان فرض رکوع کی رکوع کہتی ہین جہکانا کمر کا ساتہ سر کی اور اگر جہکایا سر کو تہوڑا اور نہ
برابر کیا سر کو ساتہہ کمر کی اگر ہی قریب رکوع کی تو جایز ہی نماز اور اگر ہی طرف قریب قیام کے
پس جایز ہی رکوع اوسکا مسئلہ ایک شخص بیچ رکوع کی ملا ساتہہ امام کی اور نیت
باندہی اوسنی تحریمہ کی ہوی پشت کی یعنی قریب رکوع کی پس نہ شروع ہوی نماز اوسکی مسئلہ
ایک شخص پشت خم یعنی کبڑا ہی اور پہنچا ہی خم کبڑی پن اوسکی کا نوبت رکوع کی پس چاہی اوسکو
کہ جہکاوی سر کو واسطی رکوع کی مسئلہ ذکر کیا بیچ عیون الفتاوی کی کہ جسوقت پایا امام کو بعد ایک سجدہ
کرنیکی اور مقتدی نی رکوع کیا اور دو سجدہ کی تو اس صورتمین فاسد ہوگی نماز اوسکی مسئلہ اور اگر پایا
امام کو بعد رکوع کی سجدہ مین پس رکوع کیا اور دونو سجدہ کی تو نہین فاسد ہوتی نماز واسطی کہ ایک رکعت کی زیادتی
نماز کو نہین توڑتی ہی اور کم ایک رکعت سی زیادتی نہین توڑتی نماز کو مسئلہ جسوقت رکوع کیا مقتدی نی پہلی امام

اور سر اوٹھایا پہلی رکوع امام سی پس نہین جایز ہوا رکوع اوسکا اور جسوقت کہ پایا امام کو بیچ رکوع کے
پس جایز ہوئی نماز اور جسوقت کہ پہنچا طرف امام کی اور امام بیچ رکوع کی ہی اور نیت باندہی اور بیچ
قیام کی ٹھیر ارہا یہانتک کہ سر اوٹھایا امام نی رکوع سی تو نہین شریک ہوا بیچ اس رکعت کی اور اگر پایا امام
کو بیچ رکوع کی بقدر ایک تسبیح کی اور فرضیت رکوع کی اسقدر ہے کہ نام رکہا جاوی اوسکا رکوع یعنی سر اور
پشت کو ایک مرتبہ خم کیا جاوی اور اسیطرح فرضیت سجدہ کی ہے کہ ایک مرتبہ پیشانی کو اوپر زمین
کی رکہی تو شامل ہوا بیچ رکعت کی نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کی اور ذکر کیا بیچ شرح اسفیجابی کے کہ
اگر نہ ٹھیرے بقدر تین تسبیح کے بیچ رکوع کی یا نہ پڑہی تین تسبیح تو نہین جایز ہوئی نماز اور ذکر کیا بیچ
زاد الفقہا کی کہ کمتر تسبیح بیچ رکوع اور سجدہ کی تین مرتبہ ہین اور اوسط پانچ تسبیح ہین اور اعلی درجہ
سات تسبیح ہین **رکن پانچوین فرض بیچ بیان سجدہ کی** فرضیت سجدہ کی ادا
ہوتی ہے ساتہہ رکہنی پیشانی اور ناک اور دونوں ہات اور دونو پاؤن اور دونو گہٹنون کے اور اگر رکہی پیشانی
اور نہ رکہی ناک جایز ہی نزدیک سبکی اور اگر بلا عذر کی ہی تو مکروہ ہی اور اگر رکہی ناک اور نہ رکہی پیشانی
تو جایز ہی نزدیک ابی حنیفہ کی اور امام یوسف اور امام محمد کی نزدیک نہین درست ہی ساتہہ ناک کے مگر
جب کہ کوئی عذر ہو بیچ پیشانی کی تو درست ہی **مسئلہ** اور رکہنا اصلی سجدہ کی ٹہوڑی کو یا کان کو فقط نہین
درست ہی اگرچہ عذر سی ہو بلکہ اشارہ کری اور رکہنا دونو ہاتون اور دونو گہٹنوکا اصلی سجدہ کی نہین
فرض ہے نزدیک علما ہماری کی اور نزدیک امام زفر اور امام شافعی کی فرض ہے **مسئلہ** اگر نہ رکہا گہٹنا بیچ سجدہ
کی اوپر زمین کی پس جایز ہی سجدہ بیچ صحیح مذہب کے **مسئلہ** اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکہی دونو پاون اوپر زمین کے
تو نہین جایز ہی سجدہ اور اگر رکہا ایک پاؤن تو جایز ہی **مسئلہ** اور اگر سجدہ کیا بسبب ازدحام کی اوپر ران اپنی کے
تو جایز ہی نزدیک ابی حنیفہ کی اور اگر سجدہ کیا اوپر گہٹنی کے تو نہین جایز ہی **مسئلہ** اور اگر سجدہ کیا اوپر پشت
ایک شخص کے اور وہ بیچ نماز کی ہے تو درست ہی اگر وہ شخص بیچ نماز کی نہین ہی تو نہین جایز ہی **مسئلہ** اور اگر
ہی جگہہ سجدہ بلند جگہہ پاؤن سے بقدر دو اینٹون کہڑی ہوئیکی تو جایز ہے اور اندازہ اینٹون کا بارا
انگل ... نا وگز کے ہی **مسئلہ** اور اگر سجدہ کیا اوپر بیچ عمامہ کے یا اوپر کپڑی زیادہ

زیادہ کی اوپر جگہہ پاک کی تو جایز ہی نزدیک علما ہمارے کے اور کپڑا زیادہ مثل دامن اور گوشہ چادر وغیرہ کو کہتی ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی نہین درست ہی **مسئلہ** اور اگر سجدہ کیا اوپر آستین پاک کی اور جگہہ نجس کے نہین جایز ہی اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ جایز ہی **مسئلہ** اور اگر رکھا نیچی پیشانی کے ہاتھ یا کرتہ اوپر جگہہ پاک کے بسبب گرمی یا سردی یا مٹی کے اور سجدہ کیا تو جایز ہی لیکن گفتگو بیچ کراہت کے ہی **مسئلہ** اگر سجدہ کیا اوپر برف یا گھانس یا بہوسہ یا روئی کے اگر دہنس گیا سر بیچ نرمی ان چیزون کی تو نہین جایز ہوگی نماز اور اگر نہ دہنسی سر بیچ اوسکی تو جایز ہی نماز اوپر اوسکے **مسئلہ** اگر سجدہ کیا اوپر چانول یا چینا یا جوار کی نہین جایز ہے اور اگر سجدہ کیا اوپر گندم یا جو کی تو جایز ہے لیکن سجدہ کرنا اوپر چانول یا روئی دہنکی ہوئے کی درست ہی کہ ہو وین وہ بیچ گون کی بند **مسئلہ** پوچھا نصیر نے کہ اگر رکھی پیشانی ایک شخص نے اوپر پتھر چہوٹے کے واسطی سجدہ کی آیا درست ہی یا نہین **جواب** کہ اگر پیشانی سجدہ کرنیوالے کی تہوڑی سی ہی اوپر پتھر کے اور بہت ہی اوپر زمین سے تو نہین جایز ہوا سجدہ اور اگر ہے پیشانی بہت سی اوپر پتھر کے اور تہوڑی سے اوپر زمین سی تو جایز ہوگا سجدہ اوسکا **شرط چہٹی فرض**

بیچ بیان قعدہ اخیرہ کے اور وہ فرض بقدر تشہد کی ہی اور ظاہر ہوگی فرضیت اسکی ان مسئلوں سی انشاء اللہ تعالی آگی بیان کیا جاتا ہے **مسئلہ** ایک شخص نی پڑہی نماز ظہر کی پانچ رکعت مع رکوع سجود کی اور نہ قعدہ کیا بیچ چوتہی رکعت کی پس ہوگئی اوسکے نفل اور فرضیت باطل ہوگئی **مسئلہ** مسافر نی جب کہ اقتدا کیا مقیم کا بیچ نماز قضا کی نہین صحیح ہی اقتدا اوسکا اسواسطے کہ قعدہ پہلا مسافر کا فرض ہے اور مقیم کا واجب ہی پس ہوئی تابعداری فرض پڑہنیوالی کی ساتہہ نفل پڑہنیوالی کی **مسئلہ** جس وقت کہ یاد کیا بعد تمام کرنی نماز کے سجدہ تلاوت کا پس گر گیا واسطی سجدہ تلاوت کی تو باطل ہوا قعدہ اخیر اوسکا اب جبتک کہ قعدہ اخیرہ نکریگا بقدر التحیات کے تو نماز فاسد ہوگی **مسئلہ** اگر سو گیا ایک شخص بیچ تمام قعدہ اخیرہ کی پس جب کہ جاگی تو لازم ہی کہ بیٹھی بیچ قعدہ کی بقدر التحیات کی اور اگر نہ بیٹھا تو فاسد ہوئی نماز اسواسطے کہ افعال نماز کی بیچ حالت سونی کے نہین محسوب ہوتی جیسا کہ

پڑتا ایک شخص نی بیچ حالت سونیکی یا رکوع کیا سوتی ہوی تو محسوب نہ ہوگا یہہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہے خاص تر بیچ نماز تراویح کی اور اکثر لوگ اس مسئلہ سی واقف نہین ہین **شرط ساتوین بیچ بیان باہر آنا نمازسی ساتہہ قصد کی** فرض ہی نزدیک ابو حنیفہ کی خلاف ہی واسطی امام محمد اور ابو یوسف کی یہان تک کہ اگر گوز نکلا اچانک کسی شخص نی بیچ قعدہ اخیرہ کی بعد تمام ہونی بقدر التحیات کی یا کلام کیا یا کوئی حرکت ایسی کی کہ توڑتی ہی نماز کو پس تمام ہوی نزدیک سبکی اور اگر نکلا گوز بعد بیٹہنی بقدر التحیات پڑہنی کی بغیر قصد مصلی کی تمام ہوی نماز اوسکی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف کی اور نزدیک ابو حنیفہ کی وضو کری اور بیٹہی بیچ قعدہ اخیرہ کی اور نکلی نمازسی اپنے قصدسی اور نکلتی ہین اس اختلاف سی بارہ مسلی اور وہ یہہ ہین کہ تیمم کرنیوالی نی جب دیکہا پانی بعد بیٹہنی قعدہ اخیرہ کی بقدر التحیات کی یا تہا مسح کرنیوالا پس تمام ہوی مدت مسح اوسکی کی یا اوتارا موزہ کو ساتہہ عمل تہوڑیکی یا امی تہا سیکہی اوسنی سورت یا آیت قرآن کی یا برہنہ تہا پایا اوسنی کپڑا یا اشارہ کرنیوالا تہا قادر ہوا اوپر رکوع اور سجود کی یا یاد آیا اوسکو کہ ذمہ میری ایک نماز قضا ہی یا بی وضو ہوا امام قاری اور خلیفہ کیا امی کو یا نکلا آفتاب بیچ نماز فجر کی یا شروع ہوا وقت عصر کا بیچ نماز جمعہ کی یا مسح کیا تہا اوپر پٹی کی کہ وہ گری اچہی ہونی زخم سی یا صاحب عذر تہا اب جاتا رہا عذر اوسکا پس ان بارہ صورتونمین فاسد ہوئی نماز نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی تمام ہوئی نماز **شرط آٹہوین بیچ ٹہرنی فرض رکن کی** ٹہرنا بیچ رکن کی فرض ہی نزدیک ابی یوسف کی کہ ثابت ہی حدیث سی ذکر کیا اوسکو ہمنی بیچ اول فرایض کی اور نزدیک امام محمد اور امام حنیفہ کی واجب ہی **فصل تیئسوین بیچ بیان واجب کی** واجب اینمین ہین کرنا الحمد اور قرآن کا بیچ اول دو رکعت کی اور واجب ہی ایک ایک بار الحمد کا پڑہنا بیچ ہر ایک رکعت کی یعنی بیچ ایک رکعت کی دوبارہ پڑہی الحمد تو واجب ترک ہوتا ہی اور پڑہنا الحمد کا پہلی سورت سی اور ملانا سورت کا یا آیتون کا بیچ اونہین دو رکعتونکی ساتہہ الحمد کی اور پکار کی پڑہنا بیچ اون نمازون کی کہ ثابت ہوا ہی جیسا کہ بیچ دو رکعت فرض فجر کی

اور مغرب اور عشا کی اور جمعہ اور عیدین مین بہی پکار کی پڑہنا چاہیی اور آہستہ پڑہنا بیچ اون
نمازونکی کہ حکم ہی آہستہ پڑہنی کا جیساکہ نماز ظہر اور عصر کی اور پڑہنا دعاء قنود کا بیچ وتر کی اور
پڑہنا تشہد کا بیچ دونو قعدہ کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ قعدہ اخیرہ کی پڑہنا واجب ہی اور
نمازسی خارج ہونا ساتہہ سلام کی اور سجدہ تلاوت کا اور دو سجدہ سہو کی اور تکبیرات عیدین
کی اور نقل کرنا ایک فرض سی طرف دوسری فرض کی جیسی کہ رکوع سی اوٹہہ کی سجدہ مین جاوے
یعنی رکوع کی حالت مین نہ چلا جاوی یہہ سب واجب ہین **فصل تیتیسوین**[۳۳] **بیچ بیان طریقہ**
سنت کی طریقہ مسنون یون ہی جسوقت کہ ارادہ کری کوئی شخص یہہ کہ شروع کری نماز اور نیت
کری اور نکالی دونو ہاتونکی دونو آستینون سی اور پہر تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہی اور اوٹہاوی
دونو ہاتہونکو ساتہہ اللہ اکبر کی اور ذکر کیا بیچ ہدایہ کی کہ اوٹہاوی اول ہاتہونکو پہر اللہ اکبر کہی
یہان تک کہ مقابل ہون انگوٹہی کانونکی لووُنسی اور رکہی اونگلیونکو اپنی حال پر یعنی نہ نپٹ کشادہ
رکہی نہ بہت تنک رکہی اور رخ ہتیلی کا مقابل رکہی طرف قبلہ کی اور عورت اوٹہاوی ہاتہونکو چہاتیون
تک اور پہنچی سرا انگلیونکا کاندہی تک اور مقتدی کہی تکبیر ساتہہ تکبیر امام کی اور نزدیک امام محمد
اور امام یوسف کی تکبیر کہی بعد تکبیر امام کی اور یہہ اختلاف ہی بیچ بہتر ہونی کی اور نہ ترک کرنا
ہاتہہ اوٹہانیکو وقت شروع نماز کی اور اگر عادت پکڑیگا تو گنہگار ہوگا اور رکہی داہنی ہاتکو
اوپر بائین ہاتہہ کی اور پکڑی سیلی ہاتہسی پہنچا اولٹی ہاتہہ کا اور رکہی دونو ہاتہونکو نیچی ناف کی اور عورت
رکہی اوپر چہاتی کی اور پڑہی سُبحانکَ اللّٰہُمَّ آخر تک اور اگر پڑہی جَلَّ ثناءُکَ تو منع نہین کیا جاویگا اور جو نہین
پڑہیگا تو حکم نہین کیا جائیگا اور پڑہی اِنّی وَجَّہتُ آخر تک نزدیک ابی یوسف کی بیچ ایک روایت کی پہلی
تکبیر کی اور بیچ دوسری روایت کی بعد تکبیر کی اور نزدیک امام حنیفہ اور امام محمد کی پہلی نیت سی اور نہی
بعد نیت کی بالاجماع اور پہر اعوذ پڑہی لیکن اعوذ تابع ہی سبحانک اللہم کی اور چاہی پڑہی مقتدی ساتہہ
سبحانک اللہم کی اور بیچ عیدین کی پڑہی پہلی تکبیر ونسی اور مسبوق بہی پڑہی اعوذ کو ساتہہ سبحانک اللہم
جب پاوی امام کو آہستہ پڑہتا ہوا اور مسبوق اوسکو کہتی ہین جو درمیان نماز کی شامل ہو پہر جسوقت کہ کہا امام

مسبوق واسطی پورا کرنی باقی نماز کی چاہیی کہ پہرا عوذ پڑہی اسیطرح ذکر کیا بیچ ملتقط کی اور اگر پاوی امام کو پکار کی پڑہتا ہوا تو چاہیی کہ سنی اور چپکا رہی اور کہا بعضونے کہ پڑہی سبحانک اللہم جب دم لیوی امام ایک ایک کلمہ بیچ میان دم لینی امام کی پڑہی اور روایت فقیہ ابی جعفر سی ہی کہ پاوی امام کو بیچ الحمد کی سبحانک اللہم پڑہی نزدیک سبکی ذکر کیا اسکو بیچ ذخیرہ کی لیکن بیچ نماز جمعہ اور عیدین کی جب ہووی دور امام سی اختلاف کیا ہی متاخرین نی بیچ اسکی اور جسوقت کہ پاوی بیچ رکوع کی تو اٹکل کری کہ میں اگر پڑہونگا سبحانک اللہم کو تو شامل ہونگا رکوع میں تو پڑہی کہڑی ہوکر اور اگر جانی کہ پڑہنی سبحانک اللہم سی فوت ہوگا رکوع یعنی شامل نہ ہوسکونگا تو نہ پڑہے بلکہ رکوع کری اور تابعداری کری امام کی اور اسیطرح حکم ہے اگر پایا بیچ سجدہ پہلی کے پس تکبیر کری رکوع اور نہ ہوگا پانی والا رکعت کا جب تک نہ شریک ہو ساتہہ امام کی بیچ نماز رکوع کی یا بقدر تسبیح کی اور بیچ ذخیرہ کی ہے کہ اگر ختم کیا پشت کو بیچ رکوع کی تو پایا رکعت کو خواہ بقدر تسبیح کے پایا ہو یا نہ پایا ہو اور اگر پاوی بیچ قعدہ کی پس چاہیی کہ نیت باندہی اور بیٹھہ جاوے اور کہا بعضونی کہ تکبیر پڑہ کر بیٹھی اور نہ اعوذ پڑہے مگر بعد ثنا کی پڑہے پہر بسم اللہ پڑہے اور بیچ ہر رکعت کی پڑہی بسم اللہ واسطی احتیاط کی اسواسطی کہ نزدیک اکثر مشایخ کی ہے اور آہستہ پڑہنا بسم اللہ جب کہ امام قراۃ پکار کی پڑہی تو چاہیی کہ بسم اللہ کو آہستہ پڑہے اور اگر قراۃ آہستہ پڑہی تو بسم اللہ کو بہی پہلی پڑہنی الحمد کی آہستہ پڑہے مگر اوپر شروع سورہ کی بسم اللہ کا پڑہنا نہیں چاہیی نزدیک ابی حنیفہ کے اور اوپر شروع ہر سورہ کے نزدیک امام محمد کے پڑہے جسوقت کہ آہستہ پڑہنے والا ہو پہر الحمد پڑہے اور جب امام ولا الضالین کہی تو چاہیئے کہ امام اور مقتدی دونو آمین کہیں آہستہ سی اور پہر ملاوی سورہ یا تین آیتیں اور اگر ملائے اوسنی ایک آیت یا دو آیت تو نہیں نکلی کراہت سی اور اگر ملائی تین آیت تو نکلا کراہت سی اور نہیں داخل ہوا بیچ مستحب کے اسواسطی کہ واجب ملانا سورہ کا یا آیتوں کا ساتہہ الحمد کے

فصل چونتیسوین بیچ بیان مستحبات قراۃ کی

مستحب یہہ ہی کہ پڑہی بیچ سفر کی حالت ضرورت میں الحمد اور سورہ جو نسی کہ چاہی اور بیچ حالت اختیار کی بیچ وقت فجر اور ظہر کے سورہ بروج اور مثل اسکی پڑہی اور بیچ نماز عصر اور عشاء کی کم اسسے اور بیچ نماز مغرب کی بہی پڑہی

پڑہی ساٹہہ قصار کی یعنی چہوٹی سورة اور بیچ حضر کی یعنی اگر مسافر نہ ہو جسوقت کہ خوف ہو فوت
ہونی وقت کا تو پڑہی اسقدر کہ نہ فوت ہووی نماز اور اگر نہ خوف ہو فوت ہونی وقت کا تو پڑہی
بیچ فجر کی چالیس یا پنچاس یا ساٹہہ آیتین اور بیچ ظہر کے مثل اسکی یا کم اس سے اور بیچ عصر او عشا کی پڑہے
اوسط مفصل اور بیچ مغرب کے قصار مفصل پڑہے طوال مفصل سورہ حجرات سی سورہ بروج تک
کو کہتی ہین اور اوساط مفصل سورہ بروج سی سورہ لم یکن تک اور قصار مفصل سورہ لم یکن سی آخر
قرآن تک کو کہتی ہین اور دراز کری امام پہلی رکعت فجر اور رکعت دوسری کی اور پڑہی بیچ دونو رکعت
فجر کی چالیس یا پنچاس آیتین سوای الحمد کے اسیطرح ذکر کیا اسکو صدر الشہید نی بیچ کتاب اپنی کی اور
حد درازی رکعت کی یہہ ہی کہ پڑہی بیچ رکعت پہلی کی تیس سے ساٹہہ تک اور بیچ رکعت دوسری کی
بیس سے تیس تک اسیطرح ذکر کیا بیچ خلاصة الفتاوی کی اور بیچ رکعتون باقی نماز کے برابر
کری دونو رکعتون کو نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد کے مستحب ہے کہ بڑی کری
پہلی رکعت سب نمازون کی تئین اور دراز کرنا دوسری رکعت کو پہلی رکعت سی مکروہ ہے
نزدیک سبکی اگر زیادہ کری تین آیتون سے یعنی اول رکعت سی دوسری رکعت مین تین
آیتین زیادہ کی گئی ہون اور ایک آیت یا دو آیت کی زیادہ ہونی سے مکروہ نہین ہوتی
اور بیچ سنت اور نفل کے برابر کری دونو رکعتین مگر جن نمازون مین پڑہنا سورہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہو اوسطرح پڑہے اور جب فارغ ہو قراءة
سی تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کرے اور لایق ہی شروع اللہ اکبر کا وقت جہکنی رکوع
کی کری اور تمام اللہ اکبر کا جب کہ جہکچکی رکوع مین اور کہا بعضون نے اگر تمام کیا قراءت کو رکوع
مین جاتی وقت تو کچہہ مضایقہ نہین اگر باقی رہا ہو قراءت سی ایک حرف یا ایک کلمہ اور بیچ اول حال
اور رکہی دونو ہاتہہ اوپر گہٹنو کی اور کشادہ رکہی انگلیونکو اور فراخ رکہی پشت کو اور برابر رکہی پشت اور سرکو یعنی
سرکو پشت سی اونچا نکری اور نہ نیچا رکہی اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہی اور اگر زیادہ کہی تو افضل ہی اور
ختم تسبیح کو اوپر گنتی طاق کے کری اور اگر پڑہا ایک مرتبہ یا نہ پڑہا پس جایز ہی نماز لیکن

مکروہ ہی اور روایت ہی ابی مطیع سی کہ تسبیح رکوع اور سجود کی رکن ہین اگر ترک کیا تسبیح کو تو نہین جایز ہی
نماز اور نہین لایق ہی واسطی امام کی کہ زیادہ تسبیح کری اسقدر کہ رنجیدہ ہوویں مقتدی اس واسطی
کہ سبب نفرت کرنا نماز سی مکروہ ہی اور اگر دراز کیا امام نی رکوع واسطی شریک ہونی مقتدیونکی
نہ شریک ہونی کسی آنی والی کی واسطی تقرب اللہ کی پس تحقیق مکروہ ہی مگر کفر نہ کہا جاویگا
اس واسطی کہ نہین نیت ہی عبادت غیر کی اور اگر دراز کیا رکوع واسطی قرب اللہ کی یعنی واسطی
ثواب کی تو جایز ہی اور کہا بعضون نی کہ طول کری پڑہنی تسبیح کو یعنی قراۃ سی کہی اور واسطی آنی
والی کی تسبیح کو زیادہ نکہی سمع اللہ لمن حمدہ سر اوٹہاوی اور کہی مقتدی ربنا لک الحمد کہین مگر مقتدی
سمع اللہ لمن حمدہ نکہی اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی امام بہی دونو
کہی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ اللہم ربنا لک الحمد سی زیادہ نکہی اور لٹکا رکہی دونو ہاتونکو بیچ قومہ
کی اسیطرح ذکر کیا ہی صدر الشہید نی بیچ واقعات کی اور ذکر کیا سید امام نی بیچ ملتقط کی کہ پکڑی داہنی
ہاتہ سی بائین ہات کو اور بیچ صلوۃ جنازہ اور دعاء قنوت کی اور وقت پڑہنی سبحانک اللہم کی پکڑی ساتہ
ہات کی موافق قول اکثر علماء کی اور بیچ تکبیرات عیدین کی لٹکاوی ہاتونکو اور پہر جسوقت قرار پکڑی
بعد اوٹہنی رکوع کی پہر جاوی کہ اللہ اکبر کہی جہکنی کی واسطی پہر جاوی کہ اول رکہی دونو گہٹنونکو اوپر
زمین کی اور پہر ہاتہ اور پہر پیشانی کو درمیان دونو ہاتونکی واسطی سجدہ کی اور فراخ رکہی دونو بغلونکو
بازو سی اور پیٹ کو رانسی اور پیٹ لیکو زمین سی اور عورت ملا رکہی ان سبکو اور کہی سبحان ربی الاعلی
تین مرتبہ اور یہ ادنی ہی اگر زیادہ کہی تو افضل ہی مگر اوپر گنتی طاق کی تمام کری اور پہر اوٹہاوی
سر کو اور بیٹہی اور رکہی دونو ہاتہونکو اوپر زانو کی اور قرار پکڑی اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرا
سجدہ کری اور اگر تہوڑا سا سر اوٹہا کر سجدہ کیا اگر قریب ہی طرف سجدہ کی تو یہ سجدہ نہین
جایز ہوویگا اور ذکر کیا بیچ ملتقط کی کہ جایز ہی اور جسوقت کہ فارغ ہو سجدہ سی کہڑا ہووی بی سہاری
مگر ساتہ عذر کی جایز ہی سہارا لینا اور پڑہی دوسری رکعت مثل پہلی کی لیکن نہ نیت باندہی
نہ ہاتہ اوٹہاوی اور نہ اعوذ پڑہی جب دوسرا سجدہ کر چکی دوسری رکعت کا بچہاوی بائین پانوکو

اور بیٹھی اوپر اوسکی اور داہنی پاؤنکو کھڑا کری اور منہ کری انگلیون پاؤنکا طرف قبلہ کی اور رکھی دونو
ہاتونکو اوپر زانو کی اور انگلیونکو نہ بند رکھی اور نہ کھلا رکھی پھر التحیات پڑہی عبدہ و رسولہ تک نہ زیادہ
کری اوس پر بیچ قعدہ پہلی کی اور اگر زیادہ کیا تو کہا بعضی علما نی کہ اگر پڑہا اللہم صل علی محمد و علی آل
محمد بھول کر تو واجب ہین دو سجدی سہو کی اور نزدیک امام حنیفہ کی اگر زیادہ کیا ایک حرف بھی تو بھی واجب
ہی سجدہ سہو کا اور اکثر علما کی نزدیک یہہ ہی کہ جسوقت کھڑا ہو واسطی رکعت تیسری کی تو نہ سہارا لی اوپر
زمین کی ہات سی اور اگر بیٹھی تو کچھ مضایقہ نہین ہی اور اگر ہی فرض تو اختیار ہی چاہی پڑہی چاہی
تسبیح کری چاہی خاموش رہی لیکن پڑہنا بہتر ہی فقط الحمد کا اور نہ زیادہ کری کوئی چیز اور جو کوئی
ملاوی سورت بھول کر تو واجب ہی دو سجدہ سہو کی نزدیک ابی یوسف کی اور بیچ ظاہر روایت کی نہین
واجب ہی لیکن جسوقت کہ سنت ہون یا نفل تو شروع کری جیسا کہ شروع کرتا ہی بیچ رکعت اولی کی
یعنی شروع کری رکعت تیسریکو بھی ساتھہ ثنا اور اعوذ کی اسواسطی کہ ہر شفع نماز علیحدہ ہی اور شفع
دو رکعت کو کہتی ہین اور بیٹھی بیچ قعدہ اخیرہ کی مثل قعدہ اول کی اور عورت بیٹھی دونو قعدونمین
اوپر کولی باہین کی اور پاؤنکو نکالی طرف داہنی کی اور التحیات پڑہی بعد اوسکی درود پڑہی اوپر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور استغفار پڑہی واسطی نفس اپنی کی اور واسطی مان اور باپ کی اگر ہین
وہ مومن اور واسطی تمام مردون اور عورتون مسلمانونکی اور دعامین وہ پڑہی جو کہ نہین ہین حدیثونمین
اور وہ دعائین کہ مشابہ ہین قرآن سی جیسا کہ بیچ قرآن کی ہین ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی
الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اور مثل اوسکی اور دعائین حدیث کی یہہ ہین اللہم انی اعوذ بک
من عذاب جہنم اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنة المسیح الدجال و اعوذ بک
من فتنة المحیا والممات اللہم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم یا یہہ دعا پڑہی اللہم انی ظلمت
نفسی ظلما کثیرا و انہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک
وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اور نہ پڑہی وہ دعا کہ مشابہ ہو کلام آدمیونکی اللہم
زوجنی فلانة یعنی خدا جورو دی مجہکو فلانی عورت کو یہان تک کہ اگر کہی اس دعا کو

درمیان نماز کی تو فاسد ہو گی نماز اور روایت ہی بعضی مشایخ سی کہ نکہی وارحم محمدًا یعنی رحمت
کر اوپر محمد کی سبب یہ ہی کہ وہم قصور کا ہوتا ہی ذمہ آنحضرت کی اور اگر کہی ترحمت کی بعد ترحمت
ساتھ تشدید حا کی تو جائز ہے اور اگر کہا ترحمت ساتھ جزم کی تو خطا ہی کہنا اور نہ کہی ان دونو
صورتوں میں ربنا انک حمید مجید کا اسواسطی کہ نہیں ثابت ہوا ہی حدیث سی اور کہا
تو بھی درست اور اشارہ کری اونگلی کلمہ سے جسوقت کہ پہنچی اشہد ان لا الہ الا اللہ
کو اور کہا بیچ واقعات کی کہ نہ اشارہ کری اور فتوی اوپر پہلی کے ہی اور اشارہ اسطرح پر کری کہ
بند کری چھنگلی اور پاس کے اونگلی کو اور حلقہ کری بیچ کی اونگلی کو انگوٹھے سے اور جب فراغت
ہووی پڑھنی سب دعاؤں سے پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے مونہہ پھیر کے داہنی طرف اور بیچ
اس سلام کی نکہی وبرکاتہ اسطرح ذکر کیا ہے بیچ محیط کی اور نیت کرے ساتھ سلام پہلی کے
داہنی طرف کی فرشتہ اور مومنوں کے اور اسیطرح نیت کری دوسرے سلام طرف کی بائیں
طرف والوں کی اور کہا بعضوں نے کہ نیت کری [illegible] فرشتوں کی کہ محافظ اسکی ہیں اور کہا
بعضوں نے کہ نیت کری کل فرشتوں کے ساتھ اسکی ہیں اسواسطے کہ مختلف حدیثیں ہیں بیچ گنتی ان
فرشتوں کی کہا گیا ہی کہ ساتھ ہر مسلمان کے پچاس فرشتہ ہیں اور کہا گیا ہی ایک سو ساٹھ
فرشتہ ہیں اور نیت کری امام مقتدی اپنی کے بیچ سلام پہلی کے اگر امام داہنی طرف یا مقابلہ میں
ہی اور نیت کری مقتدی امام کی دوسری سلام میں اگر ہے امام بائیں طرف اور لائق ہے نمازی کو
کہ نظر رکھی قیام میں بیچ جگہہ سجدہ کی اور نظر رکھی بیچ رکوع کی پشت پاؤں پر اور نظر رکھی بیچ سجدہ کے
طرف ناک کی اور نظر رکھے بیچ قعدہ کی طرف گود کی اور سنت ہی واسطی امام کی کہ آواز سلام دوسری
کی کم آواز سلام پہلی سے ہو اور کہا بعضی علمائی کہ آواز سلام دوسری کی بہت آہستہ کہی پس جسوقت
فراغت ہووی نماز سی اختیار ہی اسکو چاہی طرف داہنی یا بائیں کی یا پشت کر کے بیٹھی یا کام کو اپنی
اوٹھ جاوی بشرطیکہ کوئی نمازی پیچھی اسکے نہ ہووی اگر ہو گا کوئی نمازی تو مونہہ کرنا طرف اسکی
مکروہ ہی لیکن بیٹھنا اسکا اسوقت درست ہی جب نہ ہووین بعد فرضوں کے سنتیں تو چاہی کہ کھڑا ہو

اگی یا پیچہی یا داہین یا باہین طرف یا گہر جاوی اور نہ پڑہی اوسجگہہ اور تاخیر کرنا سنت کا بعد فرضون کی
مکروہ ہی اور بعضون نی کہا اگر امام ہو پڑہی باہین طرف محراب کی اور کہا شمس الائمہ حلوائی نی یہہ
جب ہی کہ ہووی بیچ قصد اوسکی کی شغل کرنا ساتہہ دعا اور وظیفہ کی اور اگر منظور ہو پڑہنا وظیفہ کا
یا دعا کا پڑہی بعد فرضونکی پہر پڑہی کہڑا ہوکر وظیفہ یا بیٹہہ کر کنارہ مسجد کی پہر پورا کری وظیفہ پہر کہڑا
ہوکر سنت پڑہی دونو باتین منقول ہین صحابہ سی اور جو ابتدا مین ذکر کیا گیا ہی مسلہ دلیل ہی کراہت
کی تاخیر کرنا سنتونکین اور جو ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نی دلیل ہی جایز ہونی کی ذکر کیا ہی بیچ
محیط کی کہ مقتدی اور اکیلا شخص پڑہی سنتین بیچ مقام فرضونکی تو درست ہی لیکن بہتر یہہ ہی کہ اوس
جگہہ نہ پڑہی **فصل پنتیسوین بیچ بیان مکروہات نماز کی** مکروہ ہی واسطی نمازکی ہاتہی
بند کرنا موںہہ کا مگر وقت غلبہ جمائی لینی کی درست ہی اور مستحب یہہ ہی کہ وقت جمائی کی روکی
اوسکو اور اگر نہ روک سکی تو نہین ہی مضایقہ کہ رکہی ہاتہہ یا آستین کو اوپر موںہہ کی اور مکروہ ہی
لپیٹنا پگڑیکا اسطرح پر کہ ایکطرف پگڑی کی ایسی ہو جیسی عورتین پٹی باندہتی ہین اور کہا بعضون نی
اسطرح کہ کہلی رہی کہوپری سر کی اور مکروہ ہی چٹلا باندہنا اسطرح پر کہ اکہٹا کری بالونکو اوپر سر کی
اور جماوی اوسکو گوندہ وغیرہ سی یا لپیٹی چوٹونکو گرد سر کی جیسی عورتین لپیٹی ہین اور مکروہ
ہی جمع کرنا بالونکا پیچہی سر کی اور باندہنا ڈوری سی اوپر سر کی واسطی لٹکنی بالونکی طرف رہین گی وقت
سجدہ کی اور مکروہ ہی رکہنا ہاتونکا اوپر زمین کی پہلی رکہنی گہٹنونکی وقت سجدہ کی اور اوٹہانا
گہٹنونکا زمین سی پہلی اوٹہانی ہاتہہ کی وقت کہڑی ہونیکی مگر بسبب عذر کی درست ہی اور مکروہ
ہی سجدہ کرنا اسطرح پر کہ جیسی چوپہ جانور پہارتا ہی اوپر زمین کی اور مکروہ ہی بیٹہنا بطور کتی کی
بیچ نماز کی اسطرح پر کہ رکہی چوتڑ کو اوپر زمین کی اور کہڑا کری دونو گہٹنونکو اور کہا بعضون نی کہ رکہی
دونو ہاتہونکو آگی گہٹنونکی اور مکروہ ہی جو فرش کری دونو گہٹنونکو اوپر زمین کی اور مکروہ ہی وقت
رکوع کی رفع یدین کرنا اور بعد اوٹہنی رکوع کی رفع یدین کرنا اور مکروہ ہی لٹکانا کپڑی کا اس
طرح پر کہ رکہی کپڑیکو اوپر کندہی کی اور لٹکاوی سری دونو طرفکی اور بیچ قدوری کی ہی کہ رکہی کپڑا

اوپر سر کی یا کندہی کی اور لٹکاوی وہ تو سری اوسکی مسئلہ اگر نماز پڑہی بیچ قبا یا بارانی یا فرغل
کی تو لایق ہی کہ پہن لی آستین اوسکی اور باندہی قبا کو ساتہہ کمربند کی اسطرح پر کہ دامن اوسکی نہ کہلین
اور روایت ہی فقیہہ ابی جعفر سی کہ اگر پڑہی نماز ساتہہ قبا کی بغیر باندہی کمربند کی تو گنہگار رہیگا
اور مکروہ ہی یہہ کہ سمیٹی کپڑا کہ اسواسطی کہ نہ آلودہ ہوون خاک مین اور مکروہ ہی نماز پڑہنا بطور غرور کی
اور مکروہ ہی نماز ننگی تہ بند سی پڑہنا اور مکروہ ہی نماز اون کپڑونسی کہ بیچ گہر کی پہنتا ہی اور بازار مین
اونکی پہننی سی شرم کرتا ہی اور مستحب یون ہی کہ پڑہی نماز ساتہہ کرتی اور پاجامہ اور عمامہ کی اور
نزدیک ابی حنیفہ کی مستحب یہہ ہی کہ پہنی اچہی کپڑی واسطی نماز کی اور عورت پڑہی ساتہہ کرتی
اور دوپٹہ اور چادر کی کہ سر سی پانون تک ڈہانکی اور مکروہ ہی اونچا نیچا رکہنا سر کا بیچ رکوع کی
اور کہولنا ساتہہ کپڑی یا بدن کی اور چٹخانا انگلیونکا اور کرنا انگلیونکا بیچ انگلیونکی
اور ہاتہہ رکہنا اوپر کولہونکی اور ہٹانا کنکرونکا مگر اوسوقت کہ نہوسکی سجدہ تو برابر کری ایک مرتبہ یا دو
مرتبہ اور بیچ ظاہر روایت کی ہی کہ برابر کرنا ایک دفعہ اور بیٹہنا چار زانو اور بند کرنا آنکہونکا اسواسطی
کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ یہود کی اور دیکہنا داہنی اور بائین کا اور سجدہ کرنا اوپر پیچ عمامہ کی
اور کہنکہارنا بغیر عذر کی اگر ہوا آواز بدون حرفونکی اور کہانسی اوسوقت مین جو نہین رک سکتی ہو تو
جایز ہی مگر بہتر یہہ ہی کہ دفع کری کہانسی کو موافق مقدور کی اور جواب دینا سلام کا ساتہہ اشارت
کی اور گود مین لینا بچہ کو اور ناک صاف کرنا اور پہونک مارنی ایسی کہ نہ سنائی دیوی اور رکہنا
درہم و دینار کا مونہہ مین اسطرح کہ نزدیکی قرأۃ کو اور نگلنا اوس چیز کا کہ بیچ دانتونکی ہی اگر تہوڑی
ہی اور اگر مقدار چنی سی بڑی ہو تو فاسد ہوتی ہی نماز اوس سی اور پکار کر بسم اللہ اور آمین
کہنا اور پورا کرنا قرأۃ کا بیچ رکوع کی اور شمار کرنا آیتون اور تسبیح کا اور سورتونکا ساتہہ انگلیونکی
یہہ سب مکروہ ہین نزدیک ابی حنیفہ کی اور کہا ابو یوسف اور امام محمد نی کہ نہین مضایقہ ہی
شمار کرنا ساتہہ انگلیونکی اور بعضی علمائی کہا ہی کہ نہین مکروہ ہی شمار کرنا بیچ نفلونکی بالاتفاق
اور کہا بعضون نی کہ اختلاف ہی بیچ نفلونکی اور نہین اختلاف ہی بیچ فرضونکی یعنی بیچ فرضونکی

بالاتفاق مکروہ ہی اور کہا ابو جعفر نی کہ اختلاف ہی بیچ دو نوں کی اور بیچ خاقانی کی ہی کہ اگر دبایا
کیا ساتھہ سر اونگلیونکی تو نہین مکروہ ہی اور اوسی خاقانیہ مین لکہا ہی کہ اگر محتاج ہو گنتی کا صلواۃ اونکی
مین تو شمار کری اشاری یا دلسی درست ہی اور مکروہ ہی تکیہ لگانا ساتھہ دیوار یا عصا کی مگر ساتھہ
عذر کی اور مکروہ ہی چلنا نماز مین بغیر عذر کی اگر ہر قدم پر ٹہہری اور اگر نہ ٹہری تو فاسد ہوگی نماز
اوسکی مگر ساتھہ عذر کی اور جہکنا داہنی یا بائین طرف اور پکڑنا جون اور پسو کا اور مارنا اونکا
کرنا یہہ سب مکروہ ہی اور نہین مضایقہ ہی مارنا سانپ کا اور بچہو کا کہا بعضی علمانی کہ اگر نہ محتاج
ہو طرف چلنی اور علاج کرنی کی یعنی احتیاج آگی اور پیچہی اور داہنی اور بائین جانیکی اور کوئی
ضرب کی چیز تلاش کرنی کی حاجت ہو اگر متصل ہو تو مار ڈالی اور اگر محتاج ہو گا طرف چلنی
اور علاج کرنیکی تو فاسد ہوگی نماز اوسکی اور مکروہ نہ ٹہیرنا بیچ رکوع اور سجود کی اور دو بار پڑہنا سورۃ
کا بیچ فرض کی جو اگر قادر ہی اوپر پڑہنی سورت دوسری کی اور نہین مکروہ ہی بیچ نفل کی اور مکروہ ہی
دراز کرنا رکعت پہلی کا دوسری سی بیچ نفلوں کی لیکن جو ثابت ہین حدیث یا قول صحابہ سی اور دراز
کرنا دوسری رکعت کا مکروہ ہی بیچ کل نمازونکی اور مکروہ ہی اوتارنا ٹوپی کا اور پہننا اوسکا ساتھہ
حرکت تہوڑیکی اور سونگہنا خوشبوئی کا پہینکنا تہوک کا یا پہینکنا رطوبت ناک کا اور جہلنا کپڑی کا اور
پہنکنی سی ایک دفعہ یا دو دفعہ اور اگر ہوا ایسی تین دفعہ برابر تو فاسد ہوئی نماز اور مکروہ ہی آستین
چڑہا کر نماز پڑہنا کہنیون تک اور نہ رکہنا ہاتہ کا بطور سنت کی مگر عذر سی اور پڑہنا قرأۃ کا بغیر قیام
کی یعنی رکوع یا سجود یا قعود مین اور نہ پڑہنا تسبیح بیچ رکوع اور سجود کی اور تین دفعہ سی کم پڑہنا تسبیح
کا اور پڑہنا ذکر کا انتقالات مین اور اوسمین قباحتین ہین چہوڑنا ایک چیز کا اپنی جگہہ سی اور ادا
کرنا اوسکا دوسری جگہہ اور مکروہ ہی پونچہنا پسینی یا مٹی کا پیشانی سی درمیان نماز کی اور نہین
مضایقہ واسطی نفل پڑہنی والی اکیلی کی اعوذ پڑہنا ذکر آگ سی اور مانگنا رحمت کا نزدیک آیت
رحمت کی یا مغفرت طلب کرنا نزدیک آیت مغفرت کی اور اگر ہی بیچ فرض کی تو مکروہ ہی اور امام
اور مقتدی نکرین اسطرح نہ بیچ فرضونکی اور نہ بیچ نفلونکی اور نہین مضایقہ ہی یہہ کہ نماز پڑہی طرف

پشت ایک شخص کی کہ بیٹہا ہی یا تو نہین یا نماز پڑہتا ہی یا آگی اوسکی قرآن یا تلوار معلق ہی یا فرش ایسا
ہی کہ بیچ اوسکی تصویرین ہین مگر اوپر تصویر کی نہین سجدہ کرتا ہی اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اوپر تصویر کی
اور مکروہ ہی اگر ہو تصویر اوپر سر کی بیچ جہت کی یا آگی یا پیچہی یا معلق اور اگر تصویر ہی ایسی کہ
نہین ہی بڑا اوسکا یا ہی سر مگر مٹا ہوا ہی یا اسقدر چہوٹی ہی کہ نہین دکہلائی دیتی پس نہین مکروہ ہی
مسئلہ نہین مضایقہ نماز پڑہنا اوپر بچہونی استروار کی اور نمدہ اور بوریہ وغیرہ کی اگر ہون یہہ
سب بچہونی پتلی اور درست ہی اوپر گہانس اوگی ہوی کی اور نہین مضایقہ ہی یہہ کہ کہڑا ہوا
امام بیچ مسجد کی اور سجدہ کری بیچ محراب کے اور مکروہ ہی کہڑا ہونا بیچ محراب کی اور اونچا کہڑا ہونا
امام کا مقتدیونسی جبکہ سب مقتدی نیچی ہون اور اگر کچہہ مقتدی برابر امام کی ہون اور کچہہ نیچی
ہون تو مکروہ نہین اور اگر امام نیچا ہو مقتدیونسی تو اختلاف ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطی مقتدی کی
کہڑا ہونا اکیلا پچہاڑی صف کے مگر جبکہ جگہہ برابر صف کی میسر نہ آوی اور اسیطرح مکروہ ہی واسطی
اکیلی کی کہ درمیان صف کی نماز پڑہی پس چاہئی کہ مخالفت کری صف والونکی بیچ قیام اور قعود
کی یعنی رکنون نماز کی صف والونکی ہمراہ نرہی مسئلہ مکروہ ہی پڑہنا نماز کا بیچ شاہ راہ کی
اور مکروہ ہی بیچ جنگل کی بغیر سترہ کی جبکہ خوف ہو آمدرفت لوگونکا آگی سی مسئلہ مکروہ ہی
نماز بیچ شترخانیکی اور اوپر جگہہ گوبر کی اور مقام ذبح جانورونکی اور جگہہ حمام اور جگہہ نہانی اور مقبرہ
اور جہت کعبہ کی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی قاضی خان کی کہ نہایا بیچ ایک جگہہ حمام کی اور نہین
ہی اوس جگہہ تصویر اور پڑہی نماز اوس جگہہ درست ہی اور اسیطرح بیچ مقام مقبرہ کی کہ اگر ہی بیچ اوسکی
جگہہ علحدہ واسطی نماز کی اور نہین ہی اوس جگہہ قبر مسئلہ مکروہ ہی پڑہنا ایک کلمہ یا دو کلمہ
ایک سورۃ سی اور چہوڑ دینا اوس سورۃ کا اور پہر شروع کرنا دوسری سورت کا بدلی اوسکی
مسئلہ مکروہ ہی واسطی امام کی یہہ کہ امام ہو ایک قوم کا اور وہ قوم مکروہ رکہتی ہون امامت
اوسکی بسبب خصلت اوسکی کی یا بہت پڑہی قراۃ اوسکی سی یا کم پڑہی قراۃ اوسکی سی سنت کی
مقدار سی مسئلہ مکروہ ہی بیجا بابت لقمہ لینا مقتدیونسی اور لایق ہی پڑہنا امام کو وہ چیز کہ

آسان ہو قراۃ سے اگر بہول جاوی کوئی حرف کو تو پڑہی آیت دوسری یا رکوع کری بشرطیکہ پڑہ چکا
ہو بقدر قراۃ فرض کی مسئلہ مکروہ ہی ٹہرنا بعد سلام کی بیچ اوس نماز کی کہ پڑہی جاتی ہین نماز
سنتین یعنی سوای نماز فجر اور عصر کی اور بیچ نماز ظہر اور مغرب اور عشا کی سنتین پڑہنی ہوتی ہین تو ان
نمازونکی بعد سلام کی ٹہرنا مکروہ ہی لیکن اسقدر ٹہری کہ پڑہی جاوی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یہہ قول حدیث مین لکہا ہی
مسئلہ مکروہ ہی واسطی امامت کے آگی کہڑا ہونا غلام اور دہقان اور ولد الزنا اور فاسق اور
اندہی کا اور اگر امام ہو سمین کوئی تو درست ہی اور مراد دہقانسی جاہل سی ہی مسئلہ
مکروہ ہین نفل پڑہنی پہلی نماز عیدین ہی اور بعد عیدین کی بیچ عیدگاہ کی مگر نفل پڑہی بیچ مسجد کی
یا بیچ گہر کی مسئلہ مکروہ ہی پڑہنا نماز کا وقت حاجت پیخانہ یعنی اگر حاجت شدت پیشاب
اور پاخانہ کی ہو تو توڑی نماز کو اور اگر پورا کیا نماز تو بہی درست ہی لیکن گنہگار ہوگا اور اسیطرح
اگر ہووی حاجت پیخانہ کی بعد شروع کرنی نماز کی تو بہی مکروہ ہی اور اگر بیچ مسجد کی طرف قبلہ کی
پیخانہ ہو یا غسلخانہ ہو تو پڑہنا نماز کا طرف پیخانہ اور غسلخانہ کی مکروہ ہی مگر بیچ گہر کی اگر پیخانہ یا حمام
طرف قبلہ کی ہو تو کچہہ مضایقہ نہین مسئلہ مکروہ ہی آگی نمازی کی جانا اگر نہو آگی نمازی کی سترہ یا اور
کوئی چیز مثل سترہ کی اور سترہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک لکڑی مقابلہ پیشانی نمازی کی کہڑی کی جاوی اگر
اور وہ ایک انگشت سی کم پتلی نہو اور بیچ درازی کی کم ایک گز شرعی سی نہو مسئلہ اور مکروہ ہی
نماز ساتہہ کپڑی ریشمی کی اسیطرح مذکور ہی بیچ اکثر کتابونکی اور فتاوی عالمگیری اور فتح القدیر میں
نقل ہی یہہ کہ نہین جایز ہوگی نماز اور جس لباس کا نماز سی باہر پہننا مکروہ ہی اوس لباس سی
نماز بہی مکروہ جیسا کہ کسونب سی رنگوا یا ہو کپڑا ہو یا پاجامہ ٹخنونسی نیچا ہو یا کپڑا چوری کا یا غصب کا
اور زمین غصب کی ہو تو مکروہ ہی نماز اوپر زمین کی اور اون کپڑون سی مسئلہ اور درمختار
اور طوالع الانوار کی ذکر کیا ہی کہ اگر بوئی ہو یا ہل چلایا گیا ہو بیچ زمین غیر کی تو مکروہ ہی نماز بیچ
اوسکی اگر مالک اوس زمین کا کافر ہو اسواسطی کہ وہ نماز سی راضی نہوگا اور اگر مسلمان ہی اور

دوست ہی یا نیک خلق ہی تو جایز ہی نماز بیچ اوسکی اور اگر مسلمان یا دوست نیک خلق نہو تو نہ پڑہی
مسئلہ مکروہ ہی موہنہ ڈہانپ کی نماز پڑہنا اسواسطی کہ تشبیہ ہی ساتہہ مجوس کی اسیطرح بیچ
طوالع الانوار کی ہی کہ اگر ڈہاٹا سخت باندہی اسقدر کہ حرف موہنہ سی نہ نکلی تو مکروہ ہی نماز واسطی
فوت ہونی قراۃ کی اگر ایسا سخت نہین باندہا تو نہین مکروہ ہوگی اسواسطی کہ نیچ پکڑ لیگا نیچی لانا سنت
ہی چنانچہ حضرت غوث الاعظم نی بیچ کتاب غنیہ کی ذکر کیا ہی مسئلہ ادرافیون اور بنگ
نوش کی پیچہی نماز مکروہ ہوگی اسواسطی کہ در المختار مین لکہا ہی کہ حرام ہی پینا اون چیزون کا اگر مداومت
کریگا تو فاسق ہوگا اور نماز فاسق کی پیچہی مکروہ ہی لیکن سراج الوہاج سی مفہوم ہوتا ہی کہ تنہا پڑہنی سی
اوسکی پیچہی پڑہنا بہتر ہی ذکر کیا اسیطرح بیچ طوالع الانوار مین مسئلہ اندہیرے مین نماز تہجد وغیرہ
کی مستحب ہی اسواسطی کہ حضرت عایشہ رحمۃ اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی آگی سویا کرتی تہی جب آپ سجدہ مین جاتی تہی تو مین پانون کہینچ لیتی تہی چنانچہ بخاری مین یہہ حدیث
منقول ہی اور حدیث مین ہی کہ آپ صبح کی نماز بہت اندہیرے مین پڑہتی تہی یہان تک کہ عورتین سبب
اندہیرے کی پہچانی نہین جاتی تہین مسئلہ رافضی کی مسجد مین نماز پڑہنی درست ہوگی اگر رفض اوسکا
کفر کو نہ پہنچا ہو اور اگر بسبب رفض کی نوبت کفر کو پہنچی ہی تو اس صورتین بحر الرائق سی معلوم ہوتا ہی
کہ اگر کافر زمین وقف کری تو وقف اوسکا صحیح ہوگا تو چاہی نماز بہی مکروہ نہو اگرچہ اصلی درجہ کا ثواب
حاصل نہوتا ہو سوال کیا کہ بیچ تقریب مزامیر کی اژدہام خلقت کا ہی اور شور ہی نماز بیچ اوس
مکان کی درست ہی یا نہین جواب دیا کہ جس مکان مین ساتہہ کسی تقریب کے اژدہام آدمیونکا ہووی اور
شور غل اور مزامیر موجود ہو تو پڑہنا نماز کا مکروہ ہوگا اسواسطی کہ بروقت موجود ہونی طعام کی اور حاجت
بہوک کی اور بیچ حالت شدت بول اور براز کی نماز پڑہنی مکروہ ہی اور جس حالتین کہ کثرت آدمیونکی
شور و غل ہو اور آواز مزامیر کی آوی تو احتمال کراہت کا واللہ اعلم بالصواب

فصل چہتیسوین

بیچ بیان سنتونکی سنت یہہ ہی کہ وقت نماز کی اذان کہی اور اوٹہاوی دونو ہاتہہ واسطی تکبیر
شروع نماز کی اور کشادہ رکہی انگلیون ہاتہہ کی اور جہر کری امام واسطی تکبیر کی اور پڑہی سبحانک اللہم

آخر تک اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین پڑہی آہستہ سی امام ہو یا مقتدی ہو اور رکہی داہنی ہاتہ کو اوپر
بائین کی نیچی ناف کی مرد اور عورت اوپر سینہ کی اور سنت ہی سب تکبیرین درمیان نماز کی اور تسبیحات
رکوع اور سجود کی اور پکڑنا گہٹنونکا بیچ رکوع کی اونگلیان کہولکر اور بائین پاؤنکو فرش کرکی بیٹہنا
اوسپر اور کہڑا رکہنا داہنی پاؤنکو اور درود پڑہنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ قعدہ اخیرہ کی
بعد پڑہنی التحیات کی اور پڑہنا دعا اونکا کہ مشابہ ہون الفاظون قرآنسی یا کوئی دعا وحدیث سی ہو اور
اشارہ کرنا اونگلیونسی وقت شہادت کی بیچ بعضی روایتونکی ہی جیسی اوسکو ذکر کیا ہی اوپر اور پڑہنا
الحمد کا بیچ دونو رکعتون اخیرہ فرضون کی اور باہر آنا نمازسی ساتہہ لفظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی اور
پہیرنا سلام پہلا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف اور کہا بعضون نی کہ اونمین بعضی باتین مستحب ہین
لیکن صحیح یہہ ہی کہ سب سنتین ہین اور جو کچہہ ذکر کیا ہمنی بیچ بیان صفت صلوۃ کی سوا اوسکی سب آداب
ہین **فصل ستائیسوین بیچ بیان سنتون اور نوافل کی** جاننا چاہی کہ سنتین قبل نماز فجر اور
بعد ظہر اور نماز مغرب کی دو دو رکعتین ہین قبل ظہر اور عصر اور عشا اور چار رکعت ہین بعد نماز عشا کی
اور اگر چاہی تو دو رکعتین پڑہین لیکن قبل عصر اور عشا کی مستحب ہین اور بیچ کتاب محیط کی ہی یہہ کہ چار
رکعتین کہ قبل عصر اور عشا کی پڑہی مستحسن ہین اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ نہین پڑہیں
اور قبل نماز جمعہ اور بعد جمعہ کی چار چار رکعتین اور پہر دو دو رکعتین مسئلہ اور بیچ نماز
چاشت کی آیا ہی کہ پڑہی دو رکعتین سی بارہ رکعتون تک پہر جاننا چاہی کہ بہتر بیچ نماز رات اور دن
کی چار رکعتین ساتہہ ایک نیت کی ہین نزدیک امام اعظم کی اور کہا صاحبین نی کہ بیچ رات کی دو رکعت
کی نیت افضل ہی اور زیادتی اوپر آٹہہ رکعتونکی ساتہہ ایک نیت کی راتکی وقت اور زیادتی چار رکعتسی
دن کی وقت پڑہنی مکروہ ہی نزدیک سبکی اور جس شخص نی شروع کیا نماز نفل یا روزہ نفل اور پہر
توڑ ڈالا پس واجب ہی اوپر اوسکی قضا اور اگر شروع کی نماز ساتہہ نیت چار رکعت کی اور پہر توڑ کر
تو لازم ہی اوپر اوسکی مگر دو رکعت واجب ہی پڑہنی اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت پڑہنی چاہئی
لیکن یہہ حکم بیچ نوافل کی ہی اور اگر شروع کرین چار رکعت قبل ظہر کی اور پہر توڑین تو واجب ہی کہ

پڑہی چار رکعت اور اگر شروع کرین چار رکعتین اور نہ بیٹہا بیچ دو رکعتونکی تو فاسد ہوی نماز نزدیک امام محمد
کی اور امام زفر کی اور قضا کری دو رکعتین اور کہا ابو حنیفہ اور ابو یوسف نی کہ صحیح ہی نماز اور اگر
ایک شخص نی شروع کی نماز ساتہہ نیت چار رکعت اور پہر توڑی نماز بیچ رکعت پہلی کی تو واجب ہے
کہ قضا کری دو رکعت اول کی اور اگر توڑی بیچ رکعت تیسری کی تو اس صورتمین ادا ہووین دو رکعت
اول کی اور قضا کری دو رکعت آخر کی اور اگر شروع کری نفل کہڑی ہوکر اور بیٹہا بغیر عذر کی تو جایز ہی
نماز اوسکی اور ایک شخص نی نذر مانی کہ فلانی مراد آئی پر نماز پڑہونگا اور نہ کہا اوسنی کہ پڑہونگا کہڑی
ہوکر یا بیٹہ کر تو واجب ہے اوسکو نماز پڑہنا کہڑی ہوکر اور اگر پڑہی بیٹہہ کر تو کہا ہی جایز ہوگی از روی
اس قیاس کی اسواسطی کہ نہین قید لگائی تہی اوس نی کہ کہڑی ہوکر پڑہونگا اور زیادہ کرنا قیام
کا بہتر ہی زیادہ پڑہنی رکعت سی اور جاننا چاہی کہ سنت ہی بیچ سنت فجر کی یہہ کہ پڑہی سنت فجر کی
بیچ گہر اپنی کی یا نزدیک دروازہ مسجد کی اور نہ ہو سکی تو پڑہی بیچ خارج مسجد کی اور اگر نہ ہو جگہہ خارج
مسجد کی پس پڑہی بیچ مسجد کی سات کسی اوٹ کی خواہ ستون یا کچہہ اور ہو مگر یہہ حکم اوس وقت ہی
کہ اگر کہڑی ہوی ہو جماعت اور نہین شروع ہوئی جماعت تو اختیار ہی اور وہ سنتین کہ بعد فرضونکی
مقرر ہین بہتر پڑہنا اونکا بیچ گہر کی اسواسطی کہ روایت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتی
تہی تمام سنتون اور وتر کو بیچ گہر کی اور سنتون موکدہ نماز سی پڑہنا تراویح کا ہی کہ پڑہنا اونکا ساتہہ
جماعت کی سنت کفایہ ہی یہان تک کہ اگر ترک کی ایک محلہ نی اور پڑہا بیچ گہرون اپنی کی پس تحقیق
ترک کیا اونہونی سنت کو اور گنہگار ہوی اور اگر قایم ہوی تراویح بیچ مسجد کی ساتہہ جماعت کی اور
خلاف کیا ایک شخص نی یعنی پڑہی بیچ گہر اپنی کی تو ترک کیا اوسنی فضیلت کو اور نہین کیا اوسنی سنت کو
پس گنہگار نہوا اور اگر پڑہی نماز تراویح بیچ گہر کی جماعت سی تو حاصل ہوا واسطی اوسکی ثواب فضیلت
کو کہ جماعت بیچ مسجد کی ہو یہی حکم بیچ فرضونکی ہی اور احتیاط بیچ احتیاط نیت تراویح کی ہی کہ نیت
کری تراویح کی یا نیت کری قیام لیل کی یا نیت کری سنت وقت کی یا نیت کری قیام رمضان کی
اسواسطی کہ علمانی اختلاف کیا ہی بیچ جواز ادا ہونی سنت کی ساتہہ نیت مطلق نماز کی کہا بعضی

علما متقدمین نی کہ نہین جایز ہی اور یہہ قول ابی حنیفہ کا ہی اور کہا بعضی متاخرین نی بلکہ عام علما نی
کہ جایز ہی اور اگر نیت کی بیچ تراویح کی نری نماز کی تو کہا بعضی علما نی کہ صحیح یہہ ہی کہ نہین جایز ہی
اور وقت تراویح کا بعد نماز عشا کی ہی اور نہین جایز پہلی نماز عشا سی اور اوسی پر فتوا ہی اور اگر
پڑہی نماز عشا کی ساتہہ ایک امام کی اور پڑہی تراویح ساتہہ امام دوسری کی اور پہر معلوم ہوا کہ پڑہائی
امام پہلی نی بی وضو تو پہر کر پڑہی نماز عشا اور تراویح کو اگر فوت ہوی اوس سی ایک تسبیح تراویح کی
یا دو تسبیح ذکر کیا ہی اوسکو بیچ کتاب ذخیرہ کی کہ اختلاف کیا ہی علما ہماری نی کہ کہا بعضون نی
کہ پڑہی تراویح کو اور پہر پڑہی وتر کو بلاشک تاخیر کرنا وتر کا بہتر ہی اور آرام لینا درمیان تراویح کے
یہہ ہی کہ بیٹہی بعد ہر چار رکعت کی بقدر چار رکعت کے اور اسیطرح بیٹہی درمیان تراویح اور وتر کی اور اگر
بیٹہا اور آرام لیا بعد پڑہنی دس رکعت کے کہا بعضون نی کہ نہین مضایقہ اور کہا اکثر مشایخ نی کہ یہہ
مکروہ تنزیہہ ہی اور افضل ہی واسطی امام کی کہ برابر کری رکعتونکو یعنی قراءۃ وتر یا ان کل تراویح کی اور اگر
بیٹہہ کر تراویح پڑہی عذر سی جایز ہی اور اگر امام بیٹہا ہی بسبب عذر کی اور مقتدی کہڑی ہو کر پڑہین
لیکن بہتر نہین اور اگر تراویح پڑہی سب ایک سلام سی لیکن بیٹہا دو دو رکعت پر تو جایز ہی اور اگر شک
کری امام کہ پڑہی ہین اٹہارہ رکعت یا بیس رکعت بیچ اوسکی اختلاف ہی کہا بعضون نی کہ پڑہے
وتر کو اور نہ پڑہی دو رکعت بہولی ہوی کو اور صحیح یہہ ہی کہ پڑہی ہر شخص دو رکعت تراویح علحدہ علحدہ
اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب ملتقط کی کہ پڑہی بیچ تراویح کی اسقدر کہ نہووی نفرت اور اجیرن یعنی
قوم جو کہ یعنی مقتدیونکو کہا بعضون نی کہ پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہی بیچ نماز مغرب کے اور کہا بعضون
نی پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہی نماز عشا مین اور بیچ فتاوی کی نقل کیا ہی بعضی علما سی کہ پڑہی بیچ ہر رکعت
کی تیس آیتین تو ساری رمضان مین تین ختم ہو جاوین گی اور کہا بعضون نی کہ روایت کیا ہی حسن نی
ابی حنیفہ سی کہ پڑہی بیچ رکعت کے دس آیتین یہہ ہی صحیح ہی اسواسطی کہ بیچ اوسکی آسانی ہی اور
حاصل ہونا سنت کا ہی اور وہ ختم کرنا ایک مرتبہ کا ہی اسواسطی کہ گنتی تمام تراویح کی چہہ سو ہین اور
گنتی آیتین قرآن کی کچہہ اوپر چہہ ہزار ہین اور جسوقت کہ ہوی لڑکا یہہ عمر دس برس کے اور امامت کری

بالغونکی بیچ تراویح کی درست ہے موافق قول نصیر مشائخ بلخ کی اور بیچ بعضی فتاوئن کی ہہین جایز ہی اور
اسی پر فتوی ہی اور اگر پڑہی چار رکعت ساتہہ ایک سلام کی اور نہ بیٹہا بعد دو رکعت کی واسطی
التحیات کے پس جایز ہوگی چارون رکعت ساتہہ ایک سلام اور اوسی پر فتوی ہی اور جب پڑہ چکی
التحیات تو غور کری کہ گران معلوم ہوتا ہی مقتدیونکو تو نہ پڑہی دعائین منقول اور اگر یاد آوی بعد
پڑہنی وتر کی کہ باقی رہین دو رکعت تراویح کی تو اختلاف ہے بیچ اوسکی علما کی کہ پڑہی ان دو رکعت کو
ساتہہ جماعت کے یا علحدہ علحدہ کہا ابو بکر محمد ابن فضل نی کہ نہ پڑہی ساتہہ جماعت کی اور کہا صدر الشہید
نی کہ جایز ہی اگر پڑہی ساتہہ جماعت کے اور قول صدر الشہید کا اظہر ہی مسئلہ اگر سلام پہیرا
امام نی بعد ایک رکعت کے بیچ شفع اول کی بہول کر پہر پڑہین باقی رکعتین تراویح کی بعد اوسکی اونہین
اعادہ کیا ہی ان دو رکعتون اول کو تو اس صورتین اختلاف کیا ہی علما نی کہا مشایخ بخارا نی
کہ قضا کری اون دو رکعت اول کو اسواسطی کہ فاسد ہونا اوسکا نہین اثر کرتا ہی اون رکعتونین
کہ بعد اوسکی ہین اور کہا مشایخ سمرقند نی کہ قضا کری کل تراویح کو اسواسطی کہ سلام اوسکا واقع
ہوا ہی بہول کر بیچ تمام شفعونکی اور شفع دو رکعت کو کہتی ہین پس نہ خارج ہو حرمت نماز سی اور ترک کیا
قعدہ ہر شفع سی اور ادا کیا قعدہ کو درمیان ہر شفع کی فصل اٹہتیسوین بیچ بیان نماز وتر کی
وتر تین رکعت ہین ساتہہ ایک سلام کی نزدیک علما ہماری کی اور اختلاف ہی بیچ رکعتون وتر کے
یعنی نزدیک اکثر علماؤنکی ایک رکعت ہے اور نزدیک ہماری تین رکعتین ہین اور حدیثون مین دو بہی
موجود ہین بلکہ پانچ اور سات رکعت کا بہی پڑہنا ثابت ہی اور جو مقرر ٹہرین ہین وہ تین رکعتین ہین
مگر مفتیان ثوری جایز رکہتی ہین پانچ اور تین اور ایک رکعت کو یہہ عبارت شرح مشکوۃ شیخ
عبد الحق دہلوی کی ہی کہ پڑہی بیچ تین رکعت کے الحمد اور سورہ اور دعاء قنوت پڑہی بیچ تیسری
رکعت کے پہلی کرنی رکوع کی ہمیشہ اور خلاف ہی نزدیک شافعی کی اسواسطی کہ نزدیک اونکی دعا قنوت
بعد رکوع کی ہی اور نہین ہی قنوت پڑہنا نزدیک اونکی ہمیشہ مگر بیچ آدہی اخیرہ مہینی رمضان کی
اور نہ پڑہی وتر ساتہہ جماعت کے مگر بیچ مہینی رمضان کی اور مسبوق پڑہن دعاء قنوت ساتہہ امام

اور نہ پڑہین قنوت کو جسوقت کہ پڑہ چکا ہو ساتہہ امام کی اور شک ہو کہ تحقیق تیسری ہی و ترسی یا دوسری ہی تو قنوت پڑہی دونو رکعتونمین اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر قنوت پڑہی بیچ رکعت پہلی یا دوسری کی بہول کر تو نہ پڑہی بیچ رکعت تیسری کی لیکن درمیان ان دونو نکی فرق ہی اسو اسطی کہ بہولنی والی نی جو قنوت پڑہی ساتہہ خیال اوسکی کہ جگہہ قنوت کی ہی پس نہ دوبارہ پڑہی برخلاف شاک کی کہ اوسمین حکم دوبارہ پڑہنی کا ہی اور بیچ خلاصہ کی ہی روایت صدر الشہید سی کہ بہولنے والا ہی قنوت دوبارہ پڑہی اور یہہ بہتر ہی سوال کیا درود بہیجی اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ابعد پڑہنی قنوت کے یا نہین جواب دیا فقیہہ ابو اللیث نی کہ بہیجی درود اور ذکر کیا بیچ بعضی فتاویکی کہ نہین مضائقہ ہی اگر بہیجی پس معلوم ہوا موافق اُن فتاوٰ ئونکی کہ نہ بہیجنا بہتر اور اولی ہی اور نزدیک فقیہہ ابو اللیث کی بہیجنا بہتر ہی اور اوسمین اختلاف ہے کہ جہر کری امام بیچ قنوت کے یا نکری کہا ابو بکر محمد ابن فضل نی کہ جہر نکری جسطرح کہ جاری ہی عادت بیچ مسجد ابی حفص الکبیر البخاری اور کہا صاحب ذخیرہ برہان الدین نی کہ بہتر ہی جہر بیچ شہرون عجم کی تو کہ سیکہین لوگ اور بیچ شرح اسفیجابی کی ہی کہ ہووی جہر قنوت کی کم جہر قراۃ سی اور مقتدیونکو اختیار ہی چاہین پڑہین قنوت آہستہ اور چاہین آمین کہین اور چاہی چپکی رہین یہہ جو کچہہ کی ذکر کیا گیا ہی یہہ اختلاف امام ابی یوسف اور امام محمد کا ہی کہ قنوت پڑہین مقتدی یا آمین کہین اور نہ بلند کرین آواز اپنی کو نزدیک سبکی

فصل اونتالیسوین بیچ بیان فاسد ہونی نماز کی جسوقت کہ کلام کیا نمازی نی اوپر بہول کی کلام مین سی بہولکر یا جانکر تو فاسد ہو گی نماز لیکن اتنی آواز سی کہ سنین کان اپنی اگرچہ صحیح ہو حرفونکی اور اگر صحت ہو حرفونکی اور نہ سنین کان اپنی تو نہین فاسد ہو گی نماز اوسکی اور اگر سویا بیچ نماز کی اور بات کی یا ہنسا پس فاسد ہو گی نماز اوسکی اور اگر کی نمازی نی آہ ساتہہ زبر کی بغیر مد کی یا کہا اوہ ساتہہ تشدید اور زبر واو کی یا رویا آواز سی پس اگر ہی رونا اوسکا ذکر جنت یا خوف دوزخ سی تو نہین فاسد ہوئی نماز اوسکی اور اگر ہی رونا اوسکا سبب درد یا مصیبت کی تو فاسد ہوئی نماز اوسکی اور نہین فرق ہی درمیان اوہ اور آہ کی اور کہا ابی یوسف نی کہ نہین فاسد ہو

نماز ساتھہ آہ اف اور تف کی اور مسئلہ بیچ کتاب ملتقط کی ہی کہ کاتا ساخ نے اور کہا بسم اللہ الرحمن
پس فاسد ہوگی نماز نزدیک امام محمد کی اور نہین فاسد ہونی کی نزدیک ابی یوسف کی اور روایت
ہی امام محمد سی کہ اگر ہی مریض کہ نہین قابض ہی نفس اپنی پر شدت درد ہوئی اور کہا آہ اور ارادہ
تو نہین فاسد ہونی کی نماز اوسکی جیسا کہ نہین فاسد ہوتی نماز اوس شخص کی کہ ڈکالی یا چھینکا اور
بلند ہوی آواز اوسکی اور ظاہر ہوی حرف ذکر کیا بیچ خاقانی کی اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر مریض نی
کہا یارب یا بسم اللہ بسبب ہونی تکلیف کے تو نہین فاسد ہونیکی نماز اوسکی اور اگر جواب دیا بیچ نماز
کی اوس شخص کو پوچھا جسنی کہ کیا اللہ کا کوئی شریک ہے ساتھہ لا الہ الا اللہ کی یا کوئی ایسی بات
سنی نماز مین کہ جس سی تعجب ہوا اور کہی بجواب اوسکی کہ سبحان اللہ یا کہا الحمد للہ یا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ فاسد ہوگی نماز نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کی اور نہین فاسد ہوگی نزدیک ابی یوسف
کی اور ذکر کیا قاضی امام فخر الدین نی بیچ جامع الصغیر کی بیچ تفسیر قول امام محمد کی کہ کہا امام محمد نی
کہ جس شخص نی کہا کہ کیا ہی سوای اللہ کی اور اللہ بس ہی اور جواب دیا نمازی نی لا الہ الا اللہ
تو نہین فاسد ہوگی نماز اور اگر غرض اوسکی یہہ ہی کہ اطلاع ہو جاوی پوچھنی والی کو کہ مین نماز مین
ہون تو فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر چھینک آئے نمازیکو اور کہی الحمد للہ تو نہین فاسد ہونیکی نماز
مسئلہ اور اگر چھینک آوی اور شخص کو اور جواب دیا نمازی نی کہ الحمد للہ اور ارادہ کیا ہی
یہہ کہ سمجھی چھینکنی والا کہ بعد اوسکی الحمد للہ کہتی ہین تو اس صورت مین فاسد ہوگی نماز اور یہہ روایت
مخالف ہدایہ کی ہی لیکن بیچ کتاب عینیہ کی ابی حنیفہ سی روایت ہے کہ فاسد ہوتی ہی نماز اور صحیح
یہہ ہی کہ نہین فاسد ہوتی مسئلہ اور اگر چھینک آئے ایک نمازیکو اور کہا دوسری نی کہ یرحمک اللہ
پھر کہا چھینکنی والی نی کہ آمین پس فاسد ہوئی نماز مسئلہ اور اگر غلطی بتلائی نمازی نی
غیر امام کو اس خوف سی کہ جاری ہوگا اوپر زبان امام کی وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو تو فاسد
ہوگی نماز بتلانی والی کی اور اگر لقمہ لیا امام نی غیر مقتدی سی تو فاسد ہوگی نماز سبکی برابر ہی کہ
وہ بتلانی والا خارج نماز سی یا بیچ نماز کی ہی مسئلہ اور اگر بتلایا امام اپنی کو جو کہ اٹک گیا ہی

اگر بتلایا ہی بعد اوسکی کہ پڑہ چکا ہی امام اسقدر کہ جایز ہو ساتہہ اوس قراۃ کی نماز تو فاسد ہوگی
نماز بتلانی والی کی اور اگر موافق بتلانی مقتدیکی پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز اسکی اور صحیح یہہ ہی
کہ نہین فاسد ہونیکی نماز بتلانیوالی کی اور نہ امام کیواسطی بتلانا اوسکا واسطی درست کرنی نماز کی ہی
اس غرضی کہ جاری ہوگا اوپر زبان امام کی وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو **مسئلہ** اگر
متشابہ کہا وی امام ایک آیت سی ساتہہ آیت دوسریکی اور بتلایا اوسکو مقتدی نی بعد متشابہ
پڑہنی کی تو فاسد ہوگی نماز بتلانیوالیکی اور اگر موافق اوسکی پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز اسکی
واسطی جاتی رہنی حاجت کی اور نزدیک عام مشایخ کی یہہ ہی کہ نہین فاسد ہوتی نماز اور یہہ ہی
صحیح ہی یہہ مضمون شرح منیۃ المصلی کا ہی **مسئلہ** اگر بتلایا غیر نماز پڑہنیوالی نی نماز پڑہنیوالیکو
اور موافق بتلانی اوسکیکی پڑہا اوسنی تو فاسد ہوی نماز اور اگر کہایا یا پیا ہو لکر یا جانکر تو بہی فاسد
ہو گی نماز اور اسیطرح فاسد ہوتی ہی نماز ساتہہ عمل کثیر کی اور عمل کثیر وہ ہی کہ دیکہنی والیکو یہہ یقین
ہو کہ نہین ہی یہہ بیچ نماز کی اور کہا بعضون نی کہ عمل کثیر وہ ہی کہ کیا جاوی دونو ہاتونسی از روی
عرف اور عادت کی یعنی جس کام کو کہ کرتی ہین دونو ہاتونسی وہ عمل کثیر ہی اگرچہ کیا اوسنی اوس
کام کو ایک ہاتہہ سی اور عمل قلیل اوسکو کہتی ہین کہ کرتی ہین اوسکو ایک ہاتہہ سی اگرچہ کیا اوسکو
دونو ہاتونسی اور ذکر کیا ہی بیچ ملتقط کی کہ نہین اعتبار ہی بیچ فاسد ہونی نماز کی عمل دونو
ہاتہہ کا لیکن اعتبار کیا جاتا ہی تہوڑی اور بہت عمل کو اور اگر تیل لیا نمازی نی برتن سی یا
ایک ہاتہہ سی لیا دوسری ہاتہین اور ڈالا اوس تیل کو بیچ سر کی یا داڑہیکی یا اوسکہین سوا اوسکی اور
تو فاسد ہوگی نماز **مسئلہ** اور اگر کہجلی مین ہات نمازیکی اور ہلا اوسنی ہاتہہ کہجلی کو دیر تک
یا کہین اور جگہہ تو نہین فاسد ہوگی نماز **مسئلہ** اگر گود مین لیا عورت نماز والی نی بچہ کو
اور دودہ پلایا تو فاسد ہوگی نماز اور نہ نکلا دودہ تو نہین فاسد ہونیکی نماز اوسکی **مسئلہ**
اگر مسافہ کیا نمازی نی ساتہہ ارادہ سلام علیک کے فاسد ہوگی نماز اور اگر اوتارا عمامہ یا ٹوپی
سر سے اور رکہا اوپر زمین کی یا اوٹہایا زمین سی اور رکہا اوپر سر کے یا اوتارا اگرتہ ساتہہ ایک عمل

کی تو نہین فاسد ہو گی نماز لیکن مکروہ ہو گی اور اگر مارا کسی آدمی کو ایک ہاتہہ سی یا ساتہہ کوڑی کی
تو فاسد ہو گی نماز ذکر کیا ہی اوسکو بیچ محیط کی مسئلہ اور کہا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ نماز پڑہ رہا تہا اوپر جانور کی اگر ماری جانور کو واسطی جلدی چلنی کی تو فاسد ہو گی نماز اور کہا بعضی مشایخ نی کہ اگر مارا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو نہین فاسد ہو نیگی اور اگر مارا تین مرتبہ پی درپی تو فاسد ہو گی نماز کہا بعضی مشایخ نی کہ اگر ہی ساتہہ اوسکی کوڑا پس مہیا کری کوڑیکو واسطی مارنی کی یا اوس کو لیسی اوس جانور کو چوکا دیا تو نہین فاسد ہو نیگی اور اگر کوڑ لیسی اشارہ کیا راہ تبلانیکو اور مار اتر کر اوس راہ پر گہوڑا چلی تو ٹوٹ جاویگی نماز اور اگر حرکت دی ایک پاؤنکو بار بار تو نہین فاسد ہو نیگی اور اگر حرکت دیوی دونو پاؤسی جانور کو تو فاسد ہو گی نماز اور کہا بعضون نی کہ اگر حرکت دیوی آہستہ آہستہ تو نہین فاسد ہو نیگی اور اگر حرکت دیوی دونو پاؤنکو برابر تو فاسد ہو گی نماز اور کہا بعضون نی اگر حرکت دی دونو پاؤنکو برابر آہستہ سی تو نہین فاسد ہو گی نماز اور روایت ہے ابی بکر سی بیچ حق اوس نمازیکی کہ پوچہا اوس سی کہ کتنی رکعتین پڑہین تو نی پس اشارہ اوسنی ساتہہ اونگلیونکی کہ پڑہین ہین یعنی دو رکعت یا تین رکعت نہین فاسد ہو گی نماز مسئلہ اگر لکہا نمازی نی اسقدر کہ ظاہر ہوویں حروف اوسکی کم تین کلمو سی تو نہین فاسد ہو نیگی نماز اوسکی اور اگر زیادہ لکہا تین کلمو نسی تو فاسد ہو گی نماز اوسکی مسئلہ اور بیچ ملتقط کی ہی کہ اگر کہا نمازی نی جو کہتا ہی موذن تو فاسد ہو گی یا اگر ارادہ کیا جواب موذن کا مسئلہ بیچ کتاب خانیکی ہی جسوقت اذان کہی بیچ نماز کی ساتہ ارادہ اذان کی تو بہی فاسد ہو گی اور کہا ابی یوسف نی کہ نہین فاسد ہو نیگی جبتک نکہی حی علی الصلوٰۃ مسئلہ اور اگر سنا نمازی نی نام اللہ کا پس کہا جل جلالہ یا سنا نام پیغمبر کا پس کہا صلی اللہ علیہ وسلم اگر ارادہ کیا جواب کا پس فاسد ہو گی نماز اور اگر نہین ارادہ کیا تو نہین فاسد ہو نیگی مسئلہ اگر دلین بنا یا کوئی شعر یا خطبہ ساتہہ فکر کی اور نہین پڑہا ساتہہ زبان کی تو نہین فاسد ہو نیگی نماز لیکن گنہگار ہوگا اور اگر جواب یا سلام کا ہاتہہ سی یا سر سی یا مانگی نمازیسی کوئی چیز پس اشارہ کیا ساتہہ سر کی یا آنکہہ کی تو نہین فاسد ہو نیگی اور اگر کہا نمازی نی اللہم اکرمنی یا کہا اللہم انعم علی یا کہا اللہم صلح امر

یا کہا اللھم ارزقنی عافیۃ یا کہا اللھم اغفرلی ولوالدتی وللمؤمنین نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی اور اگر کہا
اللھم اغفرلی ولاخی بیچ اوسکی اختلاف ہے متاخرین کا اور اگر کہا اللھم اغفرلی ولعمی فاسد ہو گے
نماز اوسکی اور اگر کہا اللھم ارزقنی رویتک او جنبک او حج بیتک نہین فاسد ہوگی اور اگر کہا اللھم
ارزقنی دابۃ او کرما او زوجۃ یا کہا اللھم اقض دینی فاسد ہوگی مسئلہ اگر دیکھا طرف کتاب کے
اور سجادہ جو بیچ اوسکی ہی اگر دیکھا بغیر قصد سمجھنی کی تو نہین فاسد ہونگی نزدیک سبکی اور اگر دیکھا
ہی ساتھہ قصد عبارت سمجھنی کی ذکر کیا ہی بیچ ملتقط کی کہ فاسد ہوگی نماز یہہ روایت امام محمد سی ہی
اور ذکر کیا بیچ اجناس کی کہ نہین فاسد ہونگی نزدیک ابی یوسف کی اور اوسکو اختیار کیا ہی بعضی
علماء نی مسئلہ اگر پڑہا نمازی نی قرآن دیکھکر یا محراب سے پس فاسد ہوگی نزدیک ابی حنیفہ کے
اور نہین فاسد ہوتی نزدیک امام محمد اور امام ابی یوسف کی مسئلہ اور اگر اوٹھایا نمازی
پتھر اور پہینکا پس فاسد ہوگی نماز اور اگر ہی پاس اوسکی پتھر اور پہینکا اوسکو نہین فاسد ہوگی لیکن گنہگار
ہوگا اور بیچ اجناس ناطفی کی مذکور ہی کہ اگر پہینکا پتھر اونگلیونکی سرے ایکبار تو نہین فاسد ہوگے
نماز مسئلہ اگر کہجلایا نمازی نی بدن اپنا ایک دفعہ یا دو دفعہ بیچ دیر کی تو نہین فاسد ہونگی اور
اگر کہجلایا بہت دفعہ ٹہیر ٹہیر کی یعنی کسی رکن مین تو بہی نہین فاسد ہونگی اور اگر کہجلایا بیچ دیر کی تو
فاسد ہوجاویگی مسئلہ اور بیچ اجناس ناطفی کی ذکر کیا ہی کہ جسوقت مار ڈالا جوئونکو کسی نے برابر
اگر مارا اونکو بیچ دیر کی پس فاسد ہوجاویگی نماز اوسکی اور اگر مار ڈالا اونکو لیکن ٹہیر ٹہیر کر ایک ایک
رکن کی مقدار تو نہین فاسد ہونگی مسئلہ اور اگر ہوا لی پہنکہ یا کپڑے سی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو
نہین فاسد ہوتی ہی مسئلہ اگر گنہگار نمازی نی واسطی خبر دینی کی کہ ہو نہین بیچ نماز کی اور
مناسب ہی حرف اوسکی یا کہا انشاء واسطی صفا کرنی آواز کی جاتا تو فاسد ہوگی نماز نزدیک ابی حنیفہ
اور امام محمد کی اور نہین فاسد ہونگی نزدیک ابی یوسف کی اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ اجناس کے
مسئلہ اگر اجازت مانگی نماز سے پس پکار کر پڑہا نمازی نی یا کہا الحمد للہ یا اللہ اکبر نہین فاسد ہونگے
مسئلہ اگر بوسہ لیا نماز پڑہتی کا جورو اوسکی نی اور نہ بوسہ لیا اوسنی جورو اپنی کا اور نہوئی اوسکو

شہوت پس پوری ہی نماز اوسکی اور اگر بوسہ بیوی نمازی جورو اپنی کا ساتہہ شہوت کی یا بغیر شہوت
کی پس فاسد ہوی نماز اوسکی مسئلہ جسوقت کہ وسوسہ ڈالا شیطان نی پس کہا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ اگر ہی یہہ وسوسہ بیچ امر آخرت کی تو نہین فاسد ہوگی نماز اوسکی اگر ہی بیچ امر دنیا
کی تو فاسد ہوگی اسیطرح ہی بیچ ذخیرہ کی مسئلہ نمازی نی جسوقت کہ ارادہ کیا یہہ کہ سلام
کری پس کہا سلام پہر یاد آیا کہ مین بیچ نماز کی ہون پس جب رہا فاسد ہوگئی نماز مسئلہ
اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر چلا نمازی بیچ نماز کی اگر ہی موہنہ طرف قبلہ کی تو نہین فاسد ہونیکی
اگر نکلی ہون قدم بڑی دری اور نہ خارج ہوگا مسجد سی اور اگر بیچ جنگل کی ہی تو نہین فاسد ہونیکی
جبتک کہ نہ نکلی گا صفوں سی اور کہا بعضی مشایخ نی کہ اگر ایک شخص نی دیکہی جگہہ بیچ صف دوسری
اور بڑہ گیا بیچ اوس صف کے تو نماز اوسکی نہین فاسد ہوتی اور اگر بڑہ گیا تیسری صف مین تو
فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ سینہ نہ پہرا ہو قبلہ سی اگر سینہ پہر گیا قبلہ سی تو دوسری صف مین جانی سی
ہی جاتی رہیگی نماز اوسکی جیسا کہ فاسد ہوتی ہی نماز اوس شخص کی کہ پہرا قبلہ کیطرف سی اس گمان پر
نکسیر ہوتی ہی اور پہر معلوم ہوا کہ نہین ہوتی ہی تو نماز اوسکی فاسد ہوی اگرچہ نہین نکلا مسجد سی
مسئلہ اور اگر چبایا مصطگی کو یا کہایا بڑ کو تو نماز فاسد ہوی اور اگر نکلگیا وہ شی کہ تہی
بیچ دانتون اوسکی کی اگر ہی وہ شی زیادہ چنی سی تو فاسد ہوگی نماز اور کم ہی مقدار چنی سی تو نہین
فاسد ہونیکی نماز اور نہ روزہ اوسکا مسئلہ اگر پڑتا ہی نماز بیچ صف جماعت کے اور دیکہا
انگرکہہ یا اور کوئی کپڑا بیچ پاؤن نمازی دوسرکی بیچ صف جماعت کی اور چہینا یا نمازی نی اوس
کپڑی کو ساتہہ اشارہ ہاتہہ کی اور دوسری نمازی نی فی الفور اوسکی حرکت اشارہ سی چہوڑ دیا
تو اس صورتمین نماز دونوکی فاسد ہوی اور اگر قصدا اوٹہی اوسکی سی کپڑا کہینچا اور اوسنی چہوڑ دیا
اور جو بروقت اشارہ کی نہ چہوڑا لیکن ایک لحظہ ٹہہر کر از خود چہوڑا تو کچہہ مضایقہ نہین بالاتفاق
یہہ مسئلہ اکثر بیچ جماعت کے واقع ہوتا ہی اور لوگ اوس سی غافل ہین فصل چالیسویں
بیچ بیان سجدہ سہو کی سجدہ سہو کی واجب ہوتی ہین بسبب ترک کرنی واجب کی یا بسبب

تاخیر واجب یا تاخیر رکن کی جیسا کہ بہولا ایک شخص دعا قنوت کو بیچ نماز وتر کی یا بہولا التحیات پہلی قعدہ
یا دوسری قعدہ مین باعتبار ظاہر روایت کی یا بہولا تکبیر عیدین کی یا امام نی پکار کی پڑہا بجائی
آہستہ پڑہنی کی یا آہستہ پڑہا مقام پکار کی پڑہنی کی تو ان سب صورتوں مین سجدہ سہو کا واجب
ہوتا ہی **مسئلہ** بیچ کتاب ذخیرہ کی اسطرح لکہا ہی کہ سجدہ سہو کا چہہ سببسی واجب ہوتا ہی
ایک تو پہلی ادا کرنا ایک رکن کا جگہہ اوسکی سی جیسی کہ رکوع کرنا پہلی قراۃ سی یا سجدہ کرنا پہلی
رکوع سی دوسرے تاخیر کرنی رکن سی جیسی کہ ایک سجدہ کیا ایک رکعت مین اور دوسرے
رکعت مین یاد آیا تو اوسمین تین سجدہ کری یا ایک رکعت پڑہ کی بیٹہہ گیا یا دوسری رکعت مین التحیات
پڑہ کی درود پڑہنی لگا تو قیام کی تاخیر ہووی تیسرے سبب تکرار رکن کی جیسی کہ دو دفعہ رکوع
کیا یا تین دفعہ سجدہ کیا چوتہے تغیر واجب ہی جیسی کہ پکار کی پڑہنا بجای قراۃ آہستہ پڑہنی کی
اور آہستہ پڑہنا بجای قراۃ پکار کی پڑہنی کی پانچوین ترک واجب سی جیسی کہ پہلا قعدہ نکیا یا بیچ
قعدہ اخیرہ کی التحیات نہ پڑہی چہٹے ترک کرنی اوس سنت کی کہ جو ساری نماز مین ایک ہی ہے
جیسی کہ پہلی قعدہ مین التحیات پڑہنی بیچ نماز فرض کی مگر تحقیق بعضی علما کی یہہ ہی کہ التحیات پڑہنی
پہلی قعدہ مین بہی واجب ہے اور یہہ ہی مذہب اہل تحقیق ہماری مذہب کا ہی **مسئلہ** اگر پکار
پڑہا اوس نماز مین کہ آہستہ پڑہنا تہا اوس قدر کہ جس سی نماز جایز ہو یا آہستہ پڑہا اوس نماز مین کہ جسمین
پکار کی پڑہنا تہا اسقدر کہ جس سی نماز درست ہو تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہی اوپر مذہب اصح کی اور
بیچ کتاب نوادر کی اسطرح ہی کہ اگر الحمد ساری یا آدہی سی زیادہ یا تین آیتین چہوٹی یا ایک آیت
بڑی سی پکار کی بجای آہستہ کی یا پڑہی آہستہ بجای پکار کی تو بہی سجدہ سہو کا واجب ہوگا اور اگر
ایک چہوٹی آیت اسیطرح پڑہی تو نزدیک امام اعظم کی واجب ہوگا سجدہ سہو اور نزدیک امام محمد اور
امام یوسف کے نہین واجب ہوویگا اور حد پکار کی پڑہنی کی یہہ ہی کہ پاس کا آدمی سنی اور آہستہ
پڑہنی کی یہہ ہی کہ خود سنی اور اوپر اسی قول کی فتوی ہی اور یہہ مضمون منیۃ الفقہا کا ہی **مسئلہ**
اگر کہڑا ہوا وسطی رکعت پانچوین کی یا بیٹہا رکعت تیسری مین تو ان دونو صورتون مین فورًا واجب ہوگیا

سجدہ سہو اور اگر کہڑا ہونی لگا واسطی تیسری رکعت کے پس اگر قریب بیٹہنی کی ہی تو بیٹہی مگر خلاف ہی
بیچ سجدہ سہو کی اور اگر قریب قیام کی ہوا تو نہ بیٹہی اور سجدہ سہو کری اور حد بیٹہنی کی یہہ ہی کہ نہ اونچی
ہوی ہون گہٹنی اوسکی مسئلہ اگر دو دفعہ پڑہی الحمد دونو رکعت اول مین یا پڑہا قرآن بیچ
رکوع یا سجدہ یا قعدہ کی تو واجب ہی کہ سجدہ سہو کری اور اگر پڑہی الحمد بیچ دونو رکعت اخیرہ کے
دو دو مرتبہ یا پڑہی سورہ ساتہہ الحمد کی یا پڑہی التحیات قعدہ اخیرہ مین دو مرتبہ یا پڑہی التحیات
بیچ قیام یا رکوع یا سجود کی پس نہین چاہی سجدہ سہو کا کرنا یہہ مذکور ہی بیچ اجناس کی اور اسی
پر فتوی ہی اور اگر التحیات سی زیادہ پڑہا بیچ قعدہ اول کی یا کہ پڑہا اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد
پس واجب ہوگا سجدہ سہو کا سبکے نزدیک اور امام اعظم سی روایت ہی کہ اگر ایک حرف بہی
زیادہ پڑہا تو سجدہ سہو کری اور صاحبین کہتی ہین کہ اگر کہا اللہم صلی علی محمد تو نہین چاہی سجدہ
سہو کا کرنا مسئلہ اگر چپکا کہڑا رہا اخیر کی دونو رکعت مین اگر جانکر چپکا رہا تو گنہگار ہوگا
اگر بہولکر چپکا رہا تو سجدہ سہو کری اور کہا ابی یوسف نے کہ نہین چاہی سجدہ سہو کرنا مسئلہ
اگر یاد آوی قنوت پڑہنی بعد رکوع کی پس نہ رجوع کری طرف قیام کی واسطی پڑہنی قنوت کی اور اگر
یاد آوی بیچ رکوع کی تو اوسمین اختلاف ہی کہا ناطقی نی کہ دوبارہ پڑہی یا نہ پڑہی سجدہ سہو
کا کری مسئلہ اگر سلام پہیرا بعد دو رکعت ظہر کی اس گمان پر کہ نماز پوری ہوی پہر یاد آیا
کہ باقی ہی تو پورا کری اور سجدہ سہو کا کری اور اگر سلام پہیرا اوس گمان پر کہ نماز جمعہ یا نماز فجر کی
ہی تو پہر کر پڑہی مسئلہ اگر بہول کر قعدہ اخیرہ سی کہڑا ہوا واسطی پانچوین رکعت کے چاہی کہ
بیٹہہ جاوی جبتک کہ نہین سجدہ کیا اور سجدہ سہو کا کری اور جو پانچوین رکعت کا سجدہ کرلیا تو یہہ
نماز نفل ہوی بہتر یہہ ہی کہ ایک رکعت اور پڑہی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر قعدہ اخیرہ پڑہ کر کہڑا
ہوا تہا تو اب چار فرض اور دو نفل ہوی لیکن سجدہ سہو کا ضرور ہی مسئلہ اگر کوئی واجب
ترک ہوا امام سی تو واجب ہوتا ہی سجدہ سہو کا اوپر امام کی اور اوپر مقتدیونکی بسبب تابعداری امام
کی اور مقتدیونکی بہولنی سی اوپر امام کی سجدہ سہو نہین ہوتا ہی اور نہ مقتدیون پہ ہوتا ہی مسئلہ

اگر سہو کیا سلام پہیرنیکو یعنی دراز کیا قعدہ اخیرہ کو اس گمان پر کہ نماز سی باہر ہون پہر معلوم کیا کہ بیچ نماز کی ہون تو سلام پہیری اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر سلام پہیرا اوس شخص نی کہ اوسکو سجدہ سہو کا کرنا تہا اوس ارادہ سی کہ باہر آؤن نماز سی یعنی سجدہ سہو کا اوسکو خیال نہین ہی تو چاہئی کہ سجدہ سہو کا کری اگر کسی سی کلام نہین کیا اور پشت قبلہ سی نہ پہیرے ہو مسئلہ اگر ایک شخص کو شک ہے بیچ قیام کی کہ نیت باندہی ہی یا نہین باندہی پس غور کیا اور دیر ہوئی اسمین پہر جانا کہ نیت باندہی ہی یا گمان کیا کہ نہین باندہی پس پہر کی نیت باندہی اوسنی اور پہر یاد آیا اوسکو کہ نیت باندہ چکا تہا مین پس واجب ہے اوپر اوسکی سجدہ سہو کا کرنا اور تحقیق اوسکی یہہ ہی کہ اگر روکا ہی اوس غور نی ادا کرنی رکن سی یا واجب سے پس لازم ہو گا سجدہ سہو کا کرنا اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اگر روکا قراۃ یا تسبیح کو تو واجب ہے سجدہ سہو مسئلہ اگر سلام پہیرا مسبوق نی ساتہہ امام کی تو نہین واجب ہے سجدہ سہو اور اگر سلام پہیرا بعد امام کی تو واجب ہے اور بیچ ملتقط کی یون ہی کہ مسبوق نی سلام پہیرا ساتہہ امام کی یا تکبیرین کہین ایام تشریق کی ساتہہ امام اپنی کی پس واجب ہی سہو کرنا اور ایام تشریق اوسکو کہتی ہین کہ تاریخ نوین ذالحج وقت صبح سی تاریخ تیرہوین وقت نماز عصر تک کہ جو تکبیرین تشریق کہتی ہین ف مسبوق اوسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص کہ بعد پڑہی ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعت امام کی شامل ہوا ہو اور لاحق اوسکو کہتی ہین کہ ساتہہ تکبیر اولی کی امام کی شامل ہو مسئلہ مسبوق تابعداری کری امام کی بیچ سجدون سہو کی اور اگر کہڑا ہو گیا مقتدی پہلی سلام پہیرنی سی امام کی اور قراۃ پڑہی اور رکوع کیا لیکن سجدہ نہین کیا پس عرصہ مین امام نی سجدہ سہو کا کیا تو چاہی کہ تابعداری یعنی یہہ بہی سجدہ سہو کا کری اور قیام اور رکوع اوسکا باطل ہوا اور اگر نہ تابعداری کی امام کی تو سجدہ سہو کا کری جب فارغ ہو نماز سی اور اگر سہو لاحق بعد فراغت پائی تابعداری امام کی بیچ پورا کرنی نماز کی کوئی واجب یا تاخیر فرض کی کری تو بہی سجدہ سہو کا کری واسطی قصور ہونی باقی نماز اپنی کی اور بہتر ای

واسطی مسبوق کی کہ نہ کھڑا ہووی واسطی پورا کرنی نماز کی جبتک کہ امام سلام نہ پھیری اور اگر کھڑا ہوا
پہلی اِس سی کہ فراغت پاوی امام التحیات سی تو اب اِس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں اسواسطی
کہ مسبوق ایک رکعت کا ہی یا دو رکعت کا یا تین رکعت کا ہی پس اگر ایک رکعت کا ہی تو معلوم
کیا چاہی کہ قراۃ اوسکی اگر بعد تشہد امام کی اسقدر ہوی ہی کہ جایز ہو نماز تو نماز اوسکی درست
ہوی اور اگر بعد تشہد امام کی اتنا نہیں پڑا کہ جایز ہو نماز تو نہیں درست ہوگی نماز اسواسطی
کہ قیام اوسکا اور قراۃ اوسکی پہلی فراغت ہونی امام کی تشہد سی معتبر نہیں ہی **مسئلہ**
ایک شخص بھولا کہ تین رکعتیں پڑہی ہیں یا چار تو کہا ہی علما نی کہ پہلی بھولا ہی عمر میں یعنی
تمام عمر میں یہہ ہی ایک اتفاق پڑا ہو تو پہر کی نماز پڑہی اور اگر پہلی بہی کئی بار ایسا اتفاق
بھول کا ہوا ہو تو چاہی کہ اٹکل کری اور سوچی اگر اٹکل میں یہہ ٹھہری کہ ایک رکعت پڑہی ہی
تو ایک اور پڑہی اور سجدہ سہو کا کری اور جو گمان میں اوسکی ہو کہ دو رکعت پڑہی ہیں تو بیٹھی
اور التحیات پڑہ کی سلام پہیری اور سجدہ سہو کا کری اور اگر اٹکل میں کچھہ نہ ٹھہری تو کم کو
قرار دیوی اور قعدہ کری اور پہر ایک رکعت اور پڑہی اور سلام پہیری اور سجدہ سہو کا کری
اسواسطی کہ شاید جسکو ایک رکعت ٹھہرایا ہی وہ دو رکعتیں ہوی ہوں تو قعدہ اخیرہ بچا رہی اسطرح
ہی بیچ خاقانی کی اور بیچ کتاب ذخیرہ کی بیان ہی کہ اگر شک ہوا چار رکعت والی نماز میں
کہ ایک رکعت پڑہی ہی یا دو چاہی کہ بیٹھی بیچ ہر ایک رکعت کے اور بیچ فتاوی فصلی کی یوں
لکہا ہی کہ جب شک ہو کہ دو رکعت پڑہ چکا ہوں یا تین رکعتیں تو نہ بیٹھی واسطی قعدہ کی اور یہہ
صحیح ہی لیکن اگر نماز مغرب یا وتر ہوں تو بیٹھی اور سجدہ سہو کا کری **مسئلہ** اگر شروع
کری نماز ساتھہ سورہ کی بغیر پڑہی الحمد کی تو سجدہ سہو کا آتا ہی اگرچہ ایک ہی حرف پڑہا ہو اسطرح
ہی بیچ خاقانی کی اور سجدہ سہو اوسکو کہتی ہیں کہ بعد سلام پہیرنی کی دو سجدی کری اور پہر التحیات
پڑہی اور سلام پہیری لیکن درود اوپر پیغمبر کی بیچ دونو التحیات قعدہ اخیرہ اور سجدہ سہو کی پہر
اور دعا فقط قعدہ سہو میں پڑہی اور بعضو کی نزدیک دعا ہی دونو میں پڑہی **فصل**

فصل اکتالیسوین بیچ بیان قراۃ غلط پڑہنی نماز کی اگر نماز مین غلطی پڑہی بیچ قراۃ کے
ایسی کہ نہ ہووی مثل اوسکی بیچ قرآنکی اور معنی اوسکی دور جا پڑین تو اسصورتمین تغیر پڑا واقع
ہوگا اور نماز جاتی رہیگی جیسا کہ پڑہا ہٰذا الغبار بدلی ہٰذا الغراب اور اسیطرح حکم ہی جب کہ نہ ہووی
مثل اوسکی بیچ قرآنکی اور نہ معنی اوسکی ہون جیسا کہ یوم تبلی السرائل پڑہی بدلی یوم تبلی السرائر
کی اور جو مثل اوسکی ہو بیچ قرآنکی لیکن معنی اوسکی دور ہون اور نہو تغیر بڑا تو بہی نماز فاسد ہو
اسمین احتیاط ہی اور کہا بعضون نی کہ نہین فاسد ہونیکی واسطی عموم بلویکی اور حرج عظیم نہین
قیاس کیا جاتا یعنی غلطی نمازیکی ایک دوسری پر مگر ساتہہ علم پڑہی جانی والی لفظ کی مسئلہ
اور اگر پڑہا ایک حرف دوسری حرف کی جگہہ تو اسمین یہہ حکم ہی کہ اگر دونوکو قریب مخرج کا ہی
یا دونو کا ایک مخرج ہی تو نہین فاسد ہونیکی جیسی کسی شخص نی پڑہا فلا تقہر کی جگہہ فلا تکہر یا پڑہا
ذال کی جگہہ ظ یا ض کی جگہہ ظ بالعکس تو فاسد ہوگی نماز اور یہہ نزدیک اکثر اماموںکی ہی لیکن محمد
بن سلمہ کہتی ہین کہ نہین فاسد ہوتی نماز اسواسطی کہ عجم والی نہین تمیز کرتی اور قاضی شہید محسن کہتی
ہین کہ بہتر یہہ ہی کہ حکم دیا جاوی کہ اگر ملنانی حروف کو اوتر تمیز ہووی یا اپنی گمان کی موافق ادا کر
تو نہین فاسد ہوتی اور اسیطرح کہا ہی محمد بن مقاتل نی اور شیخ اسمعیل زاہدی نی اور بیچ کتاب
ذخیرہ کی ہی کہ اگر نہوں حرف ایک مخرجسی اور نہ قریب مخرجسی لیکن بلوائی عام یعنی اکثر لوگ اسطرح
پڑہتی ہون جیسی کہ ذال کی جگہہ ض یا ز کی جگہہ ذال اور ظا کی جگہہ ضا تو نہین فاسد ہوتی نماز
نزدیک بعضی علماکی اور قطع کرنی کلمہ مین شیخ امام شمس الائمہ نی فساد نماز کا حکم دیا ہی اور عام
مشایخ نی کہا ہی کہ نہین فاسد ہوتی بسبب عموم بلوی کی مسئلہ اور وقف کی ترک سی
نماز فاسد نہین ہوتی بسبب عموم بلویکی نزدیک علماء ہماری کی اور بعضی علماکی نزدیک فاسد ہو
ہی جیسی کہ کوئی پڑہی لا الہ اور وقف کیا پہر شروع کیا الا ہو یا پڑہا ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم اور وقف کیا پہر کہا وایاکم ان اتقوا اللہ اور اگر ملایا ایک کلمہ سی ایک حرف بیچ کلمہ دوسری کے
اسطرحپر کہ پڑہا ایاک نعبد یعنی کاف کو نون سی ملایا یا پڑہا ایاک نستعین یا پڑہا انا اعطیناک الکوثر یا پڑہا و انصر اللہ

اور اسیطرح پر تو نہین فاسد ہوتی موافق قول عام علما کی اور پر قول بعضی کی فاسد ہوتی ہی اور بعضی
علما کہتی ہین کہ جاتا ہی یعنی ایاک نعبد مین کاف کلمہ اول کا ہی اور جاری ہوا اوپر زبان اوسکی
کی کاف کلمہ دوسری مین ملا کر پڑہا نعبد تو نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی اور اگر اعتقاد مین اوسکی
ہی کہ اسیطرح قران ہی تو فاسد ہوگی مسئلہ اور بیچ کتاب ملتقط کی لکہا ہی کہ اگر پڑہا
الصمد کی بدلی الصمد یا قل ہو اللہ کی بدلی کُل ہو اللہ اور نہین پڑہ سکتا الحمد اور قل ہو اللہ تو
جایز ہی نماز اوسکی اور اگر پڑہا اعوذ بجای اعوذ کی یعنی ذال کی بدلی دال پڑہی یا پڑہا منذرین
کی جگہہ منذَرین یعنی زیر کلمہ ذال کو ساتہہ زبر کی پڑہا یا ایک شخص توتلی زبان والی نی ربّ
کی جگہہ لبّ پڑہا تو نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی اور امام حنیفہ سی روایت ہی کہ اگر و اذ ابتلی
ابراہیم ربّہ یعنی میم کلمہ کو پیش کیا اور کلمہ با کو ساتہہ زبر کی پڑہا اور الخالق البارئ المصوِّر یعنی واو
کلمہ کو ساتہہ زبر کی پڑہا اور و ہو یطعم ولا یطعم یعنی میم کلمہ کو زبر کی ساتہہ پڑہا یا عین کلمہ کو زبر کیا
تو نہین فاسد ہونیکی نماز اور اگر زیادہ کیا ایک حرف بیچ آیت کی اور نہ بگڑین معنی اوسکی جیساکہ
پڑہی ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہم نارا یعنی ایک میم کلمہ زیادہ پڑہا تو نہین فاسد
ہونیکی نماز اور معنی بگڑین جیسی کہ انک لمن المرسلین یعنی کلمہ سین ساتہہ زیر کی پڑہا یا یہہ کہ انّ
سعیکم لشتی یعنی اوسکی زیر اور زبر مین کم و بیشی کی کہا علما نی کہ فاسد ہوگی نماز اور لایق ہی
کہ نہ فاسد ہو اور شیخ امام حسام الدین ابی سعید بن اسعد نسفی نی کہا ہی کہ اگر پڑہا حتی کی جگہہ
عتی تو نہین فاسد ہونیکی نماز اور اگر پڑہا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی نون کلمہ کی جگہہ لام کلمہ تو امید
رکہتا ہون کہ نہ فاسد ہو نماز اور اگر پڑہا یدع الیتیم یعنی یا کلمہ کو ساتہہ دال کلمہ کی ملا دی تو
نہین فاسد ہونیکی واسطی عموم بلوی کی اور اگر پڑہا ان الذین آمنو وعملوا الصلحت پڑہ کر وقف کیا
اور پہر پڑہا اولئک اصحاب الجحیم تو نہین فاسد ہونیکی نماز اور جو نکیا وقف اور ملایا تو کہا
عام مشایخ نی کہ فاسد ہوگی نماز اور کہا عبد اللہ بن مبارک اور امام ابی حفص کبیر اور محمد بن مقاتل
اور جماعت اہل مرو سی رحم اللہ نی کہ نہین فاسد ہونیکی نماز اور اسیطرح فتوی دیا ہی ابو نصر نی

یا تمہیدی کا بی اور کہا قاضیخان نی کہ صحیح قول اول کا ہی اور اگر پڑہا اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ یعنی لام کلمہ کو زیر پڑہا تو نہین فاسد ہو نیکی اور اگر پڑہا اٰتَیْنَا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ یعنی ذال کلمہ کو بجای زیر اور زبر اختلاف (کے) تو فاسد ہوگی نماز یقیناً اور کہا قاضی خان نی کہ اگر پڑہا یَدُعُّ الْیَتِیْمَ یعنی یا کلمہ کو دال کلمہ سی ملایا تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑہا تَخْلُوْنَ بجای یَدْخُلُوْنَ کی تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑہا مَنْ خَلَقْنَا وَنَحْنُ خَلَقْنَا یعنی قاف کو جدا کر کی ساتہہ زبر کی یا پڑہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ بغیر تشدید یا کلمہ کی نہین ہو نیکی نزدیک متاخرین کی اور اگر پڑہا اضْطُرِرْتُمْ ساتہہ ذال کی یا ظا جیسی کہ اذْطُرِرْتُمْ یا اظْطُرِرْتُمْ تو فاسد ہوگی اور اگر پڑہا ساتہہ کلمہ تا کی جیسی کہ اضْتُرِرْتُمْ تو نہین فاسد ہوگی اور اگر خَطِفَ الْخَطْفَۃَ ساتہہ ہر دو کلمہ تا کی جیسی کہ خَتِفَ الْخَتْفَۃَ تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑہا فَضْلُ عَظِیْمٌ کو ساتہہ کلمہ صاد کی جیسی کہ فَصْلُ عَصِیْمٌ یا الشَّیْطَانُ ساتہہ کلمہ تا کی جیسی کہ الشَّیْتَانُ تو نہین فاسد ہو نیکی یا پڑہا قُلْ ہُوَ اللّٰہُ ساتہہ کلمہ تا کی جیسی کہ تُلْ ہُوَ اللّٰہُ تو فاسد ہوگی نماز یا پڑہا اَللّٰہُمَّ صَلِّ ساتہہ کلمہ سین کی جیسی کہ اَللّٰہُمَّ سَلِّ یا پڑہا وَالدُّعَاکَ بغیر تشدید کی جیسی کہ وَدَعَاکَ پس نہین فاسد ہوگی اور اگر نہ پڑہی تشدید بیچ الرَّبِّ یا پڑہا کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ساتہہ کلمہ ظا کی جیسی کہ فِیْ تَظْلِیْلٍ تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑہا ساتہہ کلمہ ذال کی جیسی کہ فِیْ تَذْلِیْلٍ تو نہین فاسد ہوئگی اور اگر پڑہا حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ساتہہ کلمہ تا کی جیسی کہ حَتَبِ فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑہا مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ساتہہ زبر کلمہ جیم کی تو نہین فاسد ہوگی نماز فقط ✚✚✚ ✚

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اما بعد حقیر پر تقصیر عاصی پر معاصی گنہگار رجہان حافظ عبد الرحمن بن حافظ حسام الدین ساکن شاہجہان آباد فی یہہ کتاب کہ حقیقت مین نایاب واسطی فایدہ دیندار دن بہائیونکی بحسب فرمائش شیخ عبد اللہ بن شیخ قادر بخش ساکن شاہجہان آباد کی بڑی بڑی معتبر و صحیح کتابونسی بہ نظر اندازی پارسای آوان و متقی زمان فاضل اجل و کامل اکمل پابند شریعت مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب زاد اللہ برکاتہ کی سی تمام کی امید کہ شایقین مجکو دعای خیر یاد کرینگے

حقیر فقیر پر تقصیر شیخ عبد اللہ کیطرفسی بیچ خدمت شایقین عالی نظر او ر ناظرین والا قدر کی
واضح اور روایح ہو کہ یہہ کتاب فیض انتساب او بہت کم یاب علم مسایل مین لا جواب تالیف
عامل باعمل و فاضل بافضل حافظ قران محمد عبد الرحمن صاحب کی بحسب بینی احقر کی مصنف
نی بیچ کری ہی اور مجھکو اسس کتاب بید افع عذاب پر کلیہ اختیار دیا سو مینی چونکہ اس کتاب
جزای الثواب کی چھپنی او ر نوشت و خواند مین بہت سی کوشش کی ہی اور سوای اسکی
زر کثیر اسس فقیر کا خرچ ہوا ہی اسو اسطی اہل مطابعونکی خدمت بابرکت مین مکرر التماس
یہہ ہی کہ اسس کتاب بینا پر شیخ و شاب کو عنایت فرما کی کوئی صاحب طبع نفرماوین کسو اسطی
کہ اسمین اس گنہگار رجہان کا سراسر نقصان متصور ہی پس اگر کوئی صاحب بباعث طمع
بغیر اجازت میری کی چھاپیگا تو وہ بموجب قانون گزٹ کی قابل سزا اور لایق جزا کی ہوگا
آیندہ اختیار ہی باین مثال جزای کردن خویش آمدن پیش *

خاتمۃ الطبع

لعبد حمد خدا و نعت سید انبیا برای مہر انجلای عاشقان کتاب و طالبان ثواب
روشن شواد کہ این کتاب باآب و تاب در مطبع صدیقی بکذر نکم بود دہلی
سیدسمیع عنایت اللہ مہتمم مطبع اعلی بتاریخ ۲ ذیقعد
سنہ ۱۲۹۸ ہجری بنوسے از کتابت
گمنام و کتابت خام حقیر فقیر پر تقصیر
عاجز جہان سید عبد الرحیم ساکن
مطبع ہذا روشن تازہ
شد
فقط

فرما ... محمد عبد الغنی خان مرحوم سکنہ اللہ تعالی فی الجنان ...

ہیچ سبب ... ایا تھا چنانچہ اکثر لوگون کی سعی

سعی سے حال پر ملال کی ہدایت پانی مین ... جائی کہ ایک رسالہ اسطرح کا جامع

بیان حالات مضمون بہشت کی کتب معتبرہ سے استنباط کر کی مرتب ہو ... ہدایت کو بشارت و نذیر دونو مجتمع ہون

چنانچہ جناب ممدوح نی بہت سعی سے یہ رسالہ مرتب فرمایا اور چونکہ آخر مین اس رسالہ کی مناجات مین التجا زیارت

حرمین شریفین کی جناب باری سے کی تھی حق سبحانہ تعالی مجیب الدعوات نی اپنی رحمت کاملہ سے مقبول فرمائی کہ کشش دلی جناب

ممدوح کو سنہ ... ہجری مین منزل مقصود کیطرف لیگئی اور شاید کہ انکی روح پاک نی پھر زیارت ... کی منظور فرمائی ہو

بہشت

ابتداء حسبۃ للہ اسطی فائدی مسلمان بھائیون کم فہم اور نادار کی ایک نثر ریختہ سو چھاپا بابت ... اور مقصد طلبی یہی کہ حق

سبحانہ تعالی جزا اسکا روح پر فتوح محمد عبد الغنی خان مرحوم اور جناب مولوی محمد فیاض الحق مغفور کو عطا فرمائی اور بھائی دین

اہل اسلام سے یہ التماس ہی کہ اسکو پڑھکر انکی حق مین دعاء خیر کرین یہ عاجز گنہگار حق تعالی کی رحمت کاملہ سے آرزو رکھتا ہی

کہ جان و مال ... دین اسلام اور پیروی غلامان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر تصدق اور نثار کیا جاوی آمین

یا رب العالمین ہر چند کہ عملداری انگریزی مین بغیر اجازت مولف یا جو کہ باعث تالیف کا ہو دوسری شخص کو چھاپنا

کتاب کا باعث الزام اور تعرض کا ہوتا ہی لیکن یہ حقیر افضال الہی سی امید رکھتا ہی کہ ... اور بزرگوار انکی حسد در

بھر ہی جانتی بلکہ یہی مراد ہی کہ اپنی سعی سی اور لوگون کو منفعت حاصل ہوئی آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پاک پروردگار خالق جنت والنار اور نعت احمد مختار شفیع امت گنہگار کی سب مومنین خاص و عام پر ظاہر ہو کہ پہلے
اس خاکسار مطلق **فیاض الحق** قصبۂ محمدی کی رہنی والی نی ایک رسالہ **قیامت نامہ** مشتملہ احوال دوزخ مین
معتبر حدیثون سی انتخاب کرکی لکھا تھا سو اوسکو کمال شفقت سی جناب مولوی صاحب مجمع اخلاق فراوان مخزن
الطاف بیکران مظہر نوازش بی پایان محقق دوران عمدۃ العلمای متان مولوی محمد **مسیح الزمان** صاحب سلمہ الرحمان
نی اپنی مطبع مسیحائی مین چھپوا دیا اوسکو پڑھکر اکثر مرد اور عورتون نی گناہون سی توبہ اور استغفار کیا پھر ایکدن جناب
ممدوح نی اس عاجز سی ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتونکا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس مین
ایسا جمع کر کہ مسلمان سنکر خوش ہو جاوین کیونکہ جہان حال نذیر کا بیان کیا ہی وہان بشیر کا بھی چاہیے اسیواسطی بموجب
فرمایش جناب موصوف کی قرآن اور حدیث اور روایات صحیحہ سی استنباط کرکی سن بارہ سو پینسٹھ ہجری مین اس سالی کو
تالیف کیا کہ جو مسلمان اسکو پڑھین للہ میری واسطی دعاء خیر کرین کہتی ہین کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم جناب باری کی حکم سی اپنی امت گنہگار کو دوزخ سی نکالکر نہر الحیات پر لیجاوینگی تو اوس مین غوطہ دلوائین
گی جب اوس سی نکلینگی تو اون سبکا بدن سرخ مثل کندن کی چمکتا ہوگا اور سبب خوشبو کی مہکتا ہوگا پھر اللہ تعالی
کا حکم رضوان بہشت کی داروغہ کو ہوگا کہ تو امت محمدی کی واسطی کئی لاکھ براق بہشت سی لیکر نہر الحیات کی پاس

لیجاینگی اُن سنکر محمد رضوان بلا بہشت [illegible] نہر الحیات کی پاس لیجاؤ اور امت محمدی کو سوار
کرکی بہشت کی [illegible] سی آراستہ کرکی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت [illegible] گا اور آپ خود تخت زرفرف پر سوار
ہوکر سب کی آگی آگی چلینگی اور ہر طرف سی [illegible] پکارتی ہون کی اور
ہر ایک عورتین نماز گذارنی والیان اپنی خاوندکی سطیع نورکی ہودج پہ [illegible] مردون کی ساتھ بہشت کی
طرف چلینگی اور اوس جلوس مین ہر مرد او عورت کی سیر پر چڑیان خوبصورت رنگ والیان اپنی اپنی بولیان بولتی ہونگی
او فرشتی حاملان عرش تماشا دیکھتی ہونگی جب اسطرح سواری کناری بہشت کی آکہری ہونگی تو رضوان اون لوگون
کی استقبال کیواسطی آئیگا اور کمال خوشی سی یہ آیت زبان پر لائیگا کہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِیْنَ
یعنی سلامتی ہووی اوپر تمہاری تم خوش ہوی پس داخل ہو اس بہشت مین ہمیشہ کو یعنی اب کبہی تم نہ نکلوگی یہ آیت سنکر
سب امت محمدی اپنی پیغمبر صاحب کی ہمراہ ہوکر بہشت مین داخل ہونگی جب لوگ مکانات اور باغات اور نہرین بہشت کی
دیکھینگی تو ماری خوشی کی یہ آیت شریف پڑہینگی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنی سب تعریف واسطی اللہ کی ہی کہ جسنی سچا کیا ہمسی اپنی [illegible]
وارث کیا ہمکو بہشت کی زمین کا جگہ پکڑین ہم بہشت مین جہان جی چاہی یعنی یہان ہمکو کوئی روکنی ٹوکنی والا نہین پس اچہا
ہی ثواب [illegible] نیک عمل کرنیوالونکا پہر کہینگی کہ شکر ہی خدا اوپر کریم کا کہ جسنی دور کردیا ہم لوگون سی حزن و ملال کو **روایت**
ہی [illegible] مین داخل ہونگی تو اول اونکو اوس مچہلی کا کباب ملیگا کہ جو ساتون طبقہ زمین کو اپنی پیٹہہ
پہ [illegible] م اوسکا کبہو تا تہیمو ن بلکہ ایکدن اوس مچہلی نی جناب باری مین دعا کی تہی کہ ای
رب [illegible] ی دوستونکو کہلانا اوسکی جواب مین حق تعالی نی فرمایا کہ ای مچہلی تیری کلیجی کی کباب اون لوگونکو
کہلاونگا کہ جو لوگ کفر و شرک سی توبہ کرتی ہین اور پانچون وقت کی نماز پڑہتی ہین اور ماہ رمضان کا روزہ رکہتی ہین اور اپنی
مالونکی زکوٰۃ نکالتی ہین اور مقدور ہوتی حج ادا کرتی ہین یہ بات کو سنکر وہ مچہلی بہت خوش ہوئی **روایت ہی**
کہ جب مومن بہشت کی اندر جاوینگی تو آس پاس حوض کوثر کی کہڑی ہونگی اوس حوض کا پانی برف سی زیادہ ٹہنڈا
اور دودہ سی زیادہ سفید [illegible] شہد سی زیادہ میٹہا اور گلاب اور کیوڑی سی زیادہ خوشبو آتی ہی اور وہ حوض چوگرد جواہر

اور یاقوت سی جڑا ہی اور کٹورے اوس مین سنہری اور روپہلی تیرتی ہین اون کٹورون مین ایسی آب ہی کہ جیسی آفتاب کی چمک ہو بلکہ اوس کی چمک سی آنکھ جہپک جاتی ہی لیکن اون کٹورون کی طرف سکی آنکھ ٹکٹکی بندہ جاتی گی اور وہ حوض اسقدر چوڑا ہی کہ اگر کوئی تیز رو گھوڑا ایک طرف سی دوسری طرف کو جاوی تو ایک مہینہ مین پہونچی کتاب بہشت آمین لکھا ہی کہ حوض کوثر کی اوپر ایک منبر نور کا رکہا ہی اوسپر جناب رسالتماب بیٹہین گی اور اوس حوض کی چارون کونون پر چاریار باوقار ہی بیٹہی ہونگی پہلی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کٹورہ حوض سی بہر کر حضرت ابوبکر صدیق کو دینگی اور وہ دوسری کونی پر حضرت عمر کو حوالی کرین گی اور وہ تیسری کونی پر حضرت عثمان کی پاس پہونچاوین گی اور وہ چوتہی کونی پر حضرت علی کو سپرد کرین گی پہر حضرت علی حوض کوثر کا پانی سب مومنون کو عطا کرین گی وہ پانی اسقدر ہاضم ہی کہ جو کوئی ایک بار اوسکو پیوی پہر پیاس نہ لگی اور جو کوئی نشہ کہاوی یا پیوی اوسکو حوض کوثر کا پانی نہ ملی گا ایک سال اس خاکسار نی اوستادنا و مولٰنا **محمد معین** اسکنہ اللہ تعالی فی اعلی علیین کی وعظ مین سنا تہا کہ آپ فرماتی تہی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ساتہ اپنی دولت سرا کی طرف تشریف لیی جاتی تہی آپ نی مخاطب ہوکر اونسی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جسکی ہاتہ مین محمد کی جان ہی کہ تم بہشت مین اپنا اپنا مکان اسطرح پہچانوگی کہ جیسا تم یہان دنیا مین اپنا اپنا گہر پہچان لیتی ہو دیوارین اوسکی روپہلی سنہری اینٹونکی بنی ہین اور گارے کی جگہ مشک و زعفران لگا ہی اور کنکریان وہان کی سچی موتی آبدار ہین اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہی اوسکا نام تسنیم ہی اور بہشت مین بعضی مکان بہشتیونکی معلق ہوا پر بستیون بنی ہین اور مین کوئی بنگلہ موتیکا اور کوئی زمرد سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا ہی اور لاکہون محل جواہرات کی تیار ہین اور بہت مکان جو ... سونیکی ... ایسی شفاف ہونگی پاکیزہ اور مصفا بنی ہین کہ اندر کی چیز باہر سی اور باہر کی چیز اندر سے معلوم ہوتی ہی اور ایک محل ساٹہ ساٹہ کوس کا ہی اور بعضی مکان یاقوتکی ستونونکی اوپر قبونکی طرح ہین اور وہانکی مکانونکی چہت ایسی شفاف ہی کہ لٹکی ہوی آسمانکی ستارے کی طرح اور نزاکت کا یہ ڈہنگ کہ ستر ستر کپڑے اونسی رنگت بہشتیونکی بدنکی پہوٹ نکلیگی نہ وہان سورج کی روشنی نہ اندہیرا نہ اوجالا بلکہ عرش کی روشنی سی صبح صادق کی سی روشنی ہوگی یہ تعریف سنکر اصحابون نی عرض کیا یا رسول اللہ یہ مکان خاص پیغمبر اور شہید ونکو ملین گی یا اور مسلمانونکو بہی میسر ہونگی آپ نی ارشاد کیا کہ جسنی شرک سی توبہ کی اور

جو ساتھ قرات کی ساتھ ٹہہر ٹہہر کی قرآن مجید پڑہتی ہین اور جو لوگ کہ آفتون پر صبر کرتی ہین سب جلدی جلدی اون پر
جنت مین لگین گی اور جناب رسول مقبول نی فرمایا کہ بہشت مین ایک درخت [illegible] ہین ہر ڈالی مین ایک ایک حور بیٹھی
اون لوگونکو ملا کی ہی کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتی ہین اور جو لوگ کہ غریبونکی خاطر امیرونکی پاس جا کرتی ہین اور جو لوگ کہ خدا
پر توکل کرتی ہین اور جو مسکین ہو کر خدا کی بندگی اور عبادت مین سبب اوجالا کی رہتاہی **حدیث مین روایت**
ہی کہ ایکدن ایک شخص نی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کمال خوشی ہی کہ آپکی زبان گوہر
فشانسی کچھ بہشت کا حال سنون آپ نی فرمایا کہ سن ایک ایک موتی محل بہشت مین ایسا بنا ہی کہ جس کی اندر ستر ستر حویلیان
سرخ یاقوت کی بنی ہین اور ہر حویلی کی اندر ستر ستر مکان سبز زمرد کی بنی ہین اور ہر مکان مین ستر ستر تخت جوہر کی مرصع ہری ہین اور ہر تخت پر ستر ستر فرش
بچھی ہین اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہی اور ہر مکان مین ستر ستر غلمان کھڑی ہین اور ہر مکان مین ستر ستر خوان کہانیکی ہین اور ہر مکان مین پہلی
سنہری برتن بہی موجود ہین اور فرمایا جناب علیہ السلام نی کہ ادنی بہشتی کو ہزار خادم ملین گی اور کسیکو پانچ ہزار کسیکو دس ہزار
یہ سب غلام خوبصورت بیٹی ہی سو سمجھہ کی ہونگی ایک شخص اوٹہکر بولا کہ یا رسول اللہ بھلا ہم لوگونکو بہشت کی مکان
کیونکر ہاتھ لگین گی فرمایا کہ جو کوئی مسجد بنا دی اور غریبونکی میوہ کہانیکی واسطی باغ لگا دی اور جو کوئی مسکینونکو کہانا کہلا دی
اور جو کوئی چار رکعت سنت عصر کی ہمیشہ پڑہتا رہی اور جو کوئی مغرب و عشا کی بیچ مین دس رکعت نماز نفل پڑہی اور جو کوئی
ضحی کی ہمیشہ نماز پڑہتا رہی اور جو کوئی شب جمعہ مین سورہ دخان پڑہنا ناغہ نکرے اور ضحی جمعہ کی دن روزہ بہی رکہی اور بازارون
مین چلتی ہوی کلمہ توحید زبان پر جاری رکہی اور جو کوئی دس بار سورہ اخلاص ہر وقت کی نماز کی بعد پڑہتا رہی تو ان چیزونکی
کرنی سی لاکہ نیکیان اللہ تعالی اوسکو عطا کریگا اور لاکہ بدیان دور کریگا اور جب وہ شخص مریگا اوسکو جنت کی [illegible] ان عنایت
ہونگی یہ حدیث سنکر حضرت عمر نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو بڑا ارمان ہی کہ مین جنت مین اپنی واسطی بہت سی محل بنواؤن
یہ کام تو مین کرتا ہون جو آپ نی فرمائی حضرت نی فرمایا کہ اب آگی بہت محل اللہ تعالی کی فضل و کرم سی ملین گی اور
جس گروہ نی ہماری نافرمانی کی بیت پتہر باندہکر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نی رنج و راحت کو یکسان جانکر کبہی کو [illegible] آرام [illegible] دیا
اونکو ایذا دی سی غفلت نہ کی ہوگی اور جو لوگ کہ بہائی مسلمانون کی قبر بنکہو دیتی ہین اور جو لوگ کہ دو مسلمانون مین
جہگڑا فیصل کر دیتی ہین اور جو لوگ کہ نماز مین برابر صف باندہ کر کہڑی ہوتی ہین ان سبکی واسطی جنت مین بڑی بڑی
محل سرخ یاقوت کی ملین گی اور فرمایا جناب علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا دن قیامت کی کہ

[illegible] ان مین وہ لوگ کہ پاک کہتی تہی [illegible] اور بچاتی [illegible] مین مرام شیطان سی یعنی راگ اور
باجہ [illegible] سنی سی پہر اللہ تعالیٰ [illegible] ت کی کہ نہ انکو خوف ہی اور نہ یہ غمگین
ہونگی [illegible] فرشتو انکو داخل [illegible] باعیزت [illegible] مین لیجاینگی روایت
کی اس حدیث کو رزین محدث نی محمد ابن المنکدر [illegible] جنت الفردوس سی چار نہرین نکلین ہین
وہ سب بہشتیونکی مکانونکی تلی جاری ہین ایک [illegible] اور [illegible] اور تیسری شراب طہور کی اور چوتہی شہد
خالص کی چنانچہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی فِیهَا اَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَاَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى یعنی بیچ اوسی بہشت کی نہرین ہین پانی سی بن بگڑا ہوا یعنی اوس نہر کا پانی بہت صاف
ہی فرا گدلا نہین اور نہرین ہین دودہ کی کہ نہ بدلا کیا مزہ اونکا یعنی اون نہرونمین ایسا دودہ ہی کہ کبہی نہ گہٹتا اور جمتا نہین اور نہ
کبہی کہٹا ہوتا ہی اور نہرین ہین شراب طہور کی مزا دینی والی واسطی پینی والونکی یعنی اوسکی پینی سی تمام بدن مین خوشبو آی گی اور
نہرین ہین شہد صاف کی کہتی کی یعنی اون نہرون مین کوڑا کرکٹ اصلا نہوگا جسوقت مومنین اون نہرونسی کچہ نوش کرین
گی اوسیوقت سبکی دلون سی بغض و کینہ اور حسد دفع ہو جاوی گا یعنی کوئی آپس مین یہ خیال نکریگا کہ میرا درجہ کیون کم ہی اور اسکا
کیون زیادہ ہی اور کوئی بات لغو کی اور جہوٹ نبولیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہی لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا [illegible]
یعنی نسنین کی بیچ اوسی بہشت کی کوئی بات لغو کی اور نہ جہٹلانا اور دوسری [illegible]
اِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا یعنی نسنین گی بیچ اوسکی کوئی بات بیہودہ اور نہ گناہ [illegible] مگر یہی کہنا کہ سلام ہی سلام ہی یعنی
[illegible] مین مگر سب مومنین ملکر آپس مین سلام علیک کا چرچا کیا کرینگی اور مبارکبادیان دیا کرین گی
اور وہان [illegible] پیشاب اور پاخانہ کی حاجت نہوگی اور عورتین حیض اور نفاس سی پاک رہین گی اور
بہشت مین داڑہی اور مونچہ یا اور جگہ کی بال اصلا نہونگی مگر سر کی بال اور بہوین اور پلکین سب کی ہونگی مگر قاضی
ثناء اللہ پانی پتی نی اپنی رسالی مین لکہا ہی کہ بہشت مین داڑہی سو حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ
اور حضرت ہارون [illegible] کی ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بہشت مین جب کچہ کہائین گی بدن مین پسینہ آجاوی گا اور کار
[illegible] نگا یون آرام تو ہر طرحکا حاصل رہی گا مگر نیند نہ آئی گی اور نہرونکی دو طرفہ درختون کی لیان
[illegible] بہشتی اپنی اپنی مکانونسی نکلکر نہرون پر سیر کرنی آئین گی تو وہان کرسیون پر بیٹہ جائین گی اور نہرون

نہرون سی کبہی دودہ کبہی شراب طہور کبہی آب جاری اور کبہی شہد نوش کرین گی جو لوگ [illegible] ہین اونکو اونہرونکی کچہہ [illegible] نہوگی علاوہ اون نہرونکی بہشت مین اور تین چشمی جاری ہین ایک کا [illegible] زنجبیل اور [illegible]
سلسبیل ہی اور ان تینون چشمون کی پانی برابر جنتیون [illegible] ہنونگی اور بہری ہونگی او [illegible]
چاندی کی اور آبخوری شیشی کی کہی ہونگی اور یہی برتن اور آبخوری بہشتیونکی گرد پہرینگی گویا کہ زبان حال سی یون کہتی ہونگی کہ ہمکو ان
چشمونسی پانی بہر کر پیو چنانچہ اللہ تعالی اسی مضمون سی خبر دیتا ہی وَیُطَافُ عَلَیْہِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا
مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْہَا تَقْدِیْرًا وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا عَیْنًا فِیْہَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا
یعنی اوپر پہرائی جائینگی اونپر یعنی بہشتیونکی برتن چاندی کی اور آبخوری شیشی کی شیشی کیسی بنائی ہوئی چاندی کی یعنی اوسکا پر تو ایسا
شفاف ہی کہ جیسا شیشہ چمکتا ہو اندازہ کیا ہی اوسکی اندازہ کرنا اور پلائی جائینگی بیچ اوسکی پیالی سی کہ ملونی ہی اوسکی سونٹہہ کی ایک
چشمہ ہی اوسمین کہ نام اوسکا سلسبیل ہی اب آگی بہشت کی باغونکا حال سن لینا چاہیی کہتی ہین کہ بہشتیونکی مکان
کی سامنی طرفہ باغ خوشگوار لگی ہین اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہی کہ اگر اوسکی نیچی کوئی سوار گہوڑا دوڑاوی تو سو
برس مین دوسری درخت کی سایہ مین پہونچی اور وہان کی درختونکی جڑ اوپر کی طرف ہین اور شاخین نیچی جہکی ہین کچہ بہی تکلف بہی
بہشتی نیچی لٹکی میوی توڑ لی اور نوش جان کیجیی اور ایک ایک درخت مین ہر رنگ کی پتی ہین اور کوئی شاخ موتیونکی اور
کوئی زمردکی بنی ہی اور کوئی شاخ سونی اور روپی کی بنی ہی اور ایک ایک میوہ اونٹ کی کہال کی برابر ہی اگر وہ توڑ کر کہائی
تو شہد سی زیادہ شیرین اور کیوڑی سی زیادہ خوشبو آتی ہی اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کہانی کا قصد کرینگی تو اوسوقت
شاخین میوہ کی آگی آلگینگی چنانچہ اللہ تعالی بشارت دیتا ہی وَدَانِیَۃً عَلَیْہِمْ ظِلٰلُہَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُہَا تَذْلِیْلًا
یعنی اور نزدیک ہونگی اوپر اونکی سائی اونہین درختونکی اور نزدیک کیی میوی اونکی از روی نزدیک کرنی کی اور بعض میوہ بہشت
کا ایسا لطیف کہ جب کوئی اوسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان حسین خوش اندام اور خوش لباس اور خوش کلام اوسمین سی
نکل کر اوس شخص کی خادمہ ہوگی اور ہر بہشتیون کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی قد برابر ہوگا یعنی انہین ہاتہہ نسبی ساتہ ہاتہہ
باقی اعضا مناسب اوسکی موافق اور سبکی سب غریش وضع تینتیس برس کی عمر مین ہونگی عرض سدم ذکر الہی مین شاغل رہینگی جس
طرح لذت ظاہری سی مالامال ہونگی اوسیقدر باطن بہی نور الہی سی معمور ہوگا اور بہشت مین ایک درخت کنارہ اوسکا طوبی
ہی وہ درخت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکان مین اوگا ہی اور اوسکی شاخ ہر امتی کی مکانمین ہی او اوسکی حسن کی

گنبدون مین ایسا رنگ ہے گویا [illegible] اکھلا ہوا ور جب اونکی پتون مین ہوا لگتی ہی تو اسقدر آواز مست آتی ہی کہ گویا گ

گی [illegible] ہو ا ر **روایت** [illegible] ہو گا کہ جو چیز میری بندی مجھسی طلب کرین فی الفور مجھ بہشتی

بگ [illegible] کرین گی یا ناقہ خوبصورت زرین [illegible] سحکر طوبی کی اندر سی نکلین گی وجس

پرشانک کو جی چاہیگا اوس درخت سی موجود ہو جائی گی اگر مسواک [illegible] مین کھپے پت

جھاڑ ہو گی اور سب درخت وہانکی بی خار ہین اور بعضی روایتون مین لکھا ہے کہ بہشت [illegible] ہا اور سیتی مین کہلے

نہین **مشارق** کی حدیث مین لکھا ہی کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب

دکھلائی کرای محمد تم اپنی امت سی میرا پیغام کہو کہ بہشت مین اچھی اچھی نہرین ہین اور صاف میدان ہی وس مین درخت نہین

اکثر تم کلمہ تمجید پڑہا کرو کہ اوسکی برکت سی تمہاری واسطی بہشت مین درخت پیدا ہون اور **حدیث مین آیا ہی**

کہ جو کوئی اللہ کیواسطی یہان دنیا مین ایک درخت لگاوی تو اوسکیواسطی ایک درخت جنت مین لگایا جاتا ہی اور بہشت کی درختون

پر چڑیان اپنی اپنی بولیان اسقدر خوش آوازی سی سوز کی بولتی ہین کہ جو اونکی آوازسی مست ہو جائی اور درختون کی تلی تخت نور

کی لگی ہین اون پر فرش سندس و استبرق کی بچھی ہین سندس ایک لاہی و استبرق گاڑہی بافتہ کو کہتی ہین اور ہر ایک بہشتی کی

سر پر ہوینگا تاج ایسا رکھا ہو گا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہانکی بادشاہت کی برابر ہو گی اور ہر ایک بہشتی کو سونی اور روپی

او موتیونکی کنگن ہاتہون مین پہنائی جائین گی چنانچہ حق سبحانہ تعالی ہم لوگونکو خوشخبری سناتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا [illegible] الصّٰلِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ

اَسَاوِرَ [illegible] لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ تحقیق اللہ داخل کرتا ہی اون لوگونکو

[illegible] لائی اور کام کئی اچھی بہشتون مین کہ اوسکی نیچی نہرین بہتی ہین پہنائی جائین گی کنگن سونی اور موتیون سی اور لباس

اونکا بیچ اوسکی ریشمی ہی اور جہان تک پانی وضو کا اترتا ہی اون مین لگتا ہی وہان تک زیور چاندی اور سونی اور موتیون کا

مذکور [illegible] گی یہان دنیا مین مردون کی لیی چاندی سونی کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس اور گلبدن کی پہنا بہت

[illegible] چھوٹی لڑکونکو بھی ریشمی کپڑا پہنانا ماباپ پر منع آیا ہی چنانچہ **ہدایہ** مین بھی اس امر کو ممنوع

لکھا ہے [illegible] عبارت کا یہ ہی کہ مکروہ ہی یہ کہ پہنای جاویں لڑکی زیور اور کپڑی ریشمی جیساکہ حرام ہی بیچ حق مردو

کی پہنانا [illegible] نیٹرون کا اور جیساکہ شراب پینا حرام ہی ویسا پلوانا بھی شراب کا حرام ہی گو کہ آپ نہ پیتا ہو

اور شراب کی محصول بھی لینا حرام ہی اور **حدیث** شریف مین آیا ہی کہ جہان ریشمی کپڑی پہنی اوسکو بہشت کی ریشمی
کپڑی نہ ملین گی اور بہشت مین سبکا اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش آواز حضرت داود کی سی ہوگی
اور قرطبی سی **روایت ہی** کہ جب مومنین قبرون سی اٹھین گی تو حساب کتاب ... کی زبان
ہوگی اور جبکہ بہشت مین داخل ہونگی تو سب کی زبان عربی ہو جائی گی **روایت**
بعضی مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرین گی اور بعضی دعا مانگین گی کہ الٰہی ہماری جگر کی ٹکڑی یہان آجاتی ہمنی انکو
گود مین پالا تہا وہ لڑکائی مین مرگئی تہی تو خوب جانتا ہی کہ ہمنی صبر کیا تہا اب تو ہماری بچون سی ملا دی حق تعالیٰ ارشاد فرمایا
گا کہ جو تمہارا مرتبہ ہی وہ اوس مرتبہ کو نہین پہونچی اگرچہ علیحدہ مکان مین سیر کرتی پہرتی مین پہر ماباپ عرض کرین گی
کہ خداوندا ہمکو ارمان ہی کہ ہم اونکو دیکہہ لیتی پہر اللہ تعالیٰ اونکی لڑکون سی ملوادی گا وہ لڑکی اپنی ماباپ سی عرض کرین
گی کہ تمنی ہماری مرنی مین صبر کیا اب اللہ تعالیٰ نی ہمکو تمسی ملوادیا **حدیث** مین لکہا ہی کہ جب مومنین
حساب کتاب سی فارغ ہوکر بہشت کی طرف چلین گی جو عمل نیک غالب ہوگا اوسی عمل کی دروازی سی پکارے
جائین گی مثلاً کسی نی بی ریا نمازین بہت پڑہین ہونگی اوسکو باب الصلوٰۃ سی ملائک پکارین گی اور جسنی روزی بہت
رکہی ہونگی اوسکو باب الریان سی پکارین گی اور جسنی جہاد کیا ہی اوسکو باب الجہاد سی بلاوینگی اور جسنی صدقہ بہت دیا
ہی اوسکو باب الصدقہ سی پکارین گی اور جو شخص ہر وقت ذکر الٰہی مین رہتا ہی اوسکو باب الذکر سی پکارین گی یہ حدیث
سنکر حضرت ابوبکر صدیق نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہلا کوئی ایسا شخص بہی ہی کہ اوسکو ہر دروازی سی پکارین آپ نی فرمایا
کہ مجکو امید ہی کہ تجکو فرشتی ہر دروازی سی پکارین **نقل ہی** یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ... ہی بجاو ... کیا
اچہا مرتبہ حضرت صدیق کا ہی کہ اونکو ہر دروازی سی ملائک پکارین گی کہ ہماری دروازی سی ہوکر بہشت مین جاو اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتی وقت سوا کلمہ شہادت کی دنیا کی بات نکری اور جس مسلمان کے
تین لڑکی مرگئی ہون اور اوسنی صبر کیا ہو اور شور و غل نہ مچایا ہو اور جسنی پیاسو نکو پانی پلایا ہو اور غریب مسکین کو ...
سی کہانا کہلایا ہو اور منہ سی گالیان نہ بکی ہون اور جسکو **چہل حدیث** یاد ہو اور جسنی یتیم بچی
کی پرورش کی ہو اور جو عورت خدا سی ڈرتی ہو اور اپنی شوہر کی تابعداری کرتی ہو اور نامحرم مرد کو نہ ... ہو اور اپنی
تئین زنا سی بچایا ہو ان سبکو بہشت کی ہر دروازی سی پکارنی کی آواز آئی گی اور بہشت کی ہر درخت کی نیچی ... کی

وہ آمنے سامنے میان اور بی بیان [illegible] بیٹھی ہونگی اور آپس مین محبت کی نظرون سے دیکھتی ہونگی اور شغل میوہ خوری
کا کرتی ہونگی چنانچہ [illegible] اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِي
ظِلَالٍ عَلَى الْاَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ [illegible] اوس دن میوہ خوری کی شغل مین وہ اور
بیبیان اونکی سایون مین اور تختون کی تکیہ لگائی ہوئی [illegible] ہوئی ہین اور واسطی اونکی ہی جو کچھ چاہینگی یعنی سب کچھ
موجود ہی اور حورین بڑی بڑی آنکھین والیان بہشت کی خیمونکی اندر مومنونکی واسطی بناؤ سنگار کرکی بیٹھی ہون گی اور اسقدر
اون مین حسن و صفائی ہی کہ ستر ستر کپڑون مین اونکی گودی کی ہڈی دکھائی دیگی اور جو کسی حور کا دنیا مین دوپٹہ آوے تو تمام جہان
خوشبو مین بہر جاوے اور جو کوئی حور دنیا والونکو صورت دکھاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کی شادی مرگ ہو جاوے
اگرچہ ایسی حورین ہین اہل بہشت کی سامنے مارے شرم کی سر نیچی کیے بیٹھی ہونگی چنانچہ اللہ تعالی ہمکو خوشخبری سناتا ہی
وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ یعنی اور اونکی پاس بیٹھی ہونگی حورین نیچی نگاہ رکھنی
والیان خوبصورت آنکھین رکھنی والیان گویا کہ انڈی چھپی ہوئی ہین اور وہ حورین کواریان ہین کسینی اونکا بدن نہین چھوا کیونکہ
حق تعالی فرماتا ہی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ یعنی نہین ہاتھ لگایا اونکو کسی انسان نی پہلی ان بہشتیونکی
اور نہ کسی جن کا ہاتھ لگا ہی **روایت ہی** کہ حورین بہشت مین مردونسی کہین گی کہ شکر ہی خدا کا کہ جسنی
ہمارا شوہر تمکو بنا دیا اب ہم تمکو چھوڑکر کہین نجائینگی ہماری آنکھین تمکو دیکھکر خوش ہوئین اور تمہاری آنکھین ہمکو دیکھکر [illegible]
ہوئین **روایت ہی** کہ بہشت مین کوئی مرد بغیر جورو کی نرہیگا کسیکی پاس دو اور کسیکی پاس چار بیبیان ہونگی
اور بہتون [illegible] کی شوہر کی ہونگی جس کی نکاح مین ہوئی ہوگی وہی خاوند اوسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو
ستر ستر [illegible] جنت لیکی واسطی ملینگی ایک طرف حورین ہونگی اور ایک طرف نکاحی بیبیان خاوندونکی
پاس محبت سی بیٹھی ہونگی اور جب مرد حورون سی صحبت کرینگی تو بیبیان رشک نکرینگی اور جب عورتون کی پاس بیٹھین
گی تو حورین برا نمانینگی جب مرد حورون سی صحبت کرینگی تو اپنی بیبیونکی مزی بہول جائینگی اور جب بیبیون کی
پاس بیٹھینگی تو حورونکی مزی فراموش کرینگی اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پہر بہی عورتین اور حورین باکرہ رہا کرینگی
حدیث شریف مین ہی کہ جو عورت اپنی شوہر سی محبت رکہتی ہو اور اپنی تئین دوسری عورتون سی اچھا نہ جانتی ہو
اور لباس [illegible] اترا نجاتی ہو اور نامحرم مرد کو آنکھ سی ندیکھتی ہو اور سوتی وقت اپنی شوہر کی جھولی کر دیتی ہو تو اوس

عورت کا بہشت مین ایسا حسن و جمال ہوگا کہ حور بہشت کی شرمندہ ہو جاوی گی اور وہ عورت کی پاس حورین لونڈیون کی طرح
خدمت مین حاضر رہا کرین گی **لکھا ہی** کہ جب بہشت مین حورون سی صحبت کرچکین گی تو ایسی خوشبو پیدا ہوگی
کہ جیسی گلاب کی بو بہشت مین ناپاکی نہین ہی اور نہانی کی حاجت کبھی نہوگی **حدیث** مین وارد ہی کہ
بہشت مین اللہ تعالی اکثر حورون سی فرمایا کرتا ہی کہ تم اپنی خاوندون کی صورت دیکھو گی وہ عرض کرتی ہین کہ یارب
ہان ہماری شوہرون کو دکھا دی تب حق تعالی اونکی آنکھون سی حجاب دور کرتا ہی اور وہ حورین ان لوگون کو دیکھتی ہین کہ جو ماہ رمضان
مین روزہ رکھتی ہین اور جو لوگ دنیا مین اچھی نصیحتین کرتی ہین اور بری باتون سی روکتی ہین اور جو امانت مین خیانت نہین کرتی
اور ہر وقت کی نماز کی بعد دس بار سورہ قل ہو اللہ پڑھا کرتی ہین اور جو لوگ جھوٹہ بولنی سی پرہیز کرتی ہین اور اون نیکبخت مردون
پر وہ حورین نظر کرتی ہین کہ جنکو عورتین ستاتی ہین اور پھر وہ حورین عرض کرتی ہین کہ یارب ان سبکو تو ہمارا شوہر بنا دی
کہ ہماری آنکھین ٹھنڈی ہون یہ سنکر حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ جب یہ لوگ بہشت مین آوین گی تم اون کی خدمت مین ہمیشہ
رہو گی **روایت ہی** کہ جو عورت اپنی خاوند کو ستا کر مر گئی اور حالانکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو پھر جب وہ
عورت بہشت مین جاوی گی تو حوران بہشتی اوس عورت کو طعن تشنیع سی کہین گی کہ ای نادان تو نی اپنی شوہر کو کیون ستایا تھا
چند روز کیواسطے تیرا خاوند دنیا مین تیری پاس تھا اور تو نی اوسکی خاطر داری نکی اب یہ تیرا خاوند ہمکو ملا ہی ہم اوسکی فرمان
برداری مثال لونڈیون کی کرین گی **حدیث** مین نقل ہی کہ ایک شخص نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت مین
ایک ایک مرد کو ستر ستر حورین ملین گی اور بیبیان علاوہ ہونگی سب سی مجامعت کیونکر کرین گی قوت نگھٹ جاوی گی آپ
نی فرمایا کہ بعد مجامعت کی پھر ویسی ہی قوت باقی رہی گی بلکہ ایک اور روپ بڑہتا جاوی گا ایک آدمی کو سو آدمیون کی
طاقت عطا ہوگی اور بہشت کی خوبصورت لڑکی نورانی شکلین ہاتھ لباس پہنی اور انکی آنکھین ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ
کر بھری ہون نام ان لڑکون کا غلمان ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی **ویطوف علیہم غلمان لہم کانہم
لؤلؤ مکنون** یعنی گرد پھرین گی اور تصدق ہون گی اون پر یعنی بہشتیون پر غلمان گویا کہ وہ موتی ہین چھپائی ہین
اور **حدیث مین روایت ہی** کہ جو کافرون کی لڑکی نابالغ مرجاتی ہین انکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی حق تعالی سی دعا کرکی بہشت مین اپنی امت کی خدمت کیواسطی مانگ لیا ہی وہ لڑکی بھی اچھی
صورت بنکر بہشت مین جاوین گی وہان اون لڑکون کی پاکیزہ شکلین ہو جاوین گی اور اونکی ایسی صورتین حسین ہونگی کہ جیسی موتی

کا چاند چہکتا پہر جاوے گا اور وہ لڑکی بہشت مین امت محمدی پر عاشق ہو جاوینگی اور جادو ہونگی طرح دل و جان سے بہشتیونکی قربان
ہونگے جیسا کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہے ویطوف علیہم ولدان مخلدون اذا رأیتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا
یعنی اور طواف کرینگی اوپر اونکی لڑکی ہمیشہ رہنی والی یعنی وہ لڑکی ہمیشہ بہشتیونکی پاس بیٹھی رہینگی جب تو دیکہیگا ای محمد
اون لڑکونکو تو تو گمان کریگا کہ یہ موتی بکہری ہوئی یعنی اونکی چہری ایسی خوبصورت ہونگی کہ حضرت کو بہی معلوم ہوگا کہ گویا
سچی موتی ہین اسقدر آب و تاب اونکی چہرون مین ہوگی وہ لڑکی اور غلمان اور حورین ہر ایک مسلمانون کو کٹورون مین شراب
طہور بہر کر پلاوینگی اور بہشت مین نماز ہے نہ روزہ مگر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اکثر
پڑہا کرینگی اور بہشت مین سب مسلمان اپنی اپنی یارونکی گلی مین ہاتہ ڈال کر خوشی بخوشی پہرتی ہونگی اور اگر بعضا یار یا بہائی
اتفاقا ایک جا ہونگی اور قصد کرینگی کہ اون سی جاکر ملین تو اونکو تخت اوڑا کر اون یارون اور بہائیونکی پاس پہونچا دیگا
اگرچہ ہزارون لاکہون کوس پر ہون اور جب ملاقات کرینگی تو سلام علیک کہکر مبارکباد دینگی پہر وہ یار آپس
مین ملکر کہینگی کہ یارو اونکا حال ہمکو معلوم نہین کہ جنکو دنیا مین نیک نصیحت کرتی تہی اور نماز پڑہنی کی تاکید کرتی تہی
اور رسمین شرک و کفر کی چہڑاتی تہی لیکن وہ لوگ دوزخ مین پڑی جلتی ہین پہر جتنی عرض کرینگی کہ الہی ہمکو اونکا
حال دکہادی حکم ہوگا کہ اپنی اپنی بالاخانون پر جاؤ اور دوزخیون کا حال دیکہ آؤ کہ کسطرح گذرتی ہی پہر سب مرد و زن کوٹہون
پر جاوینگی اور کہڑکیان خود بخود کہل جاوینگی اور حجاب اونکی آنکہون سی دور ہو جاویگا پہر دیکہینگی کہ ہزارون لاکہون
کوس تک دوزخکی آگ مثل دریا سمندر کی پہیلی ہی اور بڑی بڑی شعلون اور پہاڑ آگ کی کہڑی ہین اور تمام دوزخی مثال کیڑونکی
او تیلی کلبلاتی ہین اور کوڑی عذاب کی مارے جاتی ہین اور فریاد کرتی ہین کہ یا اللہ تو ہمکو دوزخ سی نکال اب ہم اچہی
کام کرینگی چنانچہ اللہ تعالی اون دوزخیون کی حال سی خبر دیتا ہی وہم یصطرخون فیہا ربنا اخرجنا نعمل
صالحا غیر الذی کنا نعمل یعنی اور وہ دوزخی چلاوینگی بیچ اوسی دوزخ کی کہ ای پروردگار ہماری
نکال ہمکو ہم عمل کرین اچہی سوای اوسکی جو تہی عمل کرتی یعنی پہلی ہم کام گناہ کی کرتی تہی اب تو ہمکو دوزخ سی نکال
کہ ہم اچہا کام کرین حق تعالی اونکی جواب مین فرمایگا اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر
یعنی کیا نہین عمر دی تہی ہمنی تمکو اسقدر کہ نصیحت پکڑلی بیچ اوسکی جو کوئی نصیحت پکڑتا ہی اور آیا تمہاری پاس
ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا پہلا بال سب سفید دیکہ کر تو گناہون سی توبہ کی ہوتی بڑہاپا دیکہ کر بہی تمکو خوف نہ آیا اور

اوپر کی کام کیلئی شرماتی نہین اب ہماری فریاد سی جاتی کی پہر جنتی یہ عذاب دوزخیونکا دیکہکر پوچہین گی جیسا کہ الله تعالی فرماتا
ہی کہ فی جنّٰتٍ یتسآءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلّین ولم
نک نطعم المسکین وکنّا نخوض مع الخآئضین یعنی بہشتی لوگ بہشت مین پوچہتی ہونگی گنہگار دوزخیونکو کس چیز نی ڈالا تمکو بیچ دوزخ
کی کہین گی کہ نہتی ہم نماز پڑہنی والونسی اور نہ تہی ہم کہلاتی فقیرونکو اور تہی ہم بحث کرتی ساتہ بحث کرنیوالون کی اور
ہمکو نصیحت اہل دین کرتی تہی ہم اوس نصیحت سی مونہہ پہیرلیتی تہی اور ہم وعظ کی سننی سی یون بہاگتی تہی کہ جیسی گدہا شیر کو
دیکہہ کر بہاگتا ہی چنانچہ الله تعالی نی ہماری حق مین یون فرمایا تہا فما لہم عن التذکرۃ معرضین کانہم حمر
مستنفرۃ فرّت من قسورۃ پس کیا ہوا ہی انکو نصیحت او وعظ سی مونہہ پہیرتی ہین گویا کہ وہ گدہی ہین بہڑکتی ہوی بہاگتی
ہین شیر سی وقالوا لو کنّا نسمع او نعقل ما کنّا فی اصحٰب السعیر اور کہین گی دوزخی کہ اگر ہم سنتی ہوتی یعنی وعظ
سنکر عمل کرتی یا عقل رکہتی تو نہوتی ہم رہنی والی دوزخکی جیسا ہمنی کیا ویسا بہگتا اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکہکر بالاخانون
نیچی اوترآوین گی پہر حورون اور اپنی اپنی بیبیونسی مشغول ہونگی اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ
بہشت کی والانون مین دوزخکی طرف کہڑکیان ہوجائین گی بہشتی لوگ اون کہڑکیون مین بیٹہکر دوزخیونکو دیکہین گی کہ
آگ کی بچہونون پر بیٹہی ہین اور آگ کی بالاپوش اوڑہی ہین جیسا کہ قران شریف مین خبر ہی لہم من جہنّم مہاد ومن
فوقہم غواش یعنی واسطی اونکی دوزخ مین سی بچہونا ہی اور اوپر سی اون کی بالاپوش ہین یہ حال دیکہکر جنتی پکارین
گی چنانچہ حق سبحانہ تعالی خبر فرماتا ہی ونادی اصحٰب الجنّۃ اصحٰب النار ان قد وجدنا
ما وعدنا ربّنا حقّا فہل وجدتّم ما وعد ربّکم حقّا قالوا نعم
یعنی اور پکارین گی رہنی والی بہشت کی دوزخکی رہنی والونکو یہ کہ تحقیق پایا ہمنی جو کچہ کہ وعدہ دیا تہا ہماری ربنی سچا پس کیا تمنی پایا
تمنی جو کچہ کہ وعدہ کیا تہا تمہاری پروردگار نی دوزخی کہین گی کہ ہان ہمنی خدا کی عبادت سی منہ پہیرا تہا اور اوسکی
آیتون پر ہم ٹہٹہا کرتی تہی فاذّن مؤذّن بینہم ان لعنۃ الله علی الظّٰلمین حق تعالی فرماتا ہی پس پکارے گا
ایک پکارنی والا درمیان اونکی کہ لعنت ہو جیو الله کی ظالمون پر یعنی اوسوقت ایک فرشتہ بول اوٹہی گا کہ ای دوزخیو
تمپر لعنت ہو خدا کی کہ تم ظالم تہی خدا کا کہنا نمانتی تہی پہر دوزخی بدحواس ہوکر کمال عاجزی کی ساتہ ہاتہ پہیلا کر جنتیونکو
خوشامد سی پکارین گی چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی ونادی اصحٰب النار اصحٰب الجنّۃ ان افیضوا علینا من المآء

اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ ترجمہ اسکا یہ ہی کہ اور پکارین گی رہنی والی
آگ کی بہشت والونکو یہ کہ ڈالدو اوپر ہماری کچھ پانی سی یا اوس چیز سی کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالی نی یعنی ہم دوزخ مین جل رہی ہین
بھوک پیاس ہمکو ماری ڈالتی ہی ایسی ہمکو بھوک ویسا ... مین نہ لگتی تھی جسطرح یہان ماری تشنگی اور اشتہا کی جلی جاتی ہین یہ
بات سنکر بہشتی لوگ جواب دین گی کہ تحقیق اللہ نی [illegible] بہشت کی کھانون کو کافرون کی اوپر
تہی تو اپنی دین کو کھیل و تماشی مین کاٹتا تھا اور فریب مین ڈالا تھا تمکو دنیا [illegible] تم خدا کی آیتون سی انکار
کرتے تھے آج تمکو اللہ نی بھلا دیا جیسا تم بھلا بیٹھی تہی آج کی دن کو پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ اے بہشت والو اب کھڑکیان
اپنی اپنی بند کرلو یہ بہشت تمہاری میراث مین ہو چکی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
یعنی اور یہ بہشت جو وارث کیی گیی ہو تم اسکی بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم کرتی یعنی اعمال نیک لَکُمْ فِیْهَا فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ مِّنْهَا
تَاْکُلُوْنَ واسطی تمہاری بیچ اوسکی میوہ ہی بہت اوس مین سی کہاتی ہو تم اہل جنت یہ فرمان سنکر اپنی کھڑکیان بند کرلین
گی اور تختون پر بیٹھین گی اور پرند جانورون کی جھنڈ کی جھنڈ اڑتی ہونگی جب جی چاہی گا کہ اس چڑیا کی کباب کہائین
اوسیوقت اوس چڑیا کی کباب تیار ہو کر آوین گی جب اہل جنت کہائین گی تو بہشت کی میوی کا مزہ بھول جائین گی چنانچہ
اللہ تعالی یہی خبر دیتا ہی وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ اور گوشت چڑیونکی ہین اوس قسم سی کہ چاہین گی
یعنی جب کہ قصد کرین گی اوسیوقت ملجائیگا اور بہشت مین فرشتی اہل جنت سی ملاقات کیا کرین گی بلکہ مصافحہ بھی
کرین گی **روایت ہی** کہ بہشت مین ایک عورت اپنی رب سی عرض کریگی کہ خداوندا میرا جی چاہتا
ہی کہ مین پیٹ سی ہو جاؤن حکم ہوگا کہ اچھا پھر اوسکو خود بخود حمل رہ جائیگا پھر وہ عورت دو تین گھڑی کی بعد ایک
لڑکا خوبصورت جنی گی اوسیوقت وہ لڑکا جوان ہو جائیگا اور جتنی دقت اوس عورت کی ذرا درد نہ اوٹھی گا نہ جون
انکلی کا بلکہ وقت جنی کی ایک لذت پیدا ہوگی **نقل ہے** کہ بہشت مین ایک شخص اپنی پروردگار سی
[illegible] عرض کریگا کہ الٰہی میرا جی کھیتی کرنی کو چاہتا ہی حق تعالی فرمائیگا کہ اے شخص جس صورت پھر اتیرا پیٹ کھیتی کرنی سی
بہشت مین پھر وہ عرض کریگا کہ اے رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سی بھر گیا اسوقت میری دل مین یہی خیال آگیا
[illegible] وقت دو فرشتے بیلون کی شکل بن جائین گی اور ایک ہل سونی کا موجود ہو جائیگا وہ شخص اون بیلون پر
[illegible] کھیت جوتی گا جسوقت دوسری طرف جوتتا ہوا جاوی گا پیچھے سے کھیت سرسبز ہو جائیگا اور خود بخود کھیت

بیان دیدار خدا

لٹ کر وہ بیرنگ جاتی کا یہ معاملہ دیکہکر بہت خوش ہوگا بہر کہیگا کہ سب تعریف واسطی اللہ تعالیٰ کی ہی کہ یہان سب طرح کی تباہی
کرب آب کچہ تہوڑا حال دیدار پروردگار کا ہمین لکہنا چاہیئی **کہتی ہین** کہ جب بہشتی بہشت مین طرح طرح کی نعمتین
چکہین گی او انواع اقسام عجائب جنت کی دیکہین گی لیکن سب نعمتون سی عمدہ تر نعمت دیدار خدا کا ہی جو مومنون
کو عنایت ہوگا اور منکر لوگ اس سی محروم ہین گی اور اس نعمت دیدار کا ملنا دلائل عقلی و نقلی سی ثابت ہی کہ سوا کج
فہمون کے کوئی انکار نہین کرسکتا سب دلیلون کا لکہنا تو اس مختصر رسالہ مین کہان ممکن ہی لیکن نمونہ کی دو تین دلیلین و
قسم کی معہ دفع شبہون منکرین دیدار خدا کی مذکور ہوتی ہین پہلی دلیل دیدار کی قران مجید سی یہ آیت شریف ہی کہ **وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ** یعنی کتنی منہ اوسدن بشاش و ترو تازہ اپنی رب کی طرف نظر کرتی ہون گی ظاہر
ہی نظر کرنا کسی چیز کی طرف یہی ہی کہ اوس چیز کو دیکہی پس یہان بہی نظر کرنا طرف خدا کی یہی ہی کہ خدا کو دیکہین اب دیدار
خدا کا اس آیت موصوفہ سی ثابت ہوچکا اور جو لوگ کہ ناظر کو معنی منتظر یا انتظار کہتی ہین وہ لغت کی رو سی یہان پر
صحیح نہین کیونکہ محاورہ عرب مین لفظ نظر کا جب وجوہ کی ساتہ آتا ہی تو منتظر یا انتظار کی معنی نہین ہوتی دیدار ہی کی معنی
ہوتی ہین اسکی تحقیق بڑی تفسیرون مین موجود ہی جسکو خواہش ہو دیکہ لی اور عقل سلیم بہی اسی پر حاکم ہی یہان ناظرہ کی
معنی دیدار ہی کی ہون نہ منتظر اور انتظار کی کیونکہ یہان پر بیان نعمت اور رفاہت کا ہی پہر جب حصول اسی نعمت اور
رفاہت مین انتظار حائل ہوا تو نعمت اور رفاہت کاہی کو ہوی بلکہ بحکم الانتظار اشد من الموت کی یہ تو عین عذاب
ہوا پس معلوم ہوا کہ یہان نظر کی معنی دیدار ہین نہ انتظار اور دلیل **دوسری** دیدار کی یہ آیہ شریف ہی
كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ یعنی بیشک منکر لوگ اپنی رب سی اوسدن آڑ مین
ہونگی اس آیت سی بہی صاف ظاہر ہی کہ مومنین تو اس نعمت سی یعنی دیدار سی مشرف ہونگی اور منکرین ہر طرف
معلوم ہوا کہ مومنین مخلصین اپنی رب کی سامنی جاوین گی اور منکرین منافقین آگی نہ آنی پاوین گی سچ ہی کہ اگر مومن
اور کافر دونو اللہ تعالیٰ سی بے پردہ ملین تو فرق مقبول اور مردود مین کسطرح رہی اسی تفرقی کیواسطی تو لفظ محجوبون بتاد
تاکید کی ساتہ حق تعالیٰ نی ارشاد فرمایا تا مومن امیدوار دیدار رہین اور منکر دیدار نا امید ہی کا رہین اور یہی باعث تہا کہ
جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کی ساتہ کہ اکثر اون مین منکر دیدار تہی کوہ طور پر گئی اور اسکی لیی دیدار جو ہوی تو حکم لن ترانی
کا سہونچا یعنی ای موسیٰ تو جو چاہتا ہی کہ مجہی اس قوم کی ساتہ دیکہی تو ان منکرون کا دیکہنا نہین ممکن ہونیا

نہ دنیا مین نہ عقبی مین ہاتا ... العذر لوگ وہ البتہ عالم جاودانی ... مین ہی عنایت سے دیکھین گی دنیا مین وہ
نہین دیکھ سکتی کہ چشم دنیا دو ... دیکھنی کی کہتی تو ہلاک ہو جاتی بس حتی لن ترانی کا نہ دیکھنا دنیا مین ہی
ہے اعتبی مین والا لازم آویگا کہ موسی مسیمہ ... تھی جو ایسا سوال محال مہا کر بیٹھی حالانکہ انبیا ہرگز ایسی
سوال محال سی پاک ہین وہ کہتی یہ آیت کہ لا تدرکہ ... ہو یدرک الابصار جسکی معنی یہ ہوی کہ خدا کو
آنکھین نہین پا سکتین اور خدا آنکھونکو پاسکتا ہی تو اس سی نفی کرنا دیدار خدا کا بہت بیجا ہی کیونکہ ادراک
اور رویت مین بڑا فرق ہی ادراک کہتی ہین حقیقت شی کی دریافت کرنیکو اور رویت کہتی ہین صرف دیکھنی کو جیسا کہ ہم نی یہ
کہ ہمنی ماہتاب کو دیکھا ہی دیکھنا تو ثابت ہوا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہچانی کہ کیا شی ہے بس اسطرح ہم
اللہ کو دیکھین گی مگر اوسکی حقیقت کہ نہ دریافت کرسکین گی اسی کا بیان اس آیت لا تدرکہ الابصار
مین ہی بس اس آیت مین دیدار خدا کی نفی نہین نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنی حقیقت خدا کی ہی کہ خدا کیا چیز ہی اور اسی
لیی بزرگون نی بہی فرمایا ہی **شعر** آنکہ کنہ حقیقتش برتر از قیاس و گمان و وہم و خیال یہ دو
دلیلین اثبات رویت کی معہ خدشات منکرین ہو چکین اب دو دلیلین ثبوت دیدار کی حدیث شریف سی بیان ہوتی ہین وہ
یہ ہین **دلیل پہلی** عن جریر بن عبد اللہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون
ربکم عیانا وفی روایۃ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الی
القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون ہذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ
متفق علیہ ... مین آیا ہی کہ جریر ابن عبد اللہ رض کہتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ تحقیق تم دیکھو
گی اپنی پروردگار کو آنکھ کا ظاہر سی اور ایک **روایت** مین یون آیا ہی کہا ایک آدمی نی کہ ہم بیٹھی
ہوئی تھی رسول خدا کی پاس پس دیکھا آپ نی چودہوین رات کی چاند کی طرف پہر فرمایا کہ تم دیکھو گی اپنی پروردگار کو جیسا دیکھتی
ہو چاند کو نہ ... رو اور نہ اٹکا کرو گی حق کی رویت مین یہان سی صاف دیدار حق ثابت ہوا کہ کسیکو دم مارنی کی
جگہ نہین ملا شرح عقاید نسفی مین لکہا ہی کہ حدیث سترون ربکم کی بہت مشہور ہی اسکو اکیس ۲۱ صحابی جلیل القدر نی
روایت کی ہی اور اس حدیث سی جو منکر کہ الزام جسمیت کا دیتی ہین بڑی لغو ہی بات کہتی ہین کیون کہ
یہان ... مرئی کی ... جہت او علو مکان مین نہین بلکہ رویت کی رویت سی ہی اور ایسی تشبیہ قرآن اور حدیث

میں ہے ... ہے اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ اِلخ
ہے ... ہوں ... دیکھنا ہمارا اوسکا بجاہے اور دوسری ... حدیث بھی دیدار کی ہے کہ عَنْ
اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ رض قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
قَالَ بَلٰی قَالَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ
الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ

مشکوۃ میں ابو رزین رض ... **روایت** کرتے ہیں کہ اونہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو تنہا
دیکھینگے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ ہان دیکھینگے عرض کیا کہ کیا پتا ہے اس دیکھنے کا اوسکی خلق میں فرمایا کہ
اے ابو رزین رض کیا نہیں دیکھتے تم لوگ چاند کو چودھویں رات میں تنہا عرض کیا راوی نے کہ ہان دیکھتے ہیں تو میں نے فرمایا
حضرت نے کہ چاند ایک مخلوق ہے اللہ کی مخلوقات سے اور اللہ تو بزرگ اور بڑا ہے یعنی خدا کا دیکھنا عقبی میں ایسا صاف
ہے جیسا چاند کا دیکھنا دنیا میں لیکن مثال خالق کی مخلوق سے درست خوب نہیں آتی کیونکہ اللہ بزرگ ... ہے فقط راوی
کی سمجھانے کو یہ مثال دی ہے پس یہان سے جسمیت نہیں لازم آتی اور دیدار کی بات ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر مذہب اہل سنت
وجماعت کے ہر چند امامیہ بہ تبعیت معتزلہ شک لاتے ہیں مگر اونکی کتابون سے بھی دیدار خدا ثابت ہوتا ہے ذرا غور کر
دیکھیں چنانچہ صحیفہ کاملہ میں حضرت امام سجاد رض یون فرماتے ہیں ھٰذَا مَقَامُ مَنْ تَسْتَحْیِیْ لِنَفْسِہٖ مِنْکَ وَسَخِطَ عَلَیْھَا
وَرَضِیَ عَنْکَ فَتَلَقَّاکَ بِنَفْسٍ خَاشِعَۃٍ یعنی اے اللہ یہ ہے مقام اوس شخص کا کہ شرم کرتا ہے تجھ سے بسبب نفس اپنے کے اور غصہ ہوا
ہے اوس نفس پر اور راضی ہے تجھسے پس ملاقات کی تیری ساتھ نفس گڑگڑانے والے کے اور **زاد المعاد** میں
بھی یہ دعا لکھی ہے کہ حضرت امام زین العابدین نے یون فرمایا کہ فَلَا رَبَّ لِیْ سِوَاکَ وَاَعْطِنِیْ مَا سَاَلْتُکَ وَاٰمِنِّیْ
خَوْفِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ یعنی کوئی نہیں تیری سوا کوئی میرا رب عطا کر جو میں نے مانگا اور امن دے خوف سے جسدن تجھسے
ملاقات کے دن اور رسالہ حضیرہ بعضیہ میں حضرت امام سجاد رض نے فرمایا ہے کہ حق تعالی یون فرماتا ہے کہ اَشْکُرُ لَہٗ کَمَا شَکَرَنِیْ
وَاُقْبِلُ اِلَیْہِ وَاُرِیْہِ وَجْھِیْ یعنی میں شکر کرتا ہون اوسکا جو شکر کرتا ہے میرا اور روبرو آونگا اوسکے میں اپنی فضل سے
اور اوسکو میں اپنا منہ دکھاؤنگا اب راز ان دعاؤن کی لفظون اور معنون کا خوب غور کیجیے کہ سوا دیدار کی اور بات
نہیں نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہوتا تو امام علیہ السلام کیون طلب عبث کرتے اور عاشق اور اشتیاق رویت جمال لوگ بو الجلال

مین سویان م بہرتی سنا ہی [illegible] کی کہتی ہین کہ لقا کا لفظ یہان اور جہان کہین آیا ہی اوسی جزا ہی
سو یہ تاویل بہت ہولی [illegible] تو اسی جا پر ہوی ہر جلہ [illegible] سکتی خاص کر ان دعاؤن
مین کہ تلقاک او لقاک بصیغہ ماضی [illegible] معنی جزا کی ان دعاؤن مین ہوں تو دعاؤن کی یہ
معنی ہونگی کہ بندہ یہ راضی ہی تجہسی و جزا دو [illegible] تجکو جو مانگا مین نی تجہ سی وہ مین وہی
[illegible] جزا دون مین تجکو پس جزا دنیا جو خدا [illegible] مبدون د جزادی خدا کو یہ ہنسی کی بات
ہی کوئی باریک مین [illegible] عدت کا اس بات کو پسند کریگا خلاصہ کلام یہ ہی کہ یہ مسئلہ رویت کا کتاب [illegible] ثابت ہی
اور بعضی کند فہم کہتی ہین کہ خدا جسم سی پاک ہی اور جب دیکہنا تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہ بات بہی کہانی ہی کیونکہ
[illegible] دہی بات پر کہ تجسیم مرئی ہو جیسا فاد ہی اس بات پر کہ لی جسم اور یہ جسم رائی ہی یعنی ساری خلق کو دیکہتا ہی
پہر جو دفع اس جسمیت کا جواب وہی اوس جسمیت کا جواب ہی اور جسکو زیادہ اس سی دلائل دیکہنی منظور ہون تو شہر
لکہنو مین میری ایک دوست دین دار جامع فضیلت وقامع شرک و بدعت فاضل کامل عالم بی بدل مقبول بارگاہ آلہ
مولانا محمد لطف اللہ صاحب نی شرح جمیل حدیث کی جو اردو
نظم مین تصنیف کی ہی اوسمین دیکہ لی خدا چاہی تو ساری شبہات سی شفا پائیگا یہان طریق نمونہ کی چند باتین اثبات
رویت مین مذکور ہوئین و الحمد اللہ علی ذلک اب مین اصل مطلب پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین اسی ہزار برس
تک عیش و آرام مین مشغول رہین گی تو اللہ تعالی کا فرمان فرشتونکو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنی سرونپر رکہکر بہشتیون
[illegible] یہ حکم سنکر چند ملائک نور کی خوان اپنی اپنی سرونپر رکہکر بہشتیون کی مکانپر آوین گی اور غلمان سی
فرماوین گی کہ حورونکو بلاکر کہو کہ یہ خوان مکانکی اندر پہونچا دو غرضکہ جب وہ خوان حورین مکانونکی اندر صحن مین کہین
گی تو [illegible] اہل جنت تماشی کو آوین گی کہ ان خوانون مین کیا ہی اوسیوقت ملائک با آواز بلند کہین گی کہ ای اہل جنت اللہ
تعالی نی تمکو سلام کہا ہی اور ان خوانون مین تحفی بہیجی ہین یہ بات سنکر بہشتی بہت خوش ہونگی بقول اس مصرعہ کی ۶
یہان نصیب کہ آوی سلام دلبر کا + پہر جب ایک خوان سی سرپوش اوٹہائین گی تو اوس مین سیب پائین
گی پہر بڑی خوشی کی اوسکو تراشین گی تو ایک حور ایسی خوش لقا نکلی گی کہ سب حورین اپنا اپنا منہ چہپائین گی اور اوسکی
[illegible] ایسی چمک ہوگی کہ بہشت کی مکانون پر عکس پڑیگا اور بہشتی لوگ اوسکو دیکہ کر عاشق زار ہو جائین گی تب وہ

ہو بولی گی کہ ای [illegible] ازبسکہ ہو بی فرا اس قصہ کو تو مطالعہ کرو اور اسمین یہ لکھا ہی یہ اہل جنت اوس رقعہ
کو پڑہینگے [illegible] پیری تم جنت کی نازونعمت مین ایسی مشغول ہوی کہ ہمکو بہول گئی
اب آؤ ہمکو ایسی جگہ دیکہاؤن کہ تمنی نہ آنکہون سی دیکہی ہو اور نہ کانونسی سنی ہو وہ میلا دیدار ہی اب تم سب اپنی اپنی برکتونپر
پرسوار ہو کر جنت الفردوس مین آؤ اور لذت اوٹہاؤ یہ خوشخبری سنتہی سب اپنی براقونپر سوار ہو کر عرش کی طرف آئینگی
ہوگی وہان ایک میدان [illegible] مکان ہی اور نہ باغات نہ قصور ہی فقط ایک عالم نور ہی اوسمین کرسیان
نور اور زمرد اور یاقوت [illegible] کی موافق رکہی جاوینگی اون پر اہل دیدار براقونسی اوترکر آ بیٹہینگی
اور بعضی غریب لوگ مشک وعنبر کی ہو تہ رون پر بیٹہہ جاوینگی مگر اوسوقت کسی کی رتبی کی پستی اور بلندی کا لحاظ نہوگا
سب اپنی اپنی مقام پر خوش محظوظ ہوی بیٹہی رہینگی اور وہان سی اوٹہنی کو کسیکا جی نچاہیگا اور **ترمذی**
نی بریدہ رضی اللہ عنہ سی **نقل** کی ہی کہ اوس میدان مین ایک سو بیس صف تمام مسلمانونکی کہڑی ہونگی
اونمین سی جناب رسالتمآب کی امت مرحومہ کی اسی صف ہونگی اور چالیس صفین سب پیغمبرانکی امتکی ہونگی
پہر اوسوقت حضرت اسرافیل کو خالق بیچگون کا حکم ہوگا کہ تو خوش الحانی سی میری حمد وثنا پڑہ کر امت محمدیکو سناؤ
اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بہی اذن ہوگا کہ تم بہی آواز خوش گلو سی میری حمد وثنا سب کو سناؤ جسوقت حضرت
داؤد اور حضرت اسرافیل علیہم السلام حمد وثنا پڑہنی لگینگی تو سب سننی والی ذوق وشوق مین آکر رونی لگینگی
پہر ایک ٹہنڈی ہوا خوشبودار ساق عرش سی چلنی لگیگی اور اوس ہوا کی چلتی ہی سب مومنونکی کپڑی اور
چہری مشک فشان ہو جائینگی اور مومنونکو تجلی نظر آئیگی اور اپنی پروردگار کا دیدار بیچون وچگون ہمہ
کی اوسوقت کوئی کسیکا حائل نہوگا اور ہر ایک شخص اپنی مطالب دلی کو بطور راز نہانی کی عرض کرتا گا اور جو
اسکا جناب باری سی عیان آور سکا اسی کا پہر فرشتونکو حکم ہوگا کہ انکو شراب طہور پلاؤ پہر اوسکی [illegible]
کی دیکہنی والی ایسی لذتون اور نعمتون مین مستغرق ہونگی کہ سب مزی بہشت کی اونکی نظرونمین [illegible]
نہ حور کا خیال رہیگا نہ قصور کا پہر وہان سی اہل دیدار جنت اپنی مکانونکی طرف پلٹینگی تو راہ مین ایک بازار
خوشگوار ملیگا اوسمین اچہی اچہی صورتین خوبصورت اور نفیس چیزین پاکیزہ موجود ہین جس چیز پر دل چاہیگا
ملائک لا حاضر کرینگی غرضکہ جب لوگ اپنی اپنی مکانون مین داخل ہونگی حورین اور بیبیان اونکی شکل

شکل و [illegible] ت دیکہکر بہت سی وجا وینگی و تعجب کیا کرینگی کہ اللّٰہ اکبر اے رشیم و رو آج تو آپکا جمال بہت باکمال
اسکا [illegible] ہماری [illegible] آگی ہین تمکو مبارک ہو جیو اور ہر روز تمہارا حسن و جمال بڑہتا رہی بہشتی لوگ جواب
خدا کا باعث ہماری حسن و جمال کا ہی ہین تو **شعر** [illegible] بہشتی مطلب
یہ کچہ بہی آب و تاب [illegible] کبہی کبہی جناب قدس ع اعلی بہشتیونکو مکانونکی اندر تجلی سی تجلی او کلام
[illegible] سی انکو مشرف کیا کریگا **روایت ہی** کہ کسیکو سال بہر کی بعد اور کسیکو ساتوین روز اور کسیکو
ہر رات اور دن مین دو بار دیدار عطا ہوگا **حدیث** مین آیا ہی کہ جو لوگ فجر اور عصر کی نماز باخشوع
وخضوع پڑہی اوسکوا ن دونو وقتون مین دیدار ہوا کریگا اور حضرت **بایزید** بسطامی رحمت اللہ علیہ فرماتی
ہین کہ اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت اور ہر دم حضور اعلی مین لونڈی اور غلامون کی طرح حاضر رہتی ہین اور ہر لحظہ
خدا کی ذکر و اذکار مین مشغول رہتی ہین اونسی کسی نہج کا پردہ نہوگا اگر اونکو ایک لمحہ دیدار نہوگا تو وہ لوگ ایسا
تڑپین گی کہ جیسا دوزخی بہشت کی جانی کیواسطی تڑپین گی اور ملائکونکو بہی دیدار ہوگا لیکن بعضی کہتی ہین کہ سوا حضرت
جبرئیل کی کسی اور فرشتی کو دیدار نہوگا کیونکہ بیہقی نی عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سی **نقل کی ہی** کہ جب
امت محمدی دولت دیدار سی مشرف ہوکر اپنی اپنی مکان کی طرف چلین گی تو ملائک صف باندہ کر رکوع و سجود مین
مشغول ہونگی اونکو اوسی حال مین تجلی عنایت ہوگی اور عورتونکو دیدار الہی دیکہنی مین اختلاف ہی بعضی علما قائل ہین
اور بعضی منکر واللہ اعلم **روایت ہی** کہ جب اہل بہشت کو بہشت مین ہزار برس گذر جائینگی اونکو
عین تجلی کی وقت حکم ہوگا کہ اے میری بندو اب تمکو کسیطرح کی آرزو باقی ہی سب عرض کرینگی کہ خداوندا تیری عنایات
سی سب مطلب برآئی بلکہ ہم اپنی استحقاق سی زیادہ کامیاب ہوئی حکم ہوگا کہ ساری نعمتون سی افضل ایک نعمت
ہی خوشنودی تمکو عطا کرتا ہون کہ پہر مین کبہی تمسی ناراض نہونگا یہ کلام سنتی ہی اہل جنت بہت خوش ہونگی بلکہ وہ وقت
[illegible] انکو بہی بہول جائینگی بلکہ اس مضمون کا شعر عرض کرینگی **شعر** مطلب بہشت سی ہی نہ حور و
قصور [illegible] تمکو کام [illegible] حضور سی اور جنات کا حال یون **لکہا ہی** کہ کفار جن مثل کفار بشر
[illegible] رہینگی [illegible] ہین گی اور مسلمان جنات بہشت مین تو داخل ہونگی مگر رعایا کی طرح آپس مین
بہشت کی خیمون کی اندر رہینگی لیکن بہشت کی سیر کرنیکو آیا جایا کرینگی مگر دیدار نصیب نہوگا اور جو جانور کہ حلال